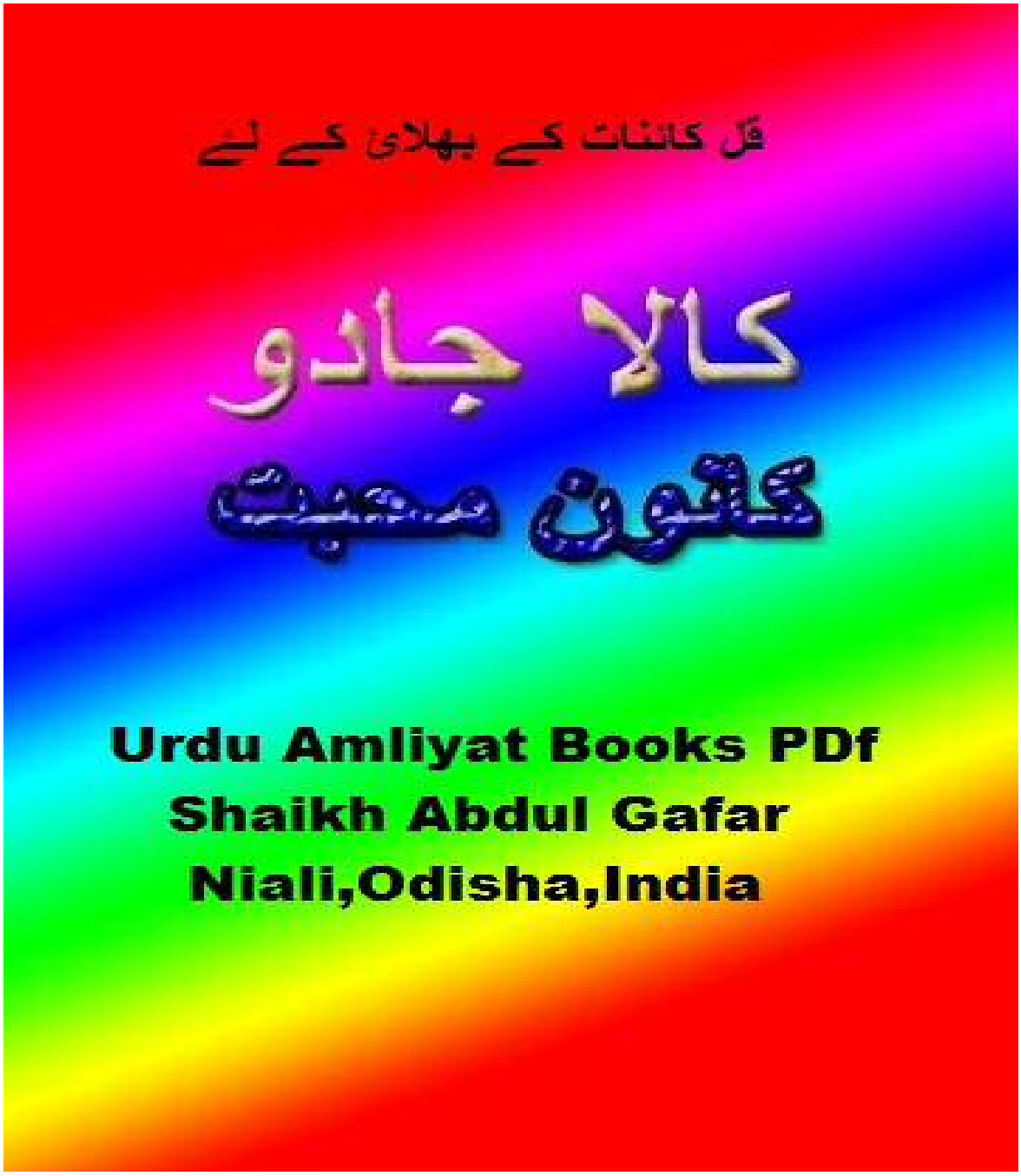

قل کائنات کے بھلائی کے لئے
کالا جادو
کفون مکمل
Urdu Amliyat Books PDf
Shaikh Abdul Gafar
Niali,Odisha,India

کالا جادو

المعروف

قانون محبت

ع

قیمت 25

فن جادو و کالا مسمریزم

جسیم بک ڈپو

۵۲۰ - مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

issuu.com/abdul23/niali/odisha

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ و فضیلت علم و رسولِ اکرم

اما بعد فہمیدہ اصحاب و ناظرین و طالبانِ علم و ارباب بینش پر واضح ہو کہ علم مہمہ جو اس کو علم فرقت جاوید بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک علم ہے جو اصل میں اس کی سنسکرت سے ہے۔ پہلے زمانہ میں علم اہل ہند کے اندر اسرار اور کرامات میں شمار کیا جاتا تھا۔ بعد ازاں بسبب انقلاب اور غلط فہمی کے یہ علم اس طبقہ میں سے گم ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس زمانہ میں سیاہ کتب تقریباً بے نقطہ اور نقص کے ساتھ اس علم کو بدنما غیب سے کل کر کیا۔ اور یہ علم بہت ہی مشکل اور مہمل ہو گیا۔ اس

ہیں۔ اور مطالب و مقاصد کو بھی کماحقہٗ واضح نہیں کیا ہے۔ اس واسطے مناسب خیال کیا گیا کہ خاص حکیم مسمر صاحب کی کتاب کا ترجمہ کیا جائے۔ تاکہ کل رموز و اشارات اس علم شریف کے ناظرین پر واضح ہوں۔ اور ہر شخص بغیر احتیاج اُستاد کے اس علم کو حاصل کرلے۔

اِس کتاب میں چودہ باب اور ایک خاتمہ ہے۔

پہلا باب

علمِ مقناطیسی کے ثبوت پر دلائل کے بیان میں

ناظرین کتاب کی رائے روشن پر واضح ہو کہ تمام اقسام حیوانات یعنی سلسلہ چرند و پرند اور جانوران صحرائی دوریائی ایک دوسرے پر اپنی طاقتِ جاذبیہ کا عمل کرتے ہیں۔ اور اس سے انسانی قوتِ جاذبہ کا ثبوت ہوتا ہے۔ متقدمین کتابوں میں اس قسم کی بہت روایات مذکور ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض لوگوں نے اپنی قوت جوہریہ کو بچوں اور ضعیف الجسہ اشخاص پر استعمال فرمایا ہے۔

چنانچہ یہ تمام روایات قوتِ جاذبۂ انسانی کی شاہد اور ثابت کرنے والی ہیں۔ اور اسی قوتِ جاذبہ کا سبب ہے۔ کہ انسان حیوانات سرکش اور وحشی دل کو اپنا مطیع اور منقاد بنا لیتا ہے۔

بعض وحشی اقوام بلکہ بعض حیوانات میں ایک طبیعی خاصیت ایسی مؤثر ہے کہ جب ان میں سے کوئی بیمار ہوتا ہے دوسرے حیوان اس کے جسم پر اپنا ہاتھ پھیر کر یا زبان سے چاٹ کر اس کے مرض کو بالکل زائل کر دیتے ہیں۔

پس اس بات میں کچھ نہیں ہے۔ کہ انسان کے اندر بھی ایک جوہری قوت ایسی ہی ہو۔ کو ہم تندرستی کا اصل اُصول کہہ سکتے ہیں چنانچہ جب ہر قسم کے لوگ تندرست اور بیمار اور فربہ اور ناتوان ایک جگہ جمع ہو کر اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے ہیں۔ تو ضعیف شخص اپنے اندر قوت کا احساس کرتا ہے۔ اور قوی شخص کی حرارتِ عزیزی اس کے اندر اثر کرتی ہے۔

روایاتِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ پہلے زمانہ میں کاہن اور حکیم اس قسم کے تھے جو ہاتھ لگانے سے مرض کو دُور کر دیتے تھے اور بہت سی باتیں اُن کی کرامات یا سحر شمار کی جاتیں تھیں اور ان کے سبب سے وہ اور لوگوں پر فوقیت رکھتے تھے۔ حالانکہ یہ سب باتیں اُن کے اندر محض قوتِ جاذبہ کے اثر سے تھیں۔

پرانی کتابوں میں سے کتاب محمد عتیق قوتِ جاذبہ کے ثبوت پر بہت بڑی گواہی دیتی ہے۔ چنانچہ اکثر مقامات میں ذکر کیا ہے کہ قوتِ جاذبہ سے امراض و آلام دفع ہو سکتے ہیں اور پانچویں باب کی گیارھویں آیت میں ہے۔ کہ حضرت مسیح نے ہاتھ لگا کر نعمان کے جسم سے برس کا مرض دفع کر دیا۔ ایک درجہ اس قوت کا غیب دانی ہے جب انسان اس درجہ کو حاصل کرتا ہے تمام دُنیا کے حالات اُس پر منکشف ہو جاتے ہیں اور ماضی و مستقبل کے واقعات سے صحیح خبر دے سکتا ہے اگرچہ پہلے اس قوت کا حال لوگوں پر مخفی تھا۔ مگر اب جب سے یہ راز ظاہر ہوا ہے اور یورپ اور امریکہ میں اس کے واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ اُن سے اس قوت کی صحت اور جسم پر اس کا غالب ہونا اور اس کے ذریعہ سے امراض کو زائل کرنا پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ اور ہر شخص نے اپنے شعور کے موافق اس کے اندر مہارت پیدا کی ہے۔

چنانچہ اس قوت کے ذریعہ سے امورِ ماضی و مستقبل کا از قبیل وقوع معلوم کرنا

issuu.com/anjuman.arbabidisabat

اس کی صحت کے واسطے بہت بڑی دلیل ہے۔

غرضیکہ اس قوت کے ادنےٰ درجہ سے اعلےٰ درجہ تک کے نتائج اس کی صحت کے بڑے شاہد ہیں۔ اور ایک دُوسری دلیل اس علم کے ثبوت پر بعض کتب قدیمہ میں دیکھی گئی ہے۔ اور تجربہ سے تحقیق کو پہنچ گئی ہے۔ کہ اگر نو برس کے بچہ کو دو زانو ایک شفاف آئینہ کے مقابل بٹھائیں اور تاکید کردیں کہ اپنی پلک نہ جھپکائے اور بنور آئینہ کے اندر اپنی آنکھ کی پُتلی پر نظر جمائے اور کسی دُوسری طرف متوجہ نہ ہو اور عامل اپنے دونوں ہاتھوں کو بچہ کے چہرہ سے لاکر آئینہ تک پہنچائے اور نیم ساعت تک غلے الاتصال یہ عمل کرتا رہے۔

پس اس عرصہ میں بچہ پر ایک حالت مثل نیند کے طاری ہوگی۔ اور اسوقت جو سوال اس سے قریب یا بعید کے متعلق کریں گے جواب مطابق واقع کے دیگا۔ اور دُوسرا طریق یہ ہے کہ بلور کا ایک صاف شفاف پیالہ پانی سے بھر کر رکھیں اور ایک شخص معمول کو اس کے مقابل بٹھا کر کہیں کہ حضور قلب سے اس کے اندر دیکھے جائے اور رنگ مقناطیس کے دو سنگریزے اس کے ہاتھ میں دے دیں اور وہ اپنے ہاتھوں کو سینہ سے ملائے رکھے دو ساعت کے عرصہ میں اس شخص پر ایسی حالت طاری ہوگی کہ اس حالت میں جو سوال اس سے کریں گے جواب باصواب دے گا۔

اس سے معلوم ہُوا کہ یہ علم قدیم ہے مگر اس کی تشریح حفظ میں سے کسی نے نہیں کی تھی۔ پہلے زمانہ میں علم موسیقی کے واقف ایسے حکماء تھے۔ جو اپنی آواز سے سننے والوں کے دل جس طرف چاہتے تھے مائل کردیتے تھے یعنی چاہتے رُلا دیتے چاہتے ہنسا دیتے اور چاہتے تو بے خود کرکے بیہوش بنا دیتے تھے اور زبردست قرآن کی آواز کا ان لوگوں پر بہت اثر ہوتا تھا۔ جو رقیق القلب ہوتے تھے۔

یونان کی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یونان میں ایسے حکماء تھے جو آئندہ کی

خبریں بیان کیا کرتے تھے اور خواب میں مختلف حالات معلوم کرلیتے تھے اب ہم کیسے ان حکماء کے حالات کی تکذیب کرسکتے ہیں۔ حالانکہ ہم اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں کہ جو شخص قوت جاذبہ کی مہارت رکھتا ہے۔ وہ حالات گذشتہ آئندہ کو معلوم کرسکتا ہے۔ اور انسان تو انسان ہے حیوانات میں بھی یہ قوت دیکھی گئی ہے کہ وہ اس کے ذریعہ سے آئندہ کے حالات معلوم کرلیتے ہیں۔ اس زمانہ میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اس قوت کا انکار کرسکے مگر جس نے اس کے تجربہ میں کاہلی اور قصور سے کام لیا ہوگا وہی ان کا منکر ہوگا۔

یہ بات تحقیق ہوچکی ہے کہ انسان کے بدن میں دو قسم کی رگیں ہیں۔ ایک متحرک جن کو شرائن بھی کہتے ہیں۔ اور دُوسری ساکن ہیں جن کو عروق کہتے ہیں ان دونوں قسم کی رگوں سے قوت جاذبہ جسم کے مختلف حصوں سے اصل زندگی کو جذب کرتی ہے۔ یا باہر نکالتی ہے اور اس کو متاثر بناتی ہے اور اسی سے تمام نتائج قوت جاذبہ کے ظہور پذیر ہوتے ہیں اور یہی کیفیت اس کی تمام مدارج خواب ذاتی میں ہے یہاں تک کہ مفارقت تامہ یعنی موت وقوع پذیر ہو۔

دُوسرا باب

معمول کی شناخت

یہ بات یقینی ہے کہ ہر ایک فرد انسان پر اس قوت کا اثر ہوتا ہے مگر بعض عوارض کے سبب سے ہر فرد پر یکساں اثر نہیں پڑتا ہے کیونکہ ہر ایک شخص اس علم کی قابلیت کو پیدا نہیں کرسکتا ہے۔

لہٰذا جب کوئی شخص اس علم کو حاصل کرنا چاہے تو اس کو دو باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ ایک یہ کہ ان اشخاص کو معلوم کرنا چاہے جن پر قوتِ جاذبہ کا اثر جلد ہو جائے۔ دوسرے ان لوگوں کو معلوم کرے جو اس علم کا درجۂ اعلیٰ حاصل کر سکتے ہیں۔

اُن لوگوں کے معلوم کرنے کا یہ طریق ہے جو قوتِ جاذبہ کا اثر جلد قبول کر لیتے ہیں۔ کہ عامل چند نفر کو ایک جگہ بیٹھا دے اور اُن سے کہہ دے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کر لیں۔ اس طرح کہ ہتھیلیاں ان کی اُوپر ہوں پھر عامل اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو ان کی پیشانی کے مقابل لاکر چند بار نیچے کو لائے اس سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ کس شخص پر قوتِ جاذبہ نے جلد اثر کیا ہے۔ اور علامت اس کی یہ ہے کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک شخص اپنے بدن میں سردی یا گرمی رونگٹے کھڑے ہو جانے کی علامت محسوس کرے گا اور اس قاعدہ سے ہر شخص کی قابلیت کا مادّہ معلوم ہو جائے گا۔ اور دوسری علامت یہ ہے کہ جس شخص کی آنکھیں بڑی اور بال نرم اور خوش مزاج ہو۔ وہ جلد اثر قبول کرے گا۔ اور نیز کمزور ضعیف اور بیمار لوگ بھی جلد اثر قبول کر لیتے ہیں۔

اور یہ بات ضروری ہے کہ معمول بہ نسبت عامل کے کم سن اور کم زور ہو۔ اور طبیعت بھی اس کی عامل کی طبیعت سے خلاف ہو کیونکہ جس معمول کی طبیعت عامل کی طبیعت سے موافق ہوگی اس پر عامل کو اثر ڈالنا دشوار ہوگا غرضیکہ کوئی خاص قاعدہ ایسا مقرر نہیں ہوا ہے جس کی رو سے کہا جائے۔ کہ فلاں شخص پر اثر ہو سکتا ہے اور فلاں پر نہیں ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات اس علم کے ماہر تجربہ کار نے ہر چند کوشش کی کہ اپنی قوت کا اثر معمول پر ڈالے مگر کامیاب نہ ہوا۔ اور اسی وقت دوسرے شخص پر تھوڑی کوشش کے ساتھ کامیاب

ہو گیا اور بعض دفعہ نازک شخص پر اس قوت کا اثر نہیں ہوتا۔ اور جسیم آدمی پر ہو جاتا ہے۔

باوجود ان باتوں کے پھر بھی عامل کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی لائق معمول اس کے ہاتھ آجائے۔ یہ قواعد جس قدر بیان کیے گئے ہیں عامل کو ان سب کا لحاظ رکھنا لازم ہے اور اگر کسی معمول پر اثر پیدا نہ ہو۔ تو عامل نا اُمید نہ ہو جائے۔ بلکہ یہ خیال کرے کہ تمام افراد انسان پر اپنا اثر ڈال سکتا ہے۔

اور یہ بات بھی معلوم ہو کہ دلیر آدمی پر قوتِ جاذبہ کا اثر بہ مشکل ہوتا ہے۔ اور صاحب خواب مقناطیسی سے بھی اس بات کو دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ کون شخص جلد اثر قبول کر سکتا ہے۔

تلمیسر اباب

اُن امور کے بیان میں جو تعلیم قوتِ جاذبہ کے واسطے لازم ہیں

اگرچہ ہر شخص اپنی قوتِ جاذبہ کا اثر دوسرے پر ڈال سکتا ہے مگر یہ بات جان لینی چاہیئے۔ کہ جس کی طاقت زیادہ ہوگی اس کا اثر بھی قوی ہوگا۔

عامل کی تندرستی اس علم میں شرط ہے اور لازم ہے کہ عامل اپنے اندر خوشی قوت رکھتا ہو۔

اور جس وقت معمول کو اپنی طرف متوجہ کرے تو چاہیئے کہ دلیر اور صابر و ہوشیار ہو۔ اگرچہ یہ طاقت مقناطیسی تمام افراد انسان میں یکساں وجود رکھتی ہے مگر اس علم کے

عالموں نے مختلف وجوہات سے اس بات کو مناسب جانا ہے کہ جب عورت معمول ہو تو اس کی عامل بھی عورت ہی ہونی چاہیئے اگرچہ مرد بھی اس پر عمل کر سکتا ہے مگر مناسب یہی ہے کہ عورت کا عامل اس کا شوہر ہونا چاہیئے اور اُن قواعد کا پابند ہو جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اور مرد کا عامل مرد ہی ہونا بہتر ہے اور بہن یا بیٹی پر بھی جلد اثر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس علم کے اندر سلسلہ قرابت کو تاثیر کلی ہے

چوتھا باب

اُن شرائط کے بیان میں جو معمول کیواسطے لازم ہیں

جو معمول مبتدی ہو اس کو لازم ہے کہ ایک ہی شخص کو اپنا عامل بنائے اور جب تک چند روز اس کو ایک عامل کے زیر عمل نہ گذر جائیں دُوسرے عامل سے اپنے اُوپر عمل نہ کرائے اور جس شخص کو دوست نہ سمجھے اس کو بھی اپنا عامل نہ بنائے۔

اور جو شخص بیمار ہو اور دفع مرض کے واسطے کسی عامل سے عمل کرانا چاہیئے پس لازم ہے۔ کہ اس عامل پر پورا اعتقاد رکھتا ہو اور اس کو اپنا دوست جانتا ہو جب عمل کرائے اور جو شخص کسی مریض سے عمل کرائے گا گمان غالب یہ ہے کہ عامل کے مرض کا اثر معمول میں ضرور سرائیت کرے گا اور معمول اس مرض میں گرفتار ہوگا۔ بلکہ عامل کو بھی اس سے اذیت پہنچے گی۔

معمول کو لازم ہے کہ عامل کے اختیار میں جانے سے پہلے اس کے خصائص اور مزاج سے خوب واقف ہو جائے۔ کیونکہ عامل اپنا ذاتی اثر معمول پر ڈالتا ہے۔ اور اس کی طبیعت اور حواس کو مبدل کر دیتا ہے۔

پانچواں باب

معمول پر قوتِ جاذبہ کا عمل کرنیکے بیان میں

عامل کو چاہیئے کہ پہلے معمول کو ایک کرسی پر بٹھائے یا کوچ پر لٹا دے۔ اور خود معمول کے مقابل آرام سے بیٹھ جائے اور معمول سے تاکید اً کہہ دے۔ کہ وہ قوتِ جاذبہ کا اثر قبول کرنے کے واسطے تیار ہو جائے۔ اور کسی طرف مشغول نہ ہو۔ کیونکہ حضور دل اس کام میں شرط ہے اور عامل اور معمول کے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا اپنے بائیں ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ کا دائیں ہاتھ میں پکڑے۔ کرسی پر نشست اور ہاتھ میں



اور اپنے دونوں پیر معمول کی کرسی کی طرف پھیلا دے۔ اس طرح کہ اگر معمول چاہے تو اپنا زانو عامل کے زانو سے ملا سکے اور عامل معمول کے انگوٹھے کو اپنے ہاتھ میں اس وقت تک رکھے کہ عامل اور معمول کے درمیان میں گرمی پیدا ہو۔ اور یہ گرمی

issuu.com/rabtulmajlis/docs

ایک دقیقہ سے دس دقیقہ تک کے عرصہ میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اُس وقت مقناطیسی عمل شروع کرنا چاہیے اور اس کا طریق یہ ہے کہ آمنے سامنے سے دونوں ہاتھ اپنے معمول کے سر پر اس طرح لائے کہ اُنگلیاں سر کے مقابل ہوں۔ اور ہتھیلی پیشانی کے مقابل رہے اور معمول کی آنکھیں عامل کے ہاتھوں سے ڈھک جائیں۔ اور عامل اپنے کام پر مستعد رہے یہاں تک کہ معمول کی آنکھوں میں گرانی پیدا ہو اور بے اختیار بند ہو جائیں۔

معمول چاہے کسی قدر قوی ہیکل ہو مگر اُس سے کوئی حرکت خلاف رضاء عامل کے سرزد نہ ہوگی، اور جب عامل اپنے کام پر مستعد اور دلیر ہوگا تو پانچ دقیقہ سے لے کر دو ڈھائی ساعت کے اندر خواب مقناطیسی معمول پر طاری کر دے گا۔ اور جس وقت خواب معمول پر طاری ہو جائے دونوں ہاتھ عامل اس کے سر پر سے اٹھائے اور اس طرح ہاتھ اُنگلیاں کھلی ہوئی معمول کے سر سے لیکر پیشانی اور چہرہ اور سینہ پر لائے اور چند بار پاس کرے پھر ہاتھ اس کے معدہ پر لائے اور چند بار پاس کرے تاکہ قوتِ جاذبہ کا اثر بخوبی ظاہر ہو۔

اور دُوسرا طریق یہ ہے۔ کہ عامل کرسی پر بیٹھ کر معمول کو اپنے مقابل بٹھائے اور اپنے دایاں ہاتھ بلند کر کے اُنگلیوں کو کشادہ رکھ کر معمول کے سر سے پیر تک پاس کرے۔ اور اپنے ہاتھ کو معمول کے بدن سے نہ لگائے۔

(شکل اگلے صفحہ پر)

پاس کرنے کی پہلی صورت یہ ہے



کیونکہ ہاتھ لگنے سے عمل میں نقصان پیدا ہوگا۔ اور جب ہاتھ کو پیروں کی طرف لائے۔ تو اُنگلیاں بند کرے اور جب سر کی طرف لائے تو کھول دے بیس دقیقہ تک اس عمل کے جاری کرنے سے معمول پر خواب طاری ہو جائے گی اور عامل کو یہ عمل اس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے کہ معمول کی آنکھیں بند ہو جائیں۔

اُمید ہے کہ معمول عامل کی قوت کے موافق جلدی یا دیر میں ضرور متاثر ہو جائے گا۔ پاس کرنے کی دُوسری صورت یہ ہے۔

ایک اور طریقہ یہ ہے کہ عامل اور معمول دونوں ایک دُوسرے کی طرف دیکھیں۔ اور اپنے حواس کو خوب جمع کر لیں اور اس وقت مقناطیسی کو شروع کرے اس طرح کہ اپنے دونوں ہاتھ باہستگی معمول کے سر سے شکم بلکہ پیروں تک

rekhta/ali/odisha



لائے اور متواتر ایسا ہی کرے اور اپنا ہاتھ معمول کے بدن سے ہٹنے نہ دے۔ ورنہ عمل میں نقصان پیدا ہوگا۔ اور عامل جس قدر دلیر اور مستعد ہوگا اسی قدر معمول جلد متاثر ہوگا۔

اور ایک دوسرا طریق یہ ہے کہ عمل شروع کرنے کے وقت عامل معمول کے نزدیک بیٹھ جائے اور اس کے پیروں کے دونوں انگوٹھوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر مالش دے۔ اور معیت حواس کے ساتھ اپنی دونوں آنکھوں کو معمول کی آنکھوں میں ڈال کر حضور قلب سے اثر ڈالے معمول بیہوش ہوگا۔

اگرچہ یہ مختلف طریقے دراصل ایک ہی ہیں اور ان میں کچھ فرق نہیں ہے۔ مگر یہ طریقہ پہلے طریقوں سے سہل ہے۔ کیونکہ ان طریقوں میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ کہ عامل ایک عرصہ تک اپنے ہاتھ معمول کے سر سے پیروں تک لائے تاکہ معمول پر اثر پیدا ہو۔ اور جب عامل مشق حاصل کرے گا۔ کسی طریق میں اس کو زحمت اٹھانی نہ پڑے گی۔ اور بہتر یہ بات ہے کہ عامل دونوں طریق سے عمل کرے کبھی نظر سے کبھی اشارہ سے۔ عمل کی تاثیر کا ظہور معمول کی قابلیت پر موقوف

ہے۔ کبھی ایک دقیقہ میں اور کبھی ایک ساعت سے بھی زیادہ میں بیہوش ہوتا ہے۔ معمول پر اثر کے طاری ہونے کی نشانی یہ ہے کہ معمول کی پلکیں بند ہو جاتی ہیں۔ اور اگر کھلی بھی رہتی ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ایک پردہ آنکھوں پر پڑا ہوا ہے۔ جس کے سبب سے معمول کو کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے۔ پھر اگر معمول کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ تو نیم ساعت اور عمل کرنا چاہیئے۔ تاکہ قوت جاذبہ کا اثر معمول پر مستحکم ہو جائے۔ اور یہ اثر معمول پر مثل نیند کے طاری ہوتا ہے اور جب اثر کے پختہ ہونے کا یقین ہو جائے اس وقت معمول کو آرام سے سونے دیں۔ اور جب چاہیں کہ یہ اثر معمول پر سے اتار کر اس کو ہوشیار کریں تب عمل استرواری کرنا چاہیئے۔ عمل استرواری کا یہ طریق ہے۔ کہ جس طرح پہلے عمل کیا ہے اس کے برعکس کرنا چاہیئے یعنی پہلے تو ہاتھوں کو سر سے پیروں کی طرف لائے تھے۔

اب لازم ہے کہ پیروں سے سر کی طرف لائیں۔ اور اس وقت لازم ہے کہ معمول کو عامل کے سوا کوئی شخص ہاتھ نہ لگائے کیونکہ اس سے معمول کو صدمہ پہنچتا ہے۔

جب معمول سے کوئی بات دریافت کرنی چاہیں تو اس سے دریافت کریں۔ کہ تیرا کیا حال ہے اس صورت میں وہ یا تو اپنے حال کو بالکل فراموش کر کے بیدار ہو جائے گا۔ اور یا جواب نہ دے گا اور سو جائے گا۔ اور یا جواب دے گا۔

پس اگر اس نے جواب دیا تو جاننا چاہیئے کہ وہ احتمال قوی کی حالت میں ہے۔ یہ وہ نیند ہے۔ جس میں سونے والا اٹھ بیٹھتا ہے اور راستہ چلنے لگتا ہے اور طرح طرح کے افعال غریبہ اس سے سرزد ہوتے ہیں۔

پس اس حالت میں معمول سے پہلے اس قسم کے سوال کریں یعنی پہلے دریافت کریں۔ کہ عامل کی حرکات اس کے مزاج کے موافق ہیں یا نہیں۔

isuu.com/abdullahqureshi

اُمید ہے۔ کہ وہ عامل کی عمدہ حرکات کا نشان دے گا۔
دُوسرا سوال یہ ہے کہ آیا ایسی بات کا خیال کر سکتا ہے۔ جس میں فائدہ متصور ہو۔
تیسرا سوال یہ کریں کہ آیا اس کے سر میں عقل و شعور ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس درجہ پر ہے۔
چوتھا سوال یہ کریں کہ آیا اپنے عامل کو پہچانتا ہے یا نہیں۔
پانچواں سوال یہ کریں کہ آیا اپنے اور اپنے عامل کے حال کو کچھ بیان کر سکتا ہے یا نہیں۔
چھٹا یہ سوال کریں کہ آیا آئندہ کی کوئی خبر بیان کر سکتا ہے یا نہیں۔
ساتواں یہ سوال کریں کہ کس قدر دُور تک سیر و سیاحت کر سکتا ہے۔
آٹھواں یہ سوال کریں کہ کتنی مدت میں عامل کے خیالات کی تمیز کر سکتا ہے۔
نواں یہ سوال کریں کہ کتنے عرصہ میں اس قابل ہو سکتا ہے کہ دلی خیالات معلوم کر سکے
جب معمول ان سوالات کا جواب دیدے اس وقت عامل معمول کا امتحان کرے۔ اور عامل کو لازم ہے کہ معمول پر اپنا یہ خیال ڈالے کہ بیدار ہونے کے بعد خواب مقناطیسی کی کوئی بات اُس کو یاد نہ رہے۔
اور معمول کے بیدار کرنے کا یہ طریق ہے۔ کہ عامل اپنے ہاتھ معمول کے زانو سے اُس کے بازو تک لائے۔ اس کو پاس معکوس کہتے ہیں۔ اور اپنی انگلیوں کو اس کے چہرے کے مقابل لائے اور جلدی سے معمول کو ہوشیار نہ کرے۔ بلکہ آہستگی سے کرنا بہتر ہے۔

چھٹا باب

خواب مقناطیسی کے بیان میں

معلوم ہو کہ خواب مقناطیسی میں حواس باطنی بیدار اور حواس ظاہری اور جسم خواب میں مستغرق ہوتا ہے اور ایسی حالت میں ہوتا ہے جس کو خواب بیداری کہنا چاہیئے۔ اور اس خواب مقناطیسی سے معمول کو کچھ زحمت نہیں پہنچتی ہے۔ بلکہ صحت بخشتی ہے اور اگر اس حالت میں عامل معمول سے سوال کرے۔ تو معمول کامل ادب اور ہوشیاری سے جواب دے گا۔ اور اگر اس سے کسی ایسے امر کی نسبت سوال کریں جس کے وقوع میں تردد ہو تو وہ کہہ دے گا۔ کہ میں نہیں جانتا ہوں اگر اس حالت میں اُس سے کہیں کہ اُٹھ اور دوڑ کر چل پس وہ نہایت ہوشیاری سے اُٹھ کر راستہ چلے گا۔ اور اگر کوئی چیز اس جگہ رکھی ہو گی۔ تو اس کو بھی بچا دے گا حالانکہ دونوں آنکھیں اُس کی بند ہوں گی۔
معمول اس حالت میں لوگوں کی آواز جو اس جگہ موجود ہوتے ہیں نہیں سنتا ہے مگر ہاں کبھی کبھی کوئی بات سُن بھی لیتا ہے۔ اس کی مثال ایسی سمجھنی چاہیئے جیسے اندھا آدمی کسی چیز کو نہیں دیکھتا ہے مگر جب اس کے ہاتھ میں کوئی چیز دیں تو ہاتھ سے مل کر یا زبان سے چکھ کر یا ناک سے سونگھ کر بتا دیتا ہے۔ کہ یہ فلاں چیز ہے۔ بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ معمول کو بندوق کی آواز بھی نہیں سنائی دیتی ہے۔ اور یہ معمول کی خواب کا سنگین کرنا عامل کے اختیار میں ہے۔
جب معمول خواب میں ہوتا ہے جو سوال اس سے کیا جائے فوراً اس کا جواب دیتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس خواب میں اس کی حالت اور آواز متغیر ہو جاتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس کو نہایت کسل اور سستی ہے۔ اور

issuu.com/abdul23/niali/odisha

یا اس نے شراب پی ہے اور جب اس کو آواز دی تو اس طرح جواب دیتا ہے کہ گویا آواز دینے والے کو دیکھ رہا ہے اگرچہ اس کی آنکھیں بند ہیں مگر خیال اس کا بڑی درست رکھتا ہے اور اس کی رفتار سے نہایت ہوتا ہے کہ طبیعت جذب اور مغلوب ہے اور اس حالت میں اس کا شعور حالت طبعی کی نسبت دگنا ہوتا ہے۔

اور مکرر یہ بات تجربہ ہو چکی ہے۔ کہ بہ نسبت اور اوقات کے معمول کی آواز اس وقت طالم ہوتی ہے اور اگر اس کے کسی دوست یا خویش کا ذکر کریں۔ جو اس سے چڑا ہوگیا ہو تو آواز اس کی دل سخت ہو جاتی ہے۔

اور جب معمول اس حالت میں ترقی کرتا ہے تو اس کے رخسار سے چمک دار ہو جاتے ہیں اور وجد کی سی حالت اس پر طاری ہوتی ہے۔ یہ جس قدر باتیں ہم نے لکھی ہیں ان کا ہم خود تجربہ کر چکے ہیں۔

اور اس بات میں کچھ شک نہیں ہے۔ کہ خواب مقناطیسی والوں کا حافظہ کیساں نہیں ہوتا ہے اور یہ لوگ اس حالت کے اندر اپنی طبعی حالت سے بالکل خارج نہیں ہوتے ہیں کیونکہ جب معمول اس خواب سے بیدار ہوتا ہے جو حالت وہ اس خواب میں دیکھتا ہے سب بھول جاتا ہے مگر یہ طاقت رکھتا ہے کہ اپنے پہلے واقعات اس خواب میں بیان کرے اور یک سر ہوش کے اندر فرق نہیں ہوتا۔

تعجب کی یہ بات ہے کہ اگر معمول سے کسی شخص کا نام دریافت کریں تو نہیں بتلاتا ہے اور باقی تمام حالات اس کے بیان کر دیتا ہے اور اگر دریافت کرنے والا بھی اس کا نام لے تو اس کی تصدیق کرتا ہے اور خود معمول اپنے نام کو بھی اس حالت میں بھول جاتا ہے اگر اس سے دریافت کریں کہ تیرا کیا نام ہے تو کسی اور کا نام بتلا دیتا ہے۔ اور کبھی عامل کا نام اپنا نام بتاتا ہے اور حالانکہ اور باتوں کو

عقل و دانشی کے ساتھ سمجھتا اور جواب دیتا ہے اور باوجودیکہ اس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں مگر بعض چیزوں کا بیان وہ اس طرح کرتا ہے کہ گویا ان کو آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ معمول کی آنکھیں بالکل بند ہوتی ہیں مگر جب چاہتا ہے اُن کو کھول بھی لیتا ہے اور چیزوں کو دیکھتا ہے۔

اور بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ صاحب خواب کسی چیز کو اٹھا کر اپنی پیشانی پھیر رکھ لیتا ہے اور پھر اس کا بیان کرتا ہے۔

ابتدا میں ان مراتب کا حاصل ہونا مشکل ہے اور اعلیٰ مرتبہ اس کا یہ ہے کہ معمول اس خواب میں تمام عالم کا حال معلوم کر سکتا ہے اور اس سے کم درجہ کی جو باتیں ہیں وہ ادنیٰ مرتبہ سے متعلق ہیں۔ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ معمول پہلے ہی مرتبہ میں ترقی کر کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ جاتا ہے اور ادنیٰ مدارج کے طے کرنے کی اس کو ضرورت نہیں ہوتی ہے چنانچہ اس کی تفصیل عن قریب بیان کی جائے گی۔

معمول عامل کی آواز کے سوا اور کسی شخص کی آواز نہیں سنتا۔ معلوم نہیں کہ یہ بات اس کے اندر عامل کے طاری کرنے سے ہوتی ہے۔ یا خود ہی اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے۔ مگر ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا ہے بعض دفعہ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ معمول ہر ایک شخص کے سوال کا بخوبی جواب دیتا ہے حالانکہ پہلے اس کی یہی حالت تھی کہ کسی کی آواز نہیں سنتا تھا۔ اور بعض دفعہ معمول نے عامل کی آواز بھی سنی ہے یہاں تک کہ عامل نے اس کی پیشانی پر اپنی انگلیاں پھیریں تب معمول نے اس کی بات سنی۔

جاننا چاہیئے کہ جب معمول ہر شخص کی بات سنتا اور اس کا جواب دیتا ہو۔ اگر عامل چاہے تو اس کو ایسا کر سکتا ہے کہ وہ کسی کی بات نہ سنے نہ جواب دے۔

issuu.com/abdul23/niali/odisha

اگر مبتدی شخص پر عمل کرنا چاہیں تو لازم ہے کہ ایسی جگہ اس پر عمل کریں جہاں شور و غل بہت ہو۔ مبتدی بے ہوش ہونے کے بعد شور و غل کو مطلق نہ سنے گا۔ یہ امر فقط خواب مقناطیسی کے معمول پر امتحان کرنے کے واسطے ہے۔ اور یہ اس عامل کو کرنا چاہیئے جو عمل کی خوب مشق رکھتا ہو۔

خواب مقناطیسی کی حالت میں معمول اپنے درد اور دُکھ سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے۔ اور کسی کی آواز بھی نہیں سنتا۔ اور اگر اس کو ہاتھ یا کوئی چیز لگائیں تو اس کا اثر بھی محسوس نہیں کرتا ہے۔

اگر یہ حالت معمول پر خود نہیں پیدا ہوتی ہے تو عامل کے چاہنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

بہت لوگ جو اس قوت کو حاصل کرتے ہیں اس مطلب کی طرف ملتفت نہیں ہوتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ معمول اپنے درد اور تکلیف سے بے خبر نہیں ہوتا ہے حالانکہ آدمی کے بے خبر کرنے کے واسطے عمل جراحی میں بہت طریقے ہیں مگر سب سے بہتر خواب مقناطیسی کا طریقہ ہے جس کا بہت مرتبہ تجربہ ہو چکا ہے۔ کچھ نقصان نہیں رکھتا ہے بلکہ معمول اس خواب سے بیدار ہو کر اپنی حالت بالنسبت پہلے کے بہتر پاتا ہے۔

بعض اوقات اس خواب مقناطیسی سے نتائج بد بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ یعنی معمول کا ہشیار کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بات اس وقت ہوتی ہے۔ جبکہ عامل بے وقوف اور ناتجربہ کار ہو اور معمول کو ایسی حالت میں پہنچا دے جس سے دفع کرنے پر قابو نہ رکھتا ہو۔

اور ایسے وقت بھی بد نتائج پیدا ہوتے ہیں جبکہ عامل بے وقوف تفریح طبع یا تجربہ کے واسطے کسی پر خواب مسلط کرے اور پھر جب خواب مسلط ہو جائے تو متعجب

اور حیران ہو کر مضطرب اور پریشان ہو اور اس کے سبب سے معمول کو صدمہ پہنچتا ہے کیونکہ اس حالت میں عامل اور معمول کی طبیعت مشترک ہوتی ہے جب عامل معمول کی بے ہوشی کو دیکھ کر پریشان ہوتا ہے تو معمول اور زیادہ بدتر ہو جاتا ہے۔

اس واسطے مناسب ہے کہ جب کوئی شخص ممریزم کا کامل عمل کرنا چاہیئے۔ تو کسی تجربہ کار شخص کو اپنے پاس بٹھالے تاکہ اگر ایسا موقع درپیش ہو تو وہ شخص ان دونوں عملوں میں سے جن کو ہم بیان کرتے ہیں جس کو مناسب سمجھے کام میں لائے۔

پہلے لازم ہے۔ کہ عامل کی تشویش اور پریشانی کو دفع کرے اور استقلال کے ساتھ عمل استرواحی جو بیان ہو چکا ہے شروع کرے۔ دوسرے اگر عامل اپنی جمعیت حواس اور استقلال پر قادر نہیں ہے تو معمول کو اسی طرح سونے دے یہاں تک کہ وہ خود بخود بیدار ہو جائے کیونکہ یہ نیند اس کی صحت کی باعث ہوگی۔ اور کوئی نقصان اس کو نہ پہنچے گا۔ اور عمل کے سوا کوئی شخص معمول کو ہاتھ نہ لگائے ورنہ معمول کو سخت صدمہ پہنچے گا پھر اگر کسی نے ہاتھ نہیں لگایا ہے تو ایک دو ساعت میں معمول بیدار ہو جائے گا۔ اور اگر اس سے زیادہ عرصہ تک معمول بیہوش رہا تو ضرور اس کو کسی بے وقوف نے ہاتھ لگایا ہے اور جب اس بات کا اطمینان ہے کہ کسی نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا ہے تب اس کے سانس لینے سے تسلی رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ اس خواب میں کچھ خطرہ نہیں ہے اور روزمرہ کی نیند سے زیادہ وقت اس میں نہیں لگتا ہے۔

معلوم ہو کہ معمول کی خواب عامل کے اختیار میں ہے جس قدر دیر تک چاہے اس کو سلائے اور اگر معمول نے اقرار کر لیا ہے کہ میں اتنی قدر عرصہ تک خواب کروں گا۔ پس اس عرصہ کے بعد بغیر عمل استرواحی کے وہ ہوشیار ہو جائے گا۔ اور یہ خواب عمل جراحی کے واسطے بہت مفید ہے۔

اگر عامل نے بیدار ہونے کے واسطے کوئی وقت معین نہیں کیا ہے تو معمول

issuu.com/rajdulal3/naqibulkhair

خود ہی ایک دو ساعت کے بعد ہوشیار ہو جاتا ہے یہ بات تجربہ کی گئی ہے جب معمول سے مختلف قسم کے سوالات کرتے ہیں۔ تو وہ اپنی کسالت کا اظہار کرتا ہے۔ اور بیدار ہونے کی خواہش جتاتا ہے اس صورت میں اس کو بیدار کر لینا مناسب ہے۔ کیونکہ اگر اس وقت بیدار نہ کریں گے۔ تو بُرے نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور ایسا ہی مکرر دیکھا گیا ہے کہ عامل وقتِ خواب کو معیّن کرے یا نہ کرے معمول خود ہی معین کر لیتا ہے کہ کس وقت تک خواب میں رہے گا۔ اور معمولوں کو اپنے وقت کا اندازہ اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک شکل ہندسہ کی خواب میں اُن کے سامنے آتی ہے۔ اس کو دیکھ کر وہ منٹ اور گھنٹہ کا شمار کر کے معلوم کر لیتے ہیں کہ کتنا وقت گذر گیا ہے اور کس قدر باقی ہے۔ معمول پر جب پہلی ہی مرتبہ خواب مسلط کرتے ہیں تو وہ مختلف سوالوں کا جواب دے سکتا ہے اور سہل طریقے معمول کے متاثر کرنے کے واسطے بتلا سکتا ہے کہ اتنے بار کے متاثر ہونے سے فلاں حالت میں پہنچ سکتا ہے۔ جب کوئی شخص ان باتوں کا تجربہ کرے گا تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ سب باتیں صحیح ہیں۔

اگرچہ معمول اس خواب مغناطیسی کی سب باتیں بھول جاتا ہے بعض لوگوں کو کچھ کچھ باتیں یاد رہتی ہیں اور اگر عامل معمول سے کہدے کہ سب باتیں کو تو اپنے ذہن میں رکھ اس کے بعد جب وہ ہوشیار ہوگا تو سب باتیں اس کو یاد ہوں گی۔

غرضیکہ عامل اس بات پر قادر ہے کہ معمول کو خواب کے واقعات یاد رکھے یا بھولا دے بلکہ معمول کا نام تک بھی اُس کو فراموش کرا سکتا ہے۔ عامل کے معمول پر پورے تسلط کی نشانی یہ ہے۔ کہ اگر عامل چاہے تو معمول کے ہر عضو اُس کے اعضا میں سے ایسا بے حس کر سکتا ہے کہ معمول ہرگز اس کو ہلنے نہیں دے سکتا اور عامل معمول کی زبان کو بھی بات کہنے سے بند کر سکتا ہے۔ اور اگر

چاہے تو اس کو کھڑا رکھ سکتا ہے غرضیکہ عامل کو معمول پر پورا تسلط ہے۔

اور عامل کا معمول پر پورا تسلط اس بات سے ثابت ہے کہ عامل چاہے تو اپنی خوشی سے معمول کو اس قابل کر سکتا ہے کہ وہ عامل کی تمام حرکات کی صحیح اور پوری تقلید کرے۔ یہاں تک کہ اس کی آواز بھی تبدیل کر سکتا ہے اگر عامل ایسی زبان میں بولے جس کو معمول مطلق نہ جانتا ہو تو معمول اسی لہجہ میں عامل کی اس طرح تقلید کرے گا۔ کہ کوئی شخص عامل اور معمول کی زبان میں تمیز نہ کر سکے گا۔

اگر عامل ہنسے گا معمول بھی ہنسے گا اور اگر عامل روئے گا تو معمول بھی روئے گا۔ اور اگر عامل کوئی بیہودہ حکم کرے گا معمول بھی اس کو بجا لائے گا۔ اور یہ حرکتیں اُس وقت اس سے سرزد ہوں گی۔ جبکہ اس کی آنکھیں بالکل بند اور وہ کسی حرکت کو نہ دیکھتا ہوگا۔

عامل اگر چاہے۔ تو معمول کو کسی شخص پر مائل کر سکتا ہے اس طرح سے کہ اس شخص کے ہاتھ کو معمول کے ہاتھ میں دے دے اور کہدے کہ اس شخص کی طرف ملتفت ہو کر اس کو اپنی خواب میں شریک کرے جب عامل معمول کو یہ حکم کرے گا معمول اس شخص پر مائل ہوگا۔ جیسا کہ اپنے عامل پر مائل تھا۔

معلوم ہو کہ عامل مختلف طریقوں سے معمول کے خیالات کو متغیر کر سکتا ہے یعنی وہ اکثر حالات میں معمول کو ایسا کر سکتا ہے کہ وہ مسرور یا مغموم یا سخی یا کنجوس یا شجاع یا بزدل یا اُمیدوار یا ناامید ہو جائے اور اگر عامل معمول کو گانا گانے یا ناچنے یا رونے یا دعا کرنے یا وعظ کہنے کا حکم کرے گا تو وہ اس کو خوب بجا لائے گا۔ چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ معمول نے عامل کے حکم سے یہ حرکتیں کی ہیں اور اس حالت میں ایسے اشعار سنائے ہیں۔ جن سے وہ بیداری میں بالکل بے خبر تھا۔ اور اگر کسی بات کا اس سے مشورہ لیا ہے تو بہت اچھی رائے اس نے دی ہے۔

تجربہ کیا گیا ہے کہ خواب مقناطیسی کی حالت میں معمول پر ساز و نغمہ کی آواز زیادہ مؤثر ہوتی ہے اور معمول رقص کرنے لگتا ہے چنانچہ اگر جنگی باجہ اس کے آگے بجائیں تو شوخ فوج کے قدم اٹھاتا ہے جو لوگ گانے سے اُنس رکھتے ہیں۔ اُن پر تو اسی حالت میں اثر ہوتا ہی ہے مگر اُن لوگوں پر بھی اثر ہوتا ہے۔ جو بیداری میں گانے سے بالکل نفرت رکھتے ہیں۔ اس واسطے بندی معمول کے حق میں گانے کی آواز پوری تاثیر رکھتی ہے چنانچہ پہلے زمانہ میں جب ساحر لوگ بندی پر خواب مقناطیسی طاری کرتے تھے تو گانے کی مجلس میں اس کو بٹھاتے تھے۔

اس بات پر یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ جب عامل پہلی مرتبہ معمول کو بیہوش کرے گا۔ اس کو زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ پھر یہ محنت اس کی مشق سے روز بروز کم ہوتی جائے گی ہم اس بات کا تجربہ کر چکے ہیں۔ کہ مشق کے بعد معمول عامل کا محض ایک نظر سے بے ہوش ہو جاتا ہے مگر ہر ایک معمول بغیر مشق کے اس درجہ تک نہیں پہنچتا۔ یہ جب عامل معمول کو بے ہوش کرنے میں کامل ہو جائے گا۔ اس وقت اس میں ایسی قوت پیدا ہو گی کہ اپنی خواہش سے جس وقت چاہے جس شخص کو بے ہوش کر سکے۔ چنانچہ ایک عامل بیان کرتا ہے کہ ایک شخص مجھ سے دو گز کے فاصلے پر بیٹھا ہوا لوگوں سے باتیں کر رہا تھا۔ میں نے چاہا اس کو بے ہوش کروں اور میرے اثر ڈالنے سے وہ بے ہوش ہو گیا اور میں نے اس کو اجازت دی نیم ساعت تک سوتا رہے چنانچہ نیم ساعت کے بعد وہ ہوشیار ہوا۔

میں نے پوچھا کہ تم سوتے تھے اس نے جواب دیا ہاں میں سویا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقناطیسی اثر کے واسطے معمول کا اس سے آگاہ ہونا ضروری نہیں ہے اور عامل و معمول کے درمیان میں فاصلہ ہونے سے بھی کچھ نقصان نہیں پہنچتا ہے چنانچہ ایک شخص کو عامل نے پانسو (۵۰۰) گز کے فاصلہ پر سے بیہوش کیا تھا۔ اور

اس کو بالکل خبر نہ تھی کہ وہ مقناطیسی اثر سے سویا ہے۔

عامل اپنی خواہش سے جو حرکتیں چاہے معمول سے کرا سکتا ہے مثلاً عامل اگر معمول کو حکم دے کہ اس جگہ بیٹھ جاوہ بیٹھ جائے گا۔ اور اگر حکم دے کہ میرے پاس چلا آوہ فوراً چلا آئے گا۔

غرضیکہ معمول میں عامل کی طرف ایسی کشش پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ خودداری نہیں رکھ سکتا۔ اور یہ کشش اس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ عامل اور معمول میں فاصلہ ہوتا ہے اگر معمول عامل سے سو گز کے فاصلہ پر ہے تو عامل کے حکم سے اٹھ کر اس کے پاس چلا آئے گا ہاں اگر درمیان میں دیوار حائل ہو گی۔ جب تو مجبوراً وہ رفتہ رفتہ سے زیادہ رہے گا۔

اگر عامل معمول کو حکم کرے گا کہ خواب سے بیدار ہو کر فلاں وقت فلاں کام کرنا اور معمول اس کے بجالانے کا وعدہ کرے گا تو ضرور اُس کام کو اُس وقت پر پورا کرے گا چاہے وہ کام کیسا ہی بے تُکا ہی کیوں نہ ہو مگر معمول وعدہ کرنے کے بعد ضرور اس کو بجالائے گا۔ مثلاً عامل نے کہا کہ فلاں وقت فلاں شخص کے مکان پر جا کر تم یہ گفتگو کرنا اور معمول نے اس کا وعدہ کر لیا اور ہشیار ہونے کے بعد وہ وقت موعود پر اس شخص کے مکان کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں چند لوگ ملے اور انہوں نے وہاں جانے سے اس کو منع تو کیا۔ یہ ان کا کہنا نہ مانے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔

یہ بات بھی تجربہ ہو چکی ہے کہ اگر ایک دفعہ عامل معمول سے کوئی حرکت نامناسب کرائے گا تو آئندہ معمول اس کے حکم سے انکار کرے گا۔

اور یہ بات ضروری ہے کہ جس بات کا اقرار معمول حالت خواب میں کرے گا حالت بیداری میں اس کو بجالائیگا۔ چنانچہ ایک مشہور عامل مسٹر لوئیس نے ایک شراب خوار

شخص پر عمل کرکے اس سے عہد لیا کہ شراب کا ہرگز استعمال نہ کیجو اس نے قبول کیا اور ہشیاری کے بعد کبھی عمر بھر شراب کو ہاتھ نہ لگایا۔ اسی طرح بہت سے لوگوں کو عادات قبیحہ سے باز رکھا گیا ہے اور نیز جو نصیحت خواب مقناطیسی میں معمول کو کی جاتی ہے۔ اس کا اثر اسی پر حالت بیداری کی نصیحت سے زیادہ ہوتا ہے۔

قوتِ جاذبہ کے ادنےٰ مدارج کا بیان ختم ہوا اور اس کے اعلےٰ مراتب حاصل کرنے کے واسطے چند شرائط بیان کی جاتی ہیں اگرچہ یہ مراتب اعلےٰ زیادہ تعجب انگیز ہیں۔ مگر تجربہ کرنے سے ان کی صحت بخوبی معلوم ہو جاتی ہے کیونکہ ان کی اصل بھی وہی خواب مقناطیسی ہے جس کی تفصیل بیان کی گئی ہے اس علم کے قدردان لوگوں کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ان سب امور کا تجربہ کرکے اور ان سے فوائد حاصل کرکے ان کو شہرت دیں۔

ساتواں باب

چند ضروری شرائط کے بیان میں

جب عامل معمول پر قوتِ جاذبہ کا اثر ڈال کر اس کو بے ہوش کرے۔ تو لازم ہے کہ کسی شخص کو معمول کے تئیں ہاتھ نہ لگانے دے نہ خود اس کو ہاتھ لگائے کیونکہ ان باتوں سے قوتِ جاذبہ کم ہو جاتی ہے اور رگوں کے اعضاء میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔

اور یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ بہت لوگوں کے مجمع میں معمول کو متاثر بنائیں کیونکہ

اس خواب کا ایک درجہ ایسا ہے جس کا ذکر آئندہ کیا جائے گا کہ اس میں معمول اپنے پاس بیٹھنے والوں کی طبیعتوں کا اثر قبول کرتا ہے۔ معمول کے ساتھ ایسی خراب آزمائش بھی نہ کرنی چاہیئے۔ جس کے سبب سے اس کو صدمہ پہنچے اور برا نتیجہ ظاہر ہو۔

جب عامل اور معمول شکم سیر ہوں اس عمل کو شروع نہ کریں بلکہ غذا تحلیل ہونے کے بعد کرنا چاہیئے۔

عمل کرنے کے وقت عامل کو لازم ہے کہ کوئی کام زحمت اور زور کا نہ کرے بلکہ نہایت نرمی کی رفتار رکھے۔

سخت گرمی کے دنوں میں جبکہ عامل اور معمول دونوں کو پسینہ آ رہا ہو عمل نہ کرنا چاہیئے۔ سردی کا موسم اس کے واسطے بہت مناسب ہے مگر مرطوب ہوا مفید نہیں ہے۔

عامل چاہے کسی قدر طاقت ور اور صحیح المزاج ہو مگر شبانہ روز میں تین چار مرتبہ سے زیادہ اس کو عمل کرنا نہ چاہیئے۔ کیونکہ عمل کی کثرت سے عامل کی قوت کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

جب اس عمل کی مشق کریں تو لازم ہے کہ معمول کو وقتِ معین پر متاثر بنائیں اگر عمل کے وقت معمول کے جسم میں کسی جگہ درد ہو عامل کو لازم ہے۔ کہ اس درد کو ایک جگہ جمع کرکے باہر نکال دے اور اگر معمول کے مزاج میں حرارت یا سُر میں درد ہو تو لازم ہے کہ اس کو زانو کی طرف کشش کریں۔

اگر معمول پر اثر زیادہ پیدا ہو جائے تو بہتر ہے کہ عامل کھڑا ہو کر معمول کے چہرہ کے مقابل سے لے کر پیروں تک ہاتھ پھرائے جس قاعدہ سے کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور شروع عمل میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو معمول کی کنپٹیوں کے برابر رکھے۔

http://www.pdfbooksfree.com/abdul23/bisatiabdulha

جب یہ عمل پُورا ہو گا عامل کی آواز میں ایسا مقناطیسی اثر پیدا ہو جائے گا
کہ اس کے سبب سے معمول سے جو کام وہ لینا چاہے گا معمول اُس کی اطاعت
کرے گا۔ مثلاً عامل چاہے کہ معمول کو کسی کام میں مشغول کرے۔ یا کسی چیز کو
دیکھے یا معلوم کرے یا کوئی بات سنے یا چکھے یا سونگھے یا کھوئے معمول فوراً
اس کی پیروی کرے گا۔ اور معمول کے ملتفت کرنے کے واسطے یہ طریقہ بہتر
ہے۔ کہ عامل چند اعداد معین کا مثلاً سات یا آٹھ یا بارہ یا تیس کا شمار کرے
معمول اس کی طرف متوجہ ہو گا اس سبب سے کہ عامل کے کلام میں مقناطیسی اثر
ہے معمول اس کے حکم کے موافق عمل کرے گا۔

اگر معمول کو پہلی نشست میں بے ہوش نہ کر سکیں تو لازم ہے کہ جو اثر اس
ڈالا ہے اس کو واپس کر لیں تاکہ پھر معمول خود اس کی خواہش ظاہر کرے۔
اور اگر دُوسرے شخص کو بھی معمول کے ساتھ بے ہوش کرنا ہیں تو اس کا ہاتھ
معمول کے ہاتھ میں دیں اس سے وہ شخص بہ آسانی بے ہوش ہو جائے گا۔
پانی یا دوا یا دستمال یا کسی اور چیز کا قوتِ جاذبہ سے متاثر کرنا نہایت آسان
ہے کیونکہ ان چیزوں کو لمس کرنا یا ان تک ہاتھ پہنچانا ہی کافی ہے۔

آٹھواں باب

دفع امراض کے واسطے قوتِ جاذبہ کا عمل کرنے کے بیان میں

دفع امراض کے واسطے قوتِ جاذبہ کا یہ قاعدہ بہت مفید ہے کہ جب

م میں کہیں درد ہو تو پہلے اس کو ایک جگہ جمع کریں اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ
لیوں کے سَر باہم ملا کر بدن پر پھیریں جیسے کہ کسی چیز کو ایک جگہ اکٹھا کرتے
ہ درد اُسی جگہ مجتمع ہو جائے گا۔ پھر اس جگہ سے اس کو باہر کھینچ لیں۔
اگرچہ اس ترکیب سے بعض اوقات درد کی تکلیف زیادہ معلوم ہونے
تی ہے۔ مگر جب اس کو باہر نکالتے ہیں تب بتدریج کم ہو کر بالکل زائل ہو
تی ہے۔ اور اس سے بھی بہتر طریقہ مرض کے جمع کرنے کا یہ ہے کہ آبگینہ
م فولادی جو قوتِ جاذبہ کی متاثر ہو وہ درد کو جسم سے کھینچ لیتی ہے مگر یہ
م اُن لوگوں کا ہے جو اس عمل میں کمال رکھتے ہیں۔

دفع امراض کے واسطے مفید ہے کہ پہلے مختلف چیزوں کو متاثر کر کے
ہ کریں مثلاً پانی کو متاثر کر کے پلائیں یا اور کوئی چیز کھلائیں۔

امراض کہ سخت تکلیف دہ ہیں مثلاً ضرب وغیرہ کا صدمہ ان کو خواب مقناطیسی
اندر دفع کرنا مفید ہے۔ کیونکہ خواب مقناطیسی کا وہ درجہ جس کا بیان آگے
جائے گا اس میں مریض خود ایسی مفید صلاح دے سکتا ہے جس کے سبب
اُس کا مرض بہت جلدی زائل ہو جائے۔

اگر کسی شخص تندخو پر عمل مقناطیسی کرنا چاہیں لازم ہے کہ ایسے چند شخصوں کے
اس کو بٹھائیں جو قوتِ جاذبہ کے متاثر ہوں مگر یہ نشست نہایت باقاعدہ
نی چاہیئے اگرچہ بعض لوگ اس سلسلۂ مقناطیسی پر اعتراض کرتے ہیں مگر یہ
تراض اُن کا بے جا ہے کیونکہ ہم خود بارہا اس کا تجربہ کر چکے ہیں ہاں یہ
ت ضرور ہے کہ اس سلسلہ کا باقاعدہ اور عمل کا طریقہ کے ساتھ ہونا
شرط ہے۔

issuu.com/aalaalbooks123/niali/odisha

نواں باب

چند نفر پر ایک دم قوتِ جاذبہ کا عمل کرنیکے بیان میں

اس جماعت کے سب لوگ تندرست ہوں اور چھ نفر سے کم یا زیادہ نہ ہوں اور ممکن ہو تو ایسے شخص لیے جائیں جن کی طبیعتیں بھی مختلف ہوں اور اس جماعت میں مرد اور عورت دونوں اور مختلف عمریں رکھے جائیں جب یہ لوگ حلقہ بنائیں گے اور وہ تندمزاج بھی ان کے اندر ہو گا تو وہ ضرور قوت جاذبہ سے متاثر ہو جائے گا۔ یہ لوگ حلقہ کے اندر اس طرح بیٹھیں کہ ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ کے اندر ہو یعنی ہر شخص دوسرے کے ہاتھ اپنے انگوٹھے سے پکڑے ہوئے ہو اور سب خاموش ہو کر کوئی حرکت نہ کریں آنکھیں بند رکھیں یا فرش زمین کو دیکھتے رہیں اور نصف ساعت تک نیچے کے ہونٹ کا انتظار کرتے رہیں اور کسی طرف التفات نہ کریں جب یہ سلسلہ پابندی درستی کے ساتھ ہو گا یقیناً ایک شخص اس دائرہ میں سے اپنا سر نیچے کو جھکا دے گا۔ جیسے کہ غنودگی میں آدمی کا سر جھک جاتا ہے۔

پس جب یہ اثر ایک شخص پر پیدا ہو۔ سب کے سب اس کی طرف متوجہ ہو جائیں اور ایک نگاہ سے اس کی طرف نظر کریں۔ پھر عامل کو چاہیے کہ وہ اس شخص کو جس پر مقناطیسی اثر ظاہر ہوا ہے پورے طور سے بے ہوش کرے اور جو اس حلقہ میں اس شخص کے دائیں بائیں ہیں اُن کے شانوں پر ہی، عامل اپنے ہاتھ پھیرے جب یہ عمل صحیح طور سے کیا جائے گا۔ تو اعلےٰ درجہ کے فوائد اس

سے ظاہر ہوں گے اور معمول امراض کی آزمائش کے قابل ہو جائے گا۔ تمام اہل مجلس کو لازم ہے۔ کہ اپنی توجہ اس شخص کی طرف رکھیں جو پہلے متاثر ہوا ہے اور دائرہ کو اس طرح ترتیب دیں کہ معمول درمیان میں رہے یہ طریقہ تنہا تو شخص پر عمل کرنے کے واسطے نہایت مفید ہے۔

دسواں باب

ایسے مطالب کے بیان میں جن کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے

چاہے کیسے ہی زبردست شخص پر عمل کریں مگر تین ساعت سے زیادہ خواب کو اس پر طاری نہ رکھیں۔

یہ قوت جاذبہ ایک ایسی نفیس چیز ہے جس کی خوبی مشق سے معلوم ہوتی ہے جو شخص اس کو کمال کے ساتھ حاصل کرنا چاہے اس کو اس کی مشق کرنی ضروری ہے۔

اگرچہ پہلی مرتبہ معمول کے بے ہوش کرنے میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ مگر پھر چند بار کی مشق سے رفتہ رفتہ بہت جلد معمول متاثر ہونے لگتا ہے۔ جو لوگ اس علم کا اعتقاد رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے سب پر اس کا اثر بے تفاوت ظاہر ہوتا ہے بشرطیکہ معمول اپنے تئیں عامل کا مطیع کر دے۔

سات برس کے بچوں میں قوت جاذبہ کے قبول کرنے کا مادہ بہت ہوتا

ہے بشرطیکہ وہ اس کا تجربہ کر چکے ہوں۔

میزان کیا گیا ہے کہ خواب طبعی اور موت کے درمیان میں بقدر چھ درجہ کے تفاوت ہے خواب مقناطیسی کی حالت سے پس تصور کرنا چاہیئے۔ کہ موت کی حالت میں یہ چھ درجہ چند لحظہ میں تمام ہو جاتے ہیں اور اگر ان درجوں کو بیماری سے موت تک خیال کریں تو مہینوں میں تمام ہوتے ہیں۔

اور اس حالت میں جو یہ مدارج بتدریج اور آہستگی سے ختم ہوتے ہیں کیونکر ہوتا ہے کہ ایک دم میں اس قوت کا اعلےٰ درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

جو لوگ اثر باطنی سے باختیار خود اعلےٰ درجہ میں پہنچتے ہیں وہ اثر ظاہری سے بالکل خارج نہیں ہوتے ہیں۔

اس میں شک نہیں ہے۔ کہ عامل معمول پر اثر ڈالتا بھی ہے اس کے اندر سے اثر کو جذب بھی کرتا ہے مگر جب پانی وغیرہ اشیاء پر اثر ڈالتے ہیں تو ان میں سے کچھ جذب نہیں کرتے ہیں مگر معمول پر اثر کا جذب مقدم ہے اور بیماری کی حالت میں اس کے اندر سے جذب کرتے ہیں مختصر کہ ابتدائی حالت میں اثر کا دینا مقدم ہے۔ اور پھر اس کے بعد اثر کا کھینچنا ہے۔ یعنی لوگ سمریزم کے تو قائل ہوتے ہیں۔ مگر اس کے اعلےٰ مدارج کے قائل نہیں ہیں ان کی مثال ایسی ہے۔ کہ جیسے کوئی شخص علم ریاضی اور ہیئت و ہندسہ کا تو اقرار کرے اور علم مثلث کا منکر ہو اس انکار کا سبب یہ ہے کہ ان لوگوں نے بچشم نہیں کیا ہے۔ اگر تجربہ کریں تو ان کا یہ شک رفع ہو جائے۔

اکثر اطباء جو اس علم کے فوائد سے واقف ہو گئے ہیں۔ لوگوں کی اس کی طرف سے بدگمان کرتے ہیں کیونکہ اگر لوگ اس علم سے واقف ہو گئے تو پھر ان کو اپنی سرد بازاری کا اندیشہ ہے اس واسطے لازم ہے کہ ان کے اقوال پر

اعتماد نہ کرے۔ اور خود اس علم کے متعلق تجربہ اور امتحان کے میدان میں قدم رکھے تاکہ اس علم سے بے شمار فوائد ہاتھ آئیں۔

گیارہواں باب

باطنی خبر دینے کے بیان میں

یہ حالت خواب مقناطیسی کے پہلے درجہ میں حاصل ہو جاتی ہے۔ اور یہ حالت ایک کشش ہے جو عامل کی طرف سے پیدا ہوتی ہے جب ہم اس کا مفصل حال بیان کریں گے اس وقت واضح ہو جائے گا۔ کہ یہ ایک صفت ہے خواب مقناطیسی کی مفات سے اور اس کے سبب سے صاحب خواب کے اندر ایک ایسی طاقت حاصل ہوتی ہے جس کے سبب سے وہ تمام آثار ظاہری و باطنی عامل کے معلوم کر لیتا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کے حالات بھی معلوم کرتا ہے جو اس خواب میں اس کے ساتھ شریک ہیں اور اس طرح معلوم کرتا ہے کہ گویا اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے۔

مقناطیسی خواب کے اندر دیکھنے اور بچشم ظاہر سے دیکھنے میں کچھ فرق نہیں ہے جس طرح معمول بیداری میں آنکھ سے دیکھتا ہے اسی طرح خواب مقناطیسی میں دیکھتا ہے اور جو شخص اس خواب میں معمول کا شریک ہے اس کے جسم پر اگر کوئی صدمہ پہنچے گا تو معمول کو بھی اس صدمہ کا اثر ایسا ہی معلوم ہو گا جیسا کہ اس کے جسم پر پہنچا ہے گویا دونوں اس حالت میں شخص واحد کا حکم رکھتے ہیں۔

اب ہم چند صفاتِ مخصوصہ اس کی ناظرین کتاب کے سامنے بیان کرتے ہیں جو مکرر تجربہ میں آچکی ہیں اور ان کی صحت میں کچھ شک باقی نہیں رہا ہے۔

خواب مقناطیسی میں شرکت ذائقہ بھی ایک ضروری امر ہے یعنی اگر عامل یا وہ شخص جو خواب مقناطیسی میں معمول کا شریک ہے کوئی چیز کھائے گا معمول کو فوراً اس کا ذائقہ محسوس ہوگا۔ اور ایسی حرکت کرے گا جیسے کوئی چیز کھا یا پی رہا ہے اور اگر اس سے سوال کریں کہ تو کیا کھا رہا ہے تو اسی چیز کا نام لے گا۔ جو عامل نے کھائی ہے اور اس کے زیادہ ثبوت کی یہ بات ہے۔ کہ اگر عامل کوئی تلخ چیز اپنے منہ میں رکھے تو معمول اپنا منہ ایسا بنائے گا کہ گویا اسی نے وہ تلخ چیز کھائی ہے۔

اور اگر عامل کسی چیز کو اٹھا کر کسی ایسی جگہ رکھے جہاں معمول کی نگاہ پہنچ سکتی ہو فوراً اس کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ عامل نے فلاں چیز فلاں جگہ رکھی ہے حالانکہ اس کی آنکھیں بالکل بند ہونگیں۔

ہم اس مسئلہ کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتے ہیں بلکہ اتنی تحقیق کو کافی جانتے ہیں کہ ان سب باتوں کا ہم نے خوب تجربہ کیا ہے صحیح پایا ہے اور ہم یہ امید نہیں رکھتے ہیں کہ جو شخص ان باتوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ لے پھر بھی ان کی صحت میں اس کو کچھ شبہ باقی رہے گا۔ کیونکہ صاحب خواب کی شکل وصورت سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ حالت صحیح ہے۔

اور جیسے کہ ذائقہ میں معمول عامل کا شریک ہوتا ہے شامہ میں بھی شریک ہے یعنی عامل اگر اپنے ہاتھ میں پھول لے کر سونگھے تو معمول بھی اپنے ہاتھ کو ناک کے پاس لے جا کر سونگھے گا اور اسی پھول کی خوشبو اس کو معلوم ہوگی جو عامل کے ہاتھ میں ہے۔ اگر عامل کوئی بدبو دار چیز سونگھے گا معمول کے

چہرہ سے ایسے آثار معلوم ہوں گے کہ گویا وہ اس بدبو کو سونگھ رہا ہے اور عامل کو ایسی چیز کے سونگھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جس کا شم معمول نہ رکھتا ہو اور اس ذائقہ اور شامہ کی شرکت کا اختیار عامل کو ہے اگر وہ چاہے تو معمول کو اپنا شریک کر سکتا ہے اور چاہے تو شریک نہیں کر سکتا ہے۔

اور جیسا کہ ذائقہ اور شامہ میں معمول عامل کے یا دوسرے معمول کے شریک ہوتا ہے۔ ایسے ہی لامسہ میں بھی شریک ہوتا ہے۔ یعنی اگر ایک معمول کے جسم میں سوئی چبھوئیں تو دوسرا معمول ایسا معلوم کرے گا۔ کہ گویا اسی کے جسم میں سوئی چبھی ہے اور تکلیف سے اسی جگہ ہاتھ پھیرے گا۔ جس جگہ اس کے سوئی چبھی ہے اور درد کی شکایت کرے گا۔

اور یہ بات قطعاً نہیں کہی جا سکتی ہے۔ کہ یہ شرکت نظر کرنے میں بھی ہوتی ہے یا نہیں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جب معمول کی آنکھیں بند ہوتی ہیں اور سونے والے کی طرح سے وہ روشنی کو نہیں دیکھتا ہے پھر کس سبب سے اس شرکت کا امتحان نہیں کیا گیا۔

جواب اس کا یہ ہے۔ کہ اگرچہ خواب مقناطیسی میں باطنی بینائی معمول کی قائم ہوتی ہے۔ مگر ممکن ہے کہ اس کی آنکھیں آثار ظاہری کے مشاہدہ سے قاصر ہوں۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ تمام آثار جو ذکر ہوئے خواب کی حالت میں دریافت ہوتے ہیں عجب نہیں ہے کہ یہ نظر ظاہری کے نتائج سے ہوں یعنی وہ حرکات جو معمول کے اندر اس حالت میں مشاہدہ ہوتی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ گویا آدمی ظاہری نظر سے دیکھ سکتا ہے۔

اور اگر کوئی یہ سوال کرے کہ آیا معمول ان سب باتوں کو اپنی باطنی نظر سے دیکھ سکتا ہے یا نہیں جن کو عامل اپنی ظاہری بینائی سے دیکھتا ہے اور آیا معمول مشاہدہ میں

بھی عامل کی شرکت کرسکتا ۔ یہ یا نہیں جیسے کہ فالتہ وغیرہ میں وہ عامل کا شریک تھا۔

جواب اس کا یہ ہے کہ اگر معمول اعلےٰ درجہ میں سے جس کا ذکر اس کے بعد ہوگا تو اس میں شک نہیں ہے کہ جو چیز بھی عامل اپنی ظاہری بینائی سے دیکھتا ہے۔ معمول ان کو اپنی چشم باطن سے دیکھے گا۔

کیونکہ اس درجہ کی خصوصیت یہی ہے کہ معمول اپنی تمام اطراف کی کل اشیاء کو دیکھتا ہے مگر یہ جان لینا چاہیئے ۔ کہ اس اعلےٰ درجہ میں ان شرکتوں کا ہونا ضروری نہیں ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہیں۔ کیونکہ ان دونوں درجوں میں فرق رکھا گیا ہے۔

پھر جیسے کہ معمول عامل کے ساتھ ذالقہ اور شامہ اور لامسہ میں شریک ہوتا ہے۔ آیا سامعہ میں بھی شریک ہوتا ہے یا نہیں۔ اس سے پہلے ہم بیان کرچکے ہیں۔ کہ معمول سوا عامل کے کسی کی آواز نہیں سنتا ہے۔ یا اس کی آواز سنتا ہے جو اس حالت میں اس کا شریک ہوتا ہے پھر اگر کوئی یہ سوال کرے کہ جب صاحب خواب ادنےٰ درجہ میں ہوتا ہے تو اپنے عامل یا دوسرے معمول کی ہر ایک بات میں شریک ہوتا ہے۔

پس اگر کوئی شخص اس کے عامل سے بات کرے تو یہ اس کی آواز سنے گا یا نہیں ۔ جواب اس کا تحقیق کے ساتھ یہ ہے کہ وہ ضرور سنے گا بلکہ اس حالت میں ہوسکتا ہے کہ وہ ان اسرار کو بھی معلوم کرلیتا ہے جن کا شنیدہ کرنا بدی ہے مگر یہ معلوم رکھنا چاہیئے کہ اس امتحان کے واسطے احتیاط کل شرط ہے اس اوپر کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب معمول اس پہلے درجہ میں پہنچتا ہے۔ ان تمام امور میں عامل کا شریک ہوتا ہے جو ذکر کیے گئے۔

اب میں اس سے زیادہ باریک نکتہ بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ عامل کے خیالات میں بھی معمول کو شرکت ہوتی ہے۔ یعنی اگر عامل اپنے دل میں کسی رنج یا خوشی کا خیال کرے گا پھر بھی اس کا اثر پیدا ہوگا۔

مگر اس بات کا تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ جب عامل ہنستا ہے تو معمول بھی مسکراتا ہے اور اگر عامل اپنے دل میں کسی غم کی بات کو یاد کرتا ہے تو معمول بھی غمگین ہو جاتا ہے۔ اس واسطے لازم ہے کہ اس قسم کی حرکات سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔ تاکہ ان کے سبب سے معمول پر کچھ زحمت نہ معلوم ہو۔

اور بعض اوقات قوت جاذبہ سے برا نتیجہ جو ظاہر ہوتا ہے اس کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے ۔ کہ بعض لوگ جو اس علم سے پورے طور پر واقف نہیں ہیں سو اس علم میں انہوں نے ممارست اور مشق حاصل کی وہ محض تفریح طبع کے واسطے اس بات کا امتحان کرتے ہیں کہ آیا مقناطیسی قوت انسان کے اندر ہے یا نہیں اور کسی عامل کی دیکھا دیکھی یہ عمل کرنے لگتے ہیں۔ اور اس کے نکات اور باریکیوں سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں اور نہیں جانتے ہیں کہ انجام اس کا کیا ہوگا۔

فرض کیا کہ انہوں نے اپنی بیٹی یا بہن یا بیٹے کو بے ہوش کیا اور قوت جاذبہ کا پورا اثر اس پر ہو گیا پھر انہوں نے اس کو آواز دی اور اس نے ان کو جواب نہ دیا اب جو لوگ اس مجلس میں موجود تھے انہوں نے عامل کو گھبرانا شروع کیا کہ جلد اس کو ہوش میں لاؤ ۔ اور یہ عامل عمل استرداد سے نا واقف ہے یا واقف بھی ہے ۔ مگر اس وقت حواس باختہ ہو گیا ہے لہٰذا وہ جاننا بھی بے کار ہے اور یہ لوگ اس بات کو نہیں جانتے ہیں کہ یہ خواب مقناطیسی ہے اور انسان پر مثل گہری نیند کے آجاتی ہے اور کچھ ضرر نہیں پہنچاتی ہے بلکہ فائدہ رکھتی ہے۔

پس یہ لوگ اپنی جہالت سے عامل پر غضب ناک ہوتے ہیں کہ خود آشیار کیوں

sufism.ir/maktabkhana/abdulghani3/mail.ol.in

نہیں کرتا۔ اور عامل بے چارہ پریشان ہوتا ہے کہ کیا کرے پس ان باتوں سے معمول کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے بعض لوگ ایسی حالت میں حکیم یا ڈاکٹر کو بلاتے ہیں۔ جو خود مسمریزم سے ناواقف ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ نہایت خوفناک عمل ہے حالانکہ جب اس کے نکات اور رموز سے انسان واقف ہو جائے تو پھر کوئی اندیشہ اس کو نہیں رہتا۔ اور جو اس کی تکذیب کرتا ہے یہ محض اس کا جہل اور نادانی ہے۔ کیونکہ جو لوگ اس علم میں کامل ہیں اور ہم خود بارہا تجربہ کر چکے ہیں کہ اس علم سے کوئی بُرا نتیجہ ظاہر نہیں ہوتا۔

اور معمولوں سے ہم نے خوب دریافت کر لیا ہے کہ حالت خواب میں تم کو کوئی تکلیف تو نہیں پہنچتی ہے۔ اُنہوں نے کہا نہیں بلکہ بیدار ہونے کے بعد بہ نسبت پہلے کے ہم چاق اور چست ہو جاتے ہیں اور اگر پہلے ہمارے مزاج میں اختلال ہوتا ہے۔ تو وہ بھی قوت جاذبہ کے اثر پڑنے سے جاتا رہتا ہے۔

یہ بات تو پورے یقین سے نہیں کہی جا سکتی کہ قوت جاذبہ سے کوئی نقصان ہی نہیں پہنچتا۔ مگر ہاں تجربہ سے ہم اس بات کو ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ قوت جاذبہ عموماً اور خواب مقناطیسی خصوصاً مفید اور صحت بخش ہے۔

اور مقناطیسی قوت کو جب مریض پر صرف کرتے ہیں تو بجائے نقصان اور تکلیف کے اس کو صحت اور آرام پہنچتا ہے۔ پس اس بات میں ہم کو کچھ شک نہیں ہے کہ خواب مقناطیسی آرام اور تندرستی کی باعث ہے۔

خلاصہ اس تمام گفتگو کا یہ ہے کہ قوت جاذبہ کے عمل کو کھیل اور تماشہ کے طور پر نہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس سے بُرا نتیجہ پیدا نہ ہو۔

ہم پہلے یہ بیان کر چکے ہیں۔ کہ اگر کوئی عامل بے وقوف معمول کو بے ہوش کر دے اور اس سے بُرا نتیجہ پیدا ہو۔ اور عامل عمل استرواری کو نہ جانتا ہو۔

پس لازم ہے۔ کہ معمول کو سو رہنے دیں تھوڑی دیر میں وہ خود ہشیار ہو جائے گا اور اگر عامل عمل استرواری کو جانتا ہے تب وہ اس عمل کو نرمی اور آہستگی کے ساتھ کرے اور اپنے دل کو مضبوط رکھے۔ اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک کوئی تجربہ کار عامل موجود نہ ہو یہ عمل نہ کریں کیوں کہ وقت کے موقع پر تجربہ کار آدمی کوئی نہ کوئی تدبیر کرے گا۔

اور پہلے ہم یہ بھی ذکر کر چکے ہیں۔ کہ عامل معمول کے ساتھ خواب کی حالت میں دل کے اضطراب کے اندر بھی شریک ہوتا ہے پس ایسی حالت میں کسی اور شخص کو معمول کے ساتھ عمل میں شریک نہ کریں کیونکہ اس بات سے معمول کو زیادہ تکلیف پہنچتی ہے۔ اگرچہ یہ شرکت ہمیشہ تکلیف نہیں پیدا کرتی مگر ایسے موقعہ پر ممکن ہے کہ اس اضطراب کے سبب سے معمول کو زحمت پہنچے اس واسطے احتیاط شرط ہے۔

اور تعجب کی یہ بات ہے کہ جیسے معمول کو اذیت پہنچتی ہے۔ عامل کو بھی اذیت پہنچتی ہے۔ مثلاً اگر معمول کے سر میں درد ہے۔ تو عامل بھی اس کا درد منتقل ہو جائے گا۔ اور معمول کو آرام ہو گا۔

اگر کسی شخص کے جسم میں کسی جگہ درد ہو اور وہ اس عضو پر دستمال رکھ کر عامل کے پاس بھیج دے وہی درد عامل کے پیدا ہو گا۔

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عامل کے درد ہو اور وہ مقناطیسی عمل کسی تندرست آدمی پر کرے۔ تو وہ درد اس پر منتقل ہو جاتا ہے اور عامل تندرست ہو جاتا ہے چنانچہ ایسا دیکھا گیا کہ عامل کے سر میں درد تھا۔ اور اس نے معمول پر عمل کیا عامل اچھا ہو گیا اور معمول کا سر درد کرنے لگا۔

isiurdu.com/algorithm/algorithm123/algorithm/odisha

بارھواں باب

غیب دانی کے بیان میں

معلوم ہو کہ قوتِ جاذبہ کا ایک ایسا درجہ ہے جس میں انسان تمام دُنیا کے حالات کو معلوم کر سکتا ہے چاہے زمانہ ماضی سے متعلق حالات ہوں یا مستقبل سے اور اس حالت کے اندر صاحب خواب اس شخص کے ذہنی خیالات بھی معلوم کر لیتا ہے جو اس خواب میں اس کے ساتھ شریک ہے چاہے کسی قسم کے خیالات وہ رکھتا ہو۔ دوستی کے یا معاملات خانگی وغیرہ یہ سب اس کو معلوم ہو جائیں گے۔ اور ان خیالات کے معلوم کرنے میں اس کے اندر عامل کی قوتِ مخیلہ سے قوتِ جاذبہ فطور کر جاتی ہے اور چونکہ دل تمام حالات میں عامل ہے۔ دُوا اُنس اور اتحاد رکھتا ہے اس سبب سے کل خیالات کو معلوم کر کے نہایت ہشیاری اور درستی سے بیان کرتا ہے بلکہ معمول ان سب باتوں سے بڑھ کر امور بھی بیان کر سکتا ہے۔ یعنی اپنے شریک عمل کے موجودہ خیالات کو تو بیان کرتا ہی ہے۔ اُس کے گذشتہ حالات کو بھی اس طرح بیان کرتا ہے۔ جیسے ہر ایک کام میں اس کا شریک تھا۔ ان حالات کو بھی بیان کرتا ہے جو عامل کو یاد ہوتے ہیں یعنی عامل کو یاد ہے کہ فلاں وقت یہ ماجرا اور پیش ہوا تھا معمول اس کو فوراً اسی طرح بیان کر دے گا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایسے ماجرے کو بیان کرے۔ جس کو عامل بالکل بھول گیا ہو۔ بعض دفعہ تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ عامل اور معمول کے درمیان میں کسی واقعہ کے متعلق جھگڑا ہوا۔ پھر جب اس کی تحقیق کی تو معلوم ہوا۔ کہ

معمول سچ کہتا تھا۔ اور عامل نے بھی اس کی تصدیق کی۔

بہرحال بارہا ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ ہم کسی چیز کو بھول گئے ہوں تو معمول نے ہم کو بتا دی ہے چنانچہ ایک شخص نے بطور امتحان کے معمول سے پوچھا کہ فلاں مکان کی حدود اربعہ کیا ہیں اور اس کے اندر کس کس جگہ کیا کیا چیزیں رکھی ہیں معمول نے تفصیل وار سب بیان کرنا شروع کیا مکان کی حدود بھی بتلائیں اور دروازے بھی بتائے اور بتایا کہ فلاں جگہ اتنی کرسیاں اور فلاں جگہ میز اور فلاں جگہ فلاں فلاں چیز رکھی ہے اور ایک چیز ایسی بھی بتائی جس کو یہ شخص رکھ کر بھول گیا تھا۔ اس نے انکار کیا کہ یہ چیز وہاں نہیں ہے معمول نے کہا ہاں ہے پھر جب یہ شخص اس مکان میں گیا تو دیکھا کہ واقعی وہ چیز اسی جگہ رکھی تھی اس بات سے تحقیق ہوا۔ کہ صاحب خواب نفسانی حالات گذشتہ کو بہت صحیح صحیح بیان کرتا ہے۔

اب میں ایک اور خاص بات ذکر کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جیسے معمول حالات گذشتہ کو بیان کرتا ہے اسی طرح حالات آئندہ کو بھی بیان کر سکتا ہے چنانچہ اگر معمول اپنے مزاج میں کسی قسم کا خلل معلوم کرے گا۔ تو بیان کر دے گا۔ کہ فلاں روز مجھ کو یہ بیماری لاحق ہوگی۔ اور اتنے دن بیمار رہ کر فلاں روز میں تندرست ہو جاؤں گا۔ اور پھر وہ چیز اپنے حفظ صحت کی کوشش کرے گا اور یہ بھی وہ بتلا سکتا ہے کہ یہ بیماری اس کو کس وقت لاحق ہوگی اور کس درجہ پر پہنچے گی اور یہ بھی بتلائے گا۔ کہ فلاں روز فلاں مقام پر فلاں شخص سے ملاقات ہوگی۔ اور یہ بھی بتلا دے گا۔ کہ اس تاعدہ سے نفسانی عمل اس پر جلد اثر کر سکتا ہے اور جو شخص عمل کے اندر معمول کے ساتھ شریک ہوتا ہے معمول اس کے مرض اور اختتام کی بھی خبر دے دیتا ہے چنانچہ

ایک معمول نے ایک شخص کی نسبت بتایا کہ فلاں روز فلاں سال فلاں بیما
میں یہ شخص چھ سال بعد مر جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ چھ سال بعد اُسی
اُسی بیماری میں وہ شخص مر گیا۔

یہ بھی جاننا چاہیئے کہ یہ باتیں معمول کے ذہن میں نہیں رہتی ہیں۔ اگر
صندوق میں کچھ اشیاء بند کر کے معمول پاس لے جائیں اور سوال کریں کہ اس
میں کیا کیا چیزیں ہیں وہ سب چیزوں کو بتا دے گا مگر اس کے واسطے یہ شرط
ہے۔ کہ معمول کے ساتھ جو دوسرا شخص عمل میں شریک ہے وہ اس صندوق
کے حال سے واقف ہو تاکہ اس کا علم بمنزلہ علم معمول کے سمجھا جائے۔
اور بعض اوقات اگر اس مجلس میں بھی کوئی شخص صندوق کے حال سے واقف
ہو گا۔ تو معمول کے مطلع ہونے کے واسطے بھی کافی ہے اور اسی طرح سے
معمول خطوط سربستہ کا حال بھی بیان کر سکتا ہے۔

تیرھواں باب

غیر ذی رُوح مثل مقناطیس وغیرہ چیزوں کے جسم انسان پر اثر کرنے کے بیان میں

معلوم ہو کہ مقناطیس بھی انسان کے جسم پر اثر کرتا ہے یعنی اگر سنگ
مقناطیس کو عامل ہاتھ میں لے کر بطریق مذکور پاس کرے تو معمول پر ویسا ہی اثر
ہو گا جیسا کہ دستی عمل سے ہوتا ہے بلکہ اگر عامل کے دستی عمل سے معمول بیہوش

نہیں ہوا ہے۔ تو سنگ مقناطیس کے ہاتھ میں لینے سے ضرور بے ہوش ہو جائے
گا۔ اور اس کے ہاتھ پیروں میں سستی اور تشنج پیدا ہو گا۔

مقناطیس کا اثر تندرست لوگوں پر ہوتا ہے اور تمام چیزوں کے
درمیان سے یہ اثر گذر جاتا ہے اس اثر اور برقی اثر میں فرق یہی ہے کہ
برقی اثر شیشہ اور لفظ سے نہیں گذرتا ہے اور باقی فلزات سے گذر جاتا ہے
اور جسم انسانی پر جو ہر مقناطیسی پورا اثر رکھتا ہے اور یہ کیفیت جو ہر یہ
جس چیز میں ہو گی مقناطیس میں ہو۔ یا انسان کے جسم میں ہو یا بلور میں ہو
اس کا ظہور قطب جنوبی اور قطب شمالی کے لحاظ سے ہو گا۔ یعنی جب اس
وقت کا ظہور جسم کے اندر ایک طرف سے ہو گا۔ تو دوسری طرف اس کا
عکس ظاہر ہو گا۔ اور اس کیفیت کی خاصیت مثل کیفیت حرارت روشنی اور
برقی کے ہے کہ ایک جسم سے دوسرے جسم کی طرف رواں ہو جاتی ہے اور
اس روشنی کو تانک لوگ اندھیرے میں مشاہدہ کرتے ہیں آفتاب یا چراغ کی
روشنی کے سامنے یہ روشنی معلوم نہیں ہوتی ہے اور جن لوگوں کی طبیعت
بہت ہی لطیف ہے وہ دن میں بھی اس روشنی کو دیکھتے ہیں اس روشنی کا
رنگ قوس قزح کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے چنانچہ مقناطیس کے شمالی
جانب نیلا رنگ اور جنوبی طرف سُرخ رنگ معلوم ہوتا ہے اور جو جسم پہلو دار
اور شفاف ہو گا۔ اس کے اندر یہ رنگ مشاہدہ ہوں گے اگر بلور یا شیشہ کو
اس صورت کا بنائیں تو یہ رنگ بخوبی اس کے اندر نظر آتے ہیں اور اسی طرح
کی روشنی معمول خواب کے اندر عامل کی انگلیوں سے نکلتی ہوئی دیکھتا ہے
اور عامل کے دونوں ہاتھ قطب جنوبی اور شمالی کے مشابہ اور سر اور آنکھیں
اور ہونٹ اس کے نقاط ماسک سے مشابہ ہوتے ہیں کہ ان میں سے روشنی

https://www.facebook.com/groups/abdulmalikdisha

نکل کر انگلیوں کے سروں پر جمع ہوتی ہے۔ اور اسی سبب سے معمول کے سر پر ہاتھ پھرانے سے اور غور سے اس کی طرف دیکھنے سے خواب مقناطیسی معمول پر طاری ہوتی ہے۔

ایک ماہر اس علم کا اسبات کو ثابت کرتا ہے کہ یہ کیفیت ارضی تمام اشیاء عالم میں موجود ہے۔ مگر ہر چیز کی استعداد کے موافق تفاوت کے ساتھ ہے اور آفتاب و ماہتاب اور دیگر ستاروں کی روشنی میں بھی یہ کیفیت دریافت کی گئی ہے۔ معلوم ہو کہ مقناطیس ارضی انسان جسم پر پورا اثر رکھتا ہے چنانچہ بعض اشخاص ایسے دیکھے اور سنے گئے ہیں۔ کہ جب تک سورج کے وقت ان کا بستر خواب سطح متوازی پر سمت الراس مقناطیس ارضی کے نہ ہو اور سر اُن کا شمال کی طرف نہ ہو ان کو نیند نہیں آتی ہے لیکن اب تک اس کا سبب معلوم نہیں ہوا ہے۔

بعض اوقات اس طریق مذکور سے مریض کو بستر پر لٹانے سے بہت صحت ہوتی ہے اور بعض بیمار کا بستر جب متقاطع سمت الراس ارضی ہوتا ہے وہ بہت اس قدر اذیت اٹھاتا ہے۔ جس کا تحمل نہیں ہو سکتا۔

اور یہ بھی تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اگر معمول کو عمل مقناطیسی کے وقت اس طور سے بٹھائیں کہ سر اس کا شمال کی طرف اور چہرہ جنوب کی طرف اور پیر بھی جنوب کی طرف دراز ہوں تو عمل کا اثر اس پر بہت جلد ہوگا کیونکر روح موصوف معمول کو خوب اچھی طرح دکھائی دے گی۔

اسی ماہر نے اس روشنی کے اوقات مختلفہ میں جسم انسان کے اندر منتشر ہونے کے متعلق عجیب عجیب بیانات کیے ہیں چنانچہ کہتا ہے کہ صبح کے وقت اٹھنے کے بعد بلکہ طلوع آفتاب کے وقت یہ کیفیت بہت زیادہ ہوتی ہے اور

پھر اس کے بعد ناشتہ کھانے سے پہلے بہ سبب بھوک کے اس کیفیت میں انحطاط ہو جاتا ہے اور اس کے بعد ترقی کرتی ہے اور شام کے وقت کھانا کھانے سے پہلے زیادہ ترقی کرتی ہے اور پھر رات کو کم ہو جاتی ہے یہاں تک کہ طلوع آفتاب سے پہلے کم درجہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ طلوع آفتاب سے پہلے کم درجہ ہوتی ہے۔ صحت جسمانی کے واسطے ہر شخص پر لازم ہے۔ کہ ان مطالب کو پیش نظر رکھے۔

یہ بات تحقیق کو پہنچ گئی ہے کہ یہ کیفیت جس چیز میں کہ موجود ہے مثل بدن انسان یا مقناطیس مصنوعی یا آئینہ و بلور وغیرہ کے ان میں دو قطبوں کا اثر جداگانہ ہوتا ہے۔ قطب شمالی کی روشنی خنک اور رنگ نیلا ہے اور قطب جنوبی کی روشنی کا اثر ناگوار اور گرم اور رنگ سرخ ہے اسی سبب سے دایاں ہاتھ انسان کا جو بمنزلہ طرف شمال کے ہے خنک ہوتا ہے اور بایاں ہاتھ جو بمنزلہ طرف جنوب کے ہے گرم ہوتا ہے۔ اور آفتاب کی شعاع چونکہ شمالی ہے اس سبب سے نازک لوگوں کے جسم پر اس کا اثر خنک اور مفرح ہوتا ہے جیسے کہ آتش و رنگ نازک طبع آدمی پر تاوقتیکہ وہ آگ کے قریب نہیں آیا ہے اس طرح اثر کرتا ہے کہ گویا اس کو سردی محسوس ہو رہی ہے اور جب وہ آگ کے قریب آتا ہے تو گرمی اس کو محسوس ہوتی ہے۔ اور اس سردی کے محسوس ہونے کا سبب یہ ہے کہ آگ سے جو شعاعیں پیدا ہوتی ہیں وہ شمالی ہیں اور نازک طبع لوگوں پر اُن کا اثر سرد معلوم ہوتا ہے ایسے ہی جو کواکب کہ آفتاب کی روشنی سے چمکتے ہیں ان کا اثر بھی شمالی اور سرد ہے مختصر یہ کہ تمام عالم میں یہ کیفیت پھیلی ہوئی ہے۔

اُسی ماہر نے اس بات کو بھی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ ایک جوہر ایسا موجود ہے۔ وہ کسی طرح کا وزن نہیں رکھتا ہے اور کیفیات حرارت و روشنی و ترقی

اور قوتِ جاذبہ زمین سے بالکل جُدا ہے مگر ان کیفیات سے مشابہ ہے ممکن ہے کہ یہ جو ایک زمانہ دراز کے بعد ظاہر ہوا اور اُس میں ایسی کیفیت پائی جائے جو ان سب کیفیتوں کی جامع ہو۔ مگر جب تک کہ وہ کیفیت پائی نہ جائے اُس کیفیت نوعی کو اور کیفیات سے جُداگانہ شمار کرنا چاہیئے۔

جاننا چاہیئے کہ اس زمانہ میں جیسے کہ حکما کیفیت مقناطیسی اور حرارت اور روشنی کو جُدا جُدا شمار کرتے ہیں جن لوگوں پر حالتِ خواب مقناطیسی طاری ہوتی ہے اُن کی طبیعت زیادہ متاثر ہوتی ہے چنانچہ روز روشن میں وہ عامل کے ہاتھوں سے روشنی نکلتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

پس اس بات میں شک نہیں ہے کہ جو کیفیت نوعی انسان سے ہاتھوں اور مقناطیس میں ہے۔ اور جس کے سبب سے خواب مقناطیسی پیدا ہوتی ہے۔ وہ جوہر دست انسان سے مشابہ ہے اور اُسی کے سبب سے مقناطیس روحانی کے آثار پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ کیفیت یا جوہر جس کے سبب سے مقناطیس روحانی کے آثار پیدا ہوتے ہیں یہ وہی کیفیت ہے جس کو اس ماہر نے دریافت کیا ہے۔

اب یہ بات سمجھنی چاہیئے کہ بعض عامل بغیر ہاتھ لگانے کے نامعلوم لوگوں پر خواب مقناطیسی طاری کر دیتے ہیں۔ اس کا یہ سبب ہے کہ جب مقناطیس مصنوعی سے یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے۔ تو پھر انسان کے ہاتھ سے کیوں نہ جُدا ہو سکے گی۔ کیونکہ جو جوہر مقناطیس میں ہے وہی انسان کے ہاتھ میں ہے۔ اس ماہر نے جو جو امتحان بذریعہ مقناطیس مصنوعی اور دست انسانی اور شکل پرکار کے کیے ہیں وہ سب صحیح ہیں اب ان تجربوں سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں اُن کو بیان کرتا ہوں۔

ایک تجربہ یہ ہے کہ جو اجسام مردوں کے لویدہ ہو جاتے ہیں ان میں سے وہ روشنی ظاہر ہوتی ہے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ترک حیوانات سے بھی وجود انسانی میں سے یہ روشنی برآمد ہوتی ہے جو لوگ نازک مزاج ہیں وہ قبروں میں سے اس روشنی کو نکلتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

دوسرا تجربہ یہ کہ جیسے یہ روشنی مقناطیس مصنوعی سے برآمد ہوتی ہے زمین سے بھی کہ جو مقناطیس عظمیٰ ہے برآمد ہوتی ہے اور یہ زمین کی روشنی نازک طبع لوگوں کو خصوصاً زیادہ نظر آتی ہے۔

اب میں اس جگہ تھوڑا سا عمل مقناطیسی کا ذکر کرتا ہوں۔ معلوم ہو کہ عامل اس بات کی قدرت رکھتا ہے۔ کہ پانی وغیرہ چیزوں پر مقناطیسی اثر پیدا کر سکے اور جو معمول خواب مقناطیسی میں ہوتا ہے۔ بغیر اس کے کہ کوئی اس کو خبر کرے وہ خود بیان کر دیتا ہے اس پانی میں مقناطیسی اثر ہے اور معمول سے یہ بھی سنا گیا ہے کہ اس پانی میں ایک خاص اثر ہوتا ہے اور جو شخص اس پانی کو پیتا ہے اس کو اپنے دل میں گرمی محسوس ہوتی ہے

پانی میں مقناطیسی اثر پیدا کرنے کا طریق یہ ہے کہ عامل ایک گلاس پانی سے بھر کر کے اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر رکھے اور دائیں ہاتھ کی انگلیاں پانی پر پھیرے۔ اس طرح سے کہ انگلیاں پانی کو نہ لگیں اسی طرح سے مقناطیس مصنوعی یا بلور کا شیشہ پانی پر پھرائے مقناطیسی اثر پانی کے اندر آ جائے گا مگر یہ اثر تھوڑے عرصہ کے اندر پانی سے نکل جاتا ہے۔

یہ بات دیکھی گئی ہے کہ جو لوگ معمول بننے کے عادی نہیں وہ اس پانی کے پینے سے بھی بے ہوش ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ جو کبھی بے ہوش نہیں ہوئے وہ بھی اس پانی کے پینے سے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ اور نہایت آرام سے

سوتے ہیں۔ پانی کے علاوہ اور چیزوں پر بھی یہ مقناطیسی اثر ہو جاتا ہے
اکثر دیکھا گیا ہے کہ عامل سے جب معمول بے ہوش نہیں ہُوا تو عامل نے
ایک دستمال مقناطیسی اثر سے متاثر کر کے معمول کے ہاتھ میں دیا اور اس کے
دیتے ہی معمول فوراً بے ہوش ہو گیا۔ اور اگر کوئی شخص معمول کے فریب دینے
کے واسطے کوئی چیز ایسی بھیجے جو مقناطیسی اثر سے متاثر نہ ہو تو معمول فریب نہیں
کھائے گا۔ کیونکہ وہ بتلا دیتا ہے۔ کہ یہ چیز متاثر ہے یا نہیں ہے۔

چودھواں باب

حرارت مقناطیسی کے ایک جسم سے دُوسرے جسم کے اندر نفوذ کرنے کے بیان میں

حکمار فرنگ کے تجربہ کے موافق حرارت مقناطیسی کے عامل کے جسم سے
معمول کے جسم میں منتقل کرنے کا یہ طریق ہے کہ عامل معمول کے بائیں ہاتھ کو اپنے
بائیں میں پکڑے اس ترکیب سے عامل کی قوت مقناطیسی اس کے دائیں ہاتھ
سے معمول کے بائیں ہاتھ میں سرایت کرے گی۔ اور پھر ہاتھ سے سینہ اور سینہ
سے گذر کر دائیں ہاتھ میں اور ہاتھ سے عامل کے بائیں ہاتھ میں اور وہاں سے
عامل کے سینہ میں پہنچ کر دائیں ہاتھ میں اور پھر معمول کے ہاتھ اور سینہ میں
پہنچ کر مثل حلقہ کے احاطہ کرے گی۔
اور بعض لوگوں میں یہ قوت اس قدر جلد اور تیز اثر کرتی ہے کہ فوراً ہی کی حالت
غشی کی ہو جاتی ہے۔ اور عامل جب معمول کے ہاتھ اس کے برعکس پکڑے گا

یعنی اس کا دایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں اور اس کا بایاں ہاتھ اپنے
بائیں میں تو اس سے اثر مقناطیسی دونوں کا کم ہو جائے گا۔ اور معمول اس کا
مقبل نہ ہو کر حالت اس کی قریب تشنج کے ہو جائے گی۔ کیونکہ معمول کے
ہوش و حواس سب عامل کے اختیار میں ہوتے ہیں اور یہی سبب ہے کہ
عامل کی قوت مقناطیسی معمول کی قوت سے زیادہ ہوتی ہے اور عامل کا
اثر معمول کے رگ و پے میں سرایت کرتا ہے۔ دونوں کے درمیان میں
اتحاد پیدا ہو کر معمول عامل کا مطیع ہو جاتا ہے۔ اور عامل کے اطراف
سے ایک روشنی پیدا ہوتی جس کے اندر معمول ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے۔
اس میں شک نہیں ہے کہ معمول پر غائب بینی کی حالت اسی روشنی سے پیدا
ہوتی ہے۔
ایک دفعہ معمول کے سامنے ایک شخص نے پشت پھیر کر کاغذ لکھنا شروع
کیا اور ایک شخص نے معمول سے دریافت کیا کہ تم کو کیا دکھائی دے رہا ہے
اُس نے کہا۔ کہ میرے بدن میں سے ایک شعاع نکلتی ہے اور ایک شعاع
اس چیز میں سے نکلتی ہے۔ دونوں شعاعیں مل کر اُن کی روشنی میں مجھ کو ہر
ایک چیز دکھائی دیتی ہے۔
پہلے زمانہ میں جو سحر اور جادو اکثر ملکوں میں رائج تھا وہ اسی دُور بینی
سے تھا۔ مصر اور یونان اور ہندوستان کے برہمن اس علم کے خوب ماہر اور
واقف اور غیب کی خبریں بیان کرتے تھے۔
جو شخص اس علم سے بخوبی ماہر ہوتا ہے اُس میں یہ قدرت ہوتی ہے کہ مجمع
کثیر میں وہ اپنی صورت بدل سکتا ہے۔ اور جو شکل چاہیئے لوگوں کو دکھا سکتا
ہے چنانچہ حکمار فرنگ میں سے ایک شخص ایک مکان میں داخل ہُوا۔ اور داخل

issuu.com/adabibrary/disc

ہوتے ہی ایک شخص پر نظر ڈالی اور اُس کے ہوش و حواس سب سلب کر لیے پس وہ شخص گھڑی کو پیالہ اور کرسی کو چراغ اور میز کو صندوق بنانے لگا اور زمین سے آسمان تک اس کو باروت کا ایک بُرج روشن اور قائم معلوم ہوتا تھا۔ اور دیکھتا تھا کہ بہت سے لوگ ہوا میں معلق کھڑے ہیں اور کچھ آسمان کے اُوپر چڑھ رہے ہیں۔

جاہلیت کے زمانہ میں جو لوگ اس علم سے واقف تھے وہ لوگوں کو ایسے تماشے دیکھا کر حیران اور گمراہ کرتے تھے۔ اور لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ یہ ساحر ہیں۔ یا شیطان ان کا مطیع ہے۔ اور جب لوگ اُن سے دل کی بات دریافت کرے تو جواب درست پاتے اور بھی عقیدہ اُن کا پختہ ہو جاتا تھا۔

اس زمانہ میں جو سحر ملک مصر میں مروج ہے وہ اسی قوت سے کاتب بینی پر منحصر ہے جو اطفال خوش سال کے ذریعہ سے کرتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بچہ کے ناخن پر سیاہی کا ایک نشان کر کے اُس سے کہتے ہیں کہ اس نشان کو غور سے دیکھ کر یہاں تک کہ حالت مقناطیسی اُس بچہ پر طاری ہو جاتی ہے۔ اس وقت اُس بچہ سے کہتے ہیں کہ فلاں شخص کو دیکھ بچہ کو وہ شخص دکھائی دیتا ہے اور جو بات عامل کے دل میں قصد کرتی ہے وہی بچہ کو دکھائی دیتی ہے۔

اور بلور سے بھی مقناطیسی عمل ہوتا ہے چنانچہ اب انگلستان میں ایک مدور شیشہ بنا کر سادہ لوح لوگوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو کچھ تمہارے دل میں خیال ہوگا وہ اس شیشہ کے اندر تمہاری نظر کے سامنے آجائے گا۔ خریدار اس وقت کسی شخص کا خیال دل میں کرتا ہے اور فروخت کرنے والا اپنے عمل کا شیشہ اس کو دکھاتا ہے فوراً خریدار اس شیشہ میں اس شخص کو دیکھ لیتا ہے۔ جس کا خیال کیا تھا مگر یہ شخص صرف معمول ہی کو نظر آتا ہے

عملِ مقناطیسی کے فوائد کے بیان میں

معلوم ہو کہ علمِ مقناطیس کے بہت بڑے فوائد ہیں چنانچہ ایک فائدہ اس کا یہ ہے کہ بہت سے سخت امراض جو عروق اور شریانات سے متعلق ہوتے ہیں مقناطیسی عمل سے برطرف ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ جو لوگ بے خوابی کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اس علم کے ذریعہ سے بہ آرام سو جاتے ہیں۔ اور بہت سے امراض مزمنہ مثل فالج اور لقوہ اور صرع اور سکتہ اور درد سر وغیرہ کا علاج اس عمل سے بخوبی ہو جاتا ہے۔

اگر ایک دفعہ کے عمل سے فائدہ نہ معلوم ہو تو دوبارہ اور سہ بارہ کرنا چاہیے۔ اس تکرار سے یقین ہے کہ بہت جلد فائدہ ہو جائے گا۔ اور چونکہ اطبا مرضِ جنون اور صرع کا معالجہ عمل مقناطیسی سے کرتے ہیں۔ اس سے پورا یقین ہے۔ کہ یہ معالجہ بہت اچھے طریق سے ہو جاتا ہے کیونکہ مجنون کی طبیعت میں مقناطیسی عمل زیادہ مؤثر ہوتا ہے اور جو طریقہ اس معالجہ کا حکماء فرنگ نے استنباط کیا ہے وہ یہ ہے کہ جو ہر مقناطیسی جو دیوانوں کے اجسام کے اندر ہوتا ہے اُس کی میزان تقسیم میں بدن کے اندر خلل پیدا ہو جاتا ہے اور بہت سے دیوانے ایک خاص حالت مقناطیسی میں ہو جاتے ہیں یعنی جیسی کہ حالت مقناطیسی اور حالت طبعی میں ایک وقوف اور ادراک جُداگانہ معمول کو حاصل ہوتا ہے ایسے ہی مجنون بھی ایک حالت ادراکی جُداگانہ پیدا کرتا ہے۔ اور اپنے تئیں ایک دُوسرے عالم میں سمجھتا اور اپنے خیالوں کو صحیح جانتا ہے اور لوگ اس کی حرکات کو دیکھ کر اس کو دیوانہ کہتے ہیں مگر وہ دیوانہ جب اپنے مفاد باطن سے غائب اور اموات کے حالات اور اشیاء بعیدہ کو دیکھتا ہے۔

تو اُن مشاہدات میں مستغرق ہو جاتا ہے اور ایک وجد کی حالت اس پر طاری ہو جاتی ہے یہاں تک کہ رفتہ رفتہ وہ سکوت اور انتقال کی حالت میں پہنچ جاتا ہے لوگ اس کو دیوانہ کہتے ہیں اور اس کی حرکات اور باتوں کو بے معنی اور لغو سمجھتے ہیں اور پاگل خانہ میں قید کر دیتے ہیں جہاں وہ بے چارہ ہلاک ہو جاتا ہے اس شخص کو دیوانہ اسی سبب سے کہتے ہیں کہ یہ مشاغل دنیوی کے قابل نہیں رہتا۔ مگر در اصل وہ اپنے مراتب حالات کے لحاظ سے دیوانہ نہیں ہے محض یہی بات ہے کہ اس کے اندر ایک حالت میں وہ غائب چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس حالت کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے۔ کہ جوہر مقناطیسی اس کے دماغ میں بے حد غالب ہو کر اس باطنی پر اس قدر اثر ڈالتا ہے کہ حواس ظاہری اس کے بیکار ہو جاتے ہیں اور وہ ایسی باتیں کہنے لگتا ہے جو لوگوں کے وہم و خیال سے باہر ہوتی ہیں مگر دیوانہ اپنے نزدیک کوئی بات دروغ نہیں کہتا ہے۔ جو اس کے خیال میں مشاہدہ میں آتی ہے۔ وہی کہتا ہے۔

عمل مقناطیسی سے جب اس کا معالجہ کریں تو بہت جلد علاج ہو جاتا ہے چنانچہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ایک شخص اس قدر دیوانہ ہو گیا تھا کہ اس کے اقربا اُس کو پاگل خانہ میں بھیجنا چاہتے تھے عمل مقناطیسی سے جو اُس کا علاج کیا فوراً ہوش میں آگیا۔ اور ساری دیوانگی اس کی جاتی رہی اس واسطے لازم ہے کہ اکثر امراض کا علاج عمل مقناطیسی کے ساتھ کریں۔

یقین کامل ہے کہ اس علم و عمل کے ذریعہ سے نفس ناطقہ یعنی روح اور جسم کے درمیانی تعلقات بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ حکماء نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ قوت متخیلہ یا متفکرہ محض دماغ کے ایک

فعل کا نتیجہ ہے اور بعض اس بات پر متفق ہیں کہ نفس ناطقہ ایک علیحدہ چیز ہے جو دماغ سے مثل ایک آلہ کے کام لیتا ہے مگر بہر تقدیر اس بات میں شک نہیں ہے کہ تاثیرات دماغی جو عمل مقناطیسی کے واسطے سے معلوم ہوتی ہیں اُن کے مشاہدہ سے قوت متخیلہ اور مدرکہ اور حواس باطنی کے قواعد بہت واضح ہوتے ہیں اگرچہ نفس ناطقہ کی تحقیق عقل بشری کے احاطہ سے باہر ہے مگر مقناطیسی عمل سے اس کے اندر بہت فوائد مرتب ہوتے ہیں۔

اور غائب بینی سے بھی بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں مثلاً مفقود آدمی کی خیر خبر کا معلوم ہونا یا بھولی ہوئی بات کا یاد آجانا وغیرہ وغیرہ۔

اور اس علم سے دو فوائد اور بھی حاصل ہو سکتے ہیں جو عوام الناس اور جاہلوں کے نزدیک کرامت یا جادو کا مرتبہ رکھتے ہیں حالانکہ اُن کی اصل اور بنیاد اسی قوت مقناطیسی کے قواعد پر ہے چنانچہ بت خانوں اور ہنود کے معبدوں میں بہت لوگ اس علم سے واقف دیکھے گئے ہیں۔ اور اس عمل کی زیادہ تاثیر عورتوں پر ہوتی ہے جب کسی عورت پر اثر ڈالنا چاہیں تو اس کو ایک لکڑی کے تخت پر لٹائیں اور بخورات جن پر عمل مقناطیسی پہلے کر لیا ہو۔ اس تخت کے نیچے روشن کریں۔ اور ہاتھ سے بھی عورت کے اوپر عمل بجالائیں۔ عورت بہت جلد متاثر ہو جائے گی پھر اس وقت جس قسم کا سوال اس سے کریں گے ماضی یا مستقبل کے حالات کا ہو یا مریض کے متعلق ہو سب کا جواب بہت صحیح دے گی اور جاہل لوگ اس کے معتقد ہو جائیں گے۔

مصر اور یونان کے کاہن اس علم میں کمال مہارت رکھتے تھے۔ اور اپنی قوم کے سوا کسی کو یہ علم نہ سکھاتے تھے اور ہمیشہ لوگوں کی نظر میں اپنی صورتیں بدل کر دکھاتے تھے اور کبھی ہوا پر اڑ جاتے اور روحانیت سے

Digitized by Anjuman Taraqqi Urdu (Hind) Archive Project, Aligarh, India

ہم کلام ہونے رہتے حالانکہ یہ سب باتیں قوت مقناطیسی سے حاصل ہوتی ہیں چنانچہ اب اس زمانہ میں بھی ڈاکٹر لیموس اور ڈاکٹر وارلنگ اس بات پر قادر ہیں کہ معمول کے سامنے کھڑے ہو کر ایسا عمل کرتے ہیں کہ معمول کی نظر سے غائب ہو جاتے ہیں اور اگر چاہیں تو معمول کی نظر میں جانور یا جو شکل منظور ہو اُس کے ساتھ نظر آئیں مشہور ہے کہ زمانۂ قدیم میں کسی بادشاہ نے جادوگروں کے ایک گروہ کو گرفتار کر لیا ان سب نے قسم کھائی کہ ہم جادو نہیں کرتے ہیں بلکہ ہمارے پاس ایک ایسا عمل ہے جو اصل اور واقفیت رکھتا ہے۔

اس میں شک نہیں ہے کہ اس زمانہ میں بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنی صفاء باطن سے تھوڑے غور اور تعمق کے ساتھ اشیاء غائبہ اور اشکال ہائیہ کو دیکھتے ہیں۔ اور بعض اوقات قوت متخیلہ کی کثرت سے ان اداموات کو مجسم اور متحرک دیکھتے ہیں مسٹر ایش نیک کہتے ہیں اشکال ہائیہ اور اجنہ کا نظر کے سامنے آنے کا یہ سبب ہے کہ قبروں سے وہی روشنی کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور حرکت کرتی ہے اور اکثر پیشین گوئیوں کا یہی سبب ہوتا ہے کہ لوگ اپنے صفاء باطن سے احوال آئندہ معلوم کر لیتے ہیں چنانچہ سنہ فرانس میں ڈاکٹر کڈوالٹ کی پیشین گوئی مشہور ہے کہ انہوں نے اُس انقلاب اور تغیر کا تمام احوال بیان کر دیا تھا جو آئندہ ملک فرانس میں واقع ہوا حالانکہ ڈاکٹر موصوف کے زمانہ میں فرانس کے اندر بالکل امن اور اطمینان تھا۔

الحمد اللہ کہ کتاب فن مقناطیس کا ترجمہ

اُمید ہے۔ کہ ناظرین ترجم کے حق میں دُعاء خیر فرمائیں گے۔

سید یٰسین علی نظامی حسنی نواہر زادہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ محبوب الٰہی قدس سرہٗ۔

اس رسالہ کی تحریر کے بعد خیال ہُوا

کہ مختصر اُصول قوائے طبیعت انسانی کے بھی بیان کرتے لازمی ہیں۔ تاکہ جو لوگ طبیعت انسانی کے احوال سے واقف ہونا چاہیں وہ قدرت خداوند قدیر کو جو ان کے اندر ہے ملاحظہ کر کے محظوظ اور بہرہ مند ہوں۔

معلوم ہو کہ

قوائے بدن انسان تین قسم پر منقسم ہیں ایک قوائی طبیعہ دُوسرے قوائی نفسانیہ۔ تیسرے قوائی حیوانیہ۔ قوائی طبیعہ ان امور کا نام ہے جو بسبب حیات یا بسبب حفظ حیات ہیں۔ اور یا بقاء نوع کے باعث ہیں اور یہ وہ قوتیں ہیں۔ جو حفظ حیات کی موجب ہیں۔ جیسے چبانے اور نگلنے اور ہضم کرنے اور پھر غذا سے خون بنانے اور اعضا کو اُن کی غذا پہنچا کر فربہ اور بزرگ کرنے اور پیشاب و پاخانہ کو دُور کرنے کی قوتیں ہیں اور جو قوتیں کہ بقاء نوع کے واسطے لازم ہیں یہ ہیں۔ تناسل اور جنین کا غذا حاصل کرنا حیض اور دُودھ اور بچہ ہیں۔

اور قوائے نفسانیہ وہ قوتیں ہیں جن میں سے حیات صادر ہوتی ہے

اور اِن کے سبب سے باقی رہتی ہے اِن قوتوں سے عبارت تنفس اور قلب کی حرکت اور خون کا دَوران اور تقبض اجزاء عضلۂ بدن اور افرازات اور عراق اور بدن کا تحلل ہے۔

اور قوائے حیوانیہ بعض آثار ہیں جو انسان کے بدن میں جاری ہوتے ہیں اور رُوح کو ان کے اندر پورا دخل ہے مثلاً حس اور نوم بیداری وغیرہا اور حواس خمسہ ظاہری یہ ہیں لامسہ یعنی چھونا ذائقہ یعنی چکھنا شامہ یعنی سونگھنا سامعہ یعنی سُننا باصرہ یعنی دیکھنا۔ اور عضلات کا حرکت کرنا وغیرہ یہ سب کام روح کے ہیں جو اصالۃً دماغ میں اثر پہنچاتی ہے اور جس طرح کہ اجسزاء مالئہ کا حرکت کرنا قلب کے تقبض سے حاصل ہوتا ہے۔ ایسے ہی اجزاء عضلہ کی حرکت دماغ کے فعل سے حادث ہوتی ہے اور روح کے جسم کے ساتھ جمع ہونے سے ان دونوں کے درمیان میں ایک اتحاد مستند پیدا ہوتی ہے اور یہی دادستدہ انطباعات ہیں جو طبیعت کی نظر سے حاصل ہوتے ہیں اور کبھی ان کو حس اور کبھی مدرکہ کہتے ہیں۔

حس رُوح کے بعض ادراکات سے عبارت ہے جو محض سبب کے اعضاء کے تغیرات سے جو ترکیب اعضا میں موجود ہیں حاصل ہوتے ہیں اور یہ تغیرات یا تو محسوس خارجی کی تاثیر سے اور یا حرکات داخلیہ کے انطباع سے پیدا ہوتے ہیں۔

حواس کی دو قسمیں ہیں ایک حواس باطنی اور ایک حواس ظاہری اور یہ دونوں پانچ پانچ ہیں۔ حواس باطنی کہ جن کو قوائے خمسۂ باطنیہ کہتے ہیں یہ ہیں تصوریہ یعنی فکر اور ذہن اور حکم الفعالات نفسانیہ اور یہی لوگ بھوک اور پیاس کو بھی انہیں میں شمار کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے مگر

شیخ داؤد انطاکی نے کتاب تزہتہ اور شیخ الرئیس نے قانون میں حواس باطنی اس طرح بیان کیے ہیں حس مشترک۔ خیال۔ متصرفہ۔ واہمہ۔ حافظہ۔ اور حواس ظاہری کا بیان ہم اوپر کر چکے ہیں۔

رُوح ان حواسوں سے محسوسات کو اس طرح معلوم کرتی ہے کہ رُوح محسوسات کو ارواح عصبیہ کے جزر اور انعکاس کے ساتھ ادراک کر لیتی ہے کیونکہ بدن کے تمام تقوبات ان ارواح عصبیہ سے بھرے ہوئے ہیں اور اسی سبب سے رُوح کا جو مبدء کہ دماغ میں ہے اس مبدء سے جو محسوس کے قریب ہے ایک ہوتا ہے اور ان دونوں کے درمیان میں مسافت کا ہونا کچھ مضر نہیں ہوتا ہے فوراً محسوس کا اثر دماغ میں پہنچ جاتا ہے اور رُوح کو احساس اور ادراک حاصل ہوتا ہے۔

یہ بات بھی معلوم ہونی چاہیئے۔ کہ ارواح عصبیہ کی مقدار ہمیشہ ایک قرار کے ساتھ نہیں رہتی ہے کیونکہ بیداری کی حالت میں بسبب بدن کے کاروبار میں مشغول ہونے کے بہت سی مقدار اُن ارواح کی پراگندہ ہو جاتی ہے اور جس وقت کہ وہ زیادہ ہوتی ہے ہم نیند غلبہ کرتی ہے اور سونے کو جی چاہتا ہے یعنی ارواح عصبیہ کا زیادہ پراگندہ ہونا نیند کا باعث ہے۔

اور نیند اس حالت کا نام ہے جس میں حرکات ارادیہ جاری نہیں ہو سکتی ہیں کیونکہ نیند کی حالت میں دماغ عضلات کو زیادہ مقدار کے ساتھ ارواح نہیں دے سکتا ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ نیند کی حالت میں آلات حس محسوسات کا ادراک نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ اپنے تمام قوائے مجردہ کو آسانی کے ساتھ جاری کریں اسی لیے رُوح کے زیادہ محتاج نہیں ہوتے۔

حاصل یہ کہ نیند اعصاب کے اندر ارواح کی قلت سے مُراد ہے جس کے سبب سے تمام بدن سُست ہو جاتا ہے۔ ولیکن نیند رُوح خونی کے اجزا کی جو حالت بیداری میں تحلیل ہو گئی تھی تلافی اور تکمیل کرتی ہے اور اسی قوت کے ساتھ اُن قوتوں کی جو مشقت اور کام کاج سے تنزل پا گئی ہیں ان کی حالتِ اصلی پر کر دیتی ہے اور تحلل بدن اور زیادتی پیشاب کے ساتھ مدد کرتی اور ہضم غذا کے ساتھ فائدہ پہنچاتی ہے۔

بیداری بدن کی اس حالت کا نام ہے جس میں بدن انطباع محسوسات کا سہولت کے ساتھ ادراک کرتا ہے اور اپنے قوائی عاویہ کو بآسانی جاری کرتا ہے اور یہ سب باتیں ارواح موافق الکیفیت کی کثرت سے ہوتی ہیں۔

اور یہ ارواح دماغ اور نخاع اور عضلات میں موجود اور مہیا ہیں۔

اور اسی طرح اُن اجسامِ اصلیہ کی جو دتِ ترکیب سے کہ دماغ اعصاب اور عضلات اُن سے مرکب ہو کر بدن کے آلات ہیں اور ہر ایک ان میں سے ایک حسّ مخصوص ہے روح ان کے توسط سے اِن میں سے ہر ایک کے مخصوص محسوسات کا ادراک کرتی ہے مثلاً کھال کے اندر یہ حسّ مخصوص ہے۔ کہ اس کے ذریعہ ملموسات کا ادراک ہوتا ہے ایسے ہی ناک کے ذریعہ سے شامہ یعنی سونگھنے کا ادراک ہوتا ہے۔

اور یہ پانچوں آلات میں ہر ایک آلہ انہیں محسوسات کا ادراک کرتا ہے۔ جو اس کے ساتھ مخصوص ہیں اُن محسوسات کا ادراک نہیں کرتا ہے جو دوسرے آلہ کے ساتھ مخصوص ہیں مثلاً کھال ملموسات کا ادراک کرتی ہے مشمومات کا ادراک نہیں کرتی۔

اگرچہ کسی قدر اس سے قریب اور مصاوف کیوں نہ ہو۔ اسی طرح کل

حواسوں کا حال سمجھنا چاہیئے۔

ان آلات بدن کو جو اپنے محسوسات مخصوصہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ آلاتِ حواس کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ کھال اور ناک اور زبان اور آنکھ اور کان۔

خلاصہ یہ کہ بدنِ انسانی میں ہزارہا افعال غریبہ طبیعیہ ہیں جن کا ذکر کرنا اس مختصر رسالہ میں ممکن نہیں ہے۔ جس قدر بیان کیا گیا ہے یہی اس رسالہ کے واسطے کافی ہے۔

والحمدُ للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا المرسلین وآلہ اجمعین

rsulmaktabah.blogspot.com/niaz.ahmad.odisha

حصّہ دوم

علم مسمریزم کے ذریعہ سے ہر مرض کا علاج

چونکہ درمانی از علاج جسمانی دست زن در علاج روحانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

راقم حروف ہذا ناظرین عالی خیال کی خدمت میں عرض پرداز ہے۔ کہ کتاب مسمریزم حصّہ اوّل سے تارغ ہونے پر ارادہ کیا۔ کہ کچھ قاعدہ اور قانون امراض عسر العلاج میں بغیر استعمال دوا کے بوسیلہ حرکات جوارح اور تصرفات نظریہ کے تحریر کی جائے اور حسن اتفاق سے ایک کتاب بزبان انگریزی کسی حکما فرنگ کی تالیف سے ہاتھ آگئی اس کا ترجمہ کیا اور اپنے تجربات بھی اُس کے ساتھ ضمیمہ کیے اور اس کتاب کو مرتب کیا۔

معلوم ہو اہر ذی عقل پر اس علم شریف کا حاصل کرنا بموجب ارشاد عالی کے لازم ہے

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ ۵ ۔ اور اس کتاب کا نام اُستاد مسمریزم حصّہ دوم رکھا اُمید ہے کہ یہ کتاب مقبول اولی الالباب ہوگی۔

یہ کتاب چالیس بابوں پر مشتمل ہے۔

پہلا باب

مقدمات اور تعریف اس فن شریف کے بیان میں

سب سے پہلے یہ بات معلوم ہونی چاہیئے۔ کہ ہر ایک مرض اعضاء رئیسہ میں سے کسی عضو کو آفت پہنچنے سے پیدا ہوتا ہے چنانچہ امراض عصبانی مثل فالج و لقوہ و صرع و رعشہ وغیرہ کے دماغ سے متعلق ہیں کیونکہ دماغ منبت اعصاب ہے اور ایسے ہی امراض سوداوی جگر سے متعلق ہیں۔

اگرچہ دماغ کی بھی ان میں شرکت ہے مگر سودا کا منبت جگر ہی ہے اسی طرح تمام امراض کو قیاس کر لینا چاہیئے۔ کہ یہ سب ایک نہ ایک عضو رئیس سے متعلق ہیں اور جب تک اس عضو میں خلل نہ ہوگا۔ وہ مرض پیدا نہ ہوگا۔

درحقیقت تمام بدن کا رئیس قلب ہے جہاں تک ہو سکے اس کی تقویت اور اصلاح میں کوشش کرنی چاہیئے تاکہ رئیس کو آفت نہ پہنچے کیونکہ جب رئیس کو آفت پہنچے گی تو اس کے متعلقین کو ضرور آفت پہنچے گی۔

ممالک فرنگ کے اکثر اطباء کا یہ عقیدہ ہے کہ مریض کا علاج بقاعدہ طب روحانی دوا پلانے سے زیادہ نافع ہے کیونکہ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ طبیب مریض کے واسطے کوئی دوا تجویز کرتا ہے۔ وہ دوا اس مرض کے واسطے مفید ہوتی ہے مگر اس کے سبب سے دوسرا مرض پیدا ہوتا ہے۔

اور یہ بات بدیہی ہے کہ ہر ایک دوا ایک عضو کے واسطے مفید اور دوسرے عضو کے واسطے مضر ہوتی ہے اور مریض اور طبیب دونوں اس بات سے غافل ہوتے ہیں۔ اس واسطے بہتر ہے کہ امراض عسر العلاج کا جو رگ پٹھوں

سے متعلق ہوں اس آسان اور عمدہ قاعدہ سے علاج کریں اور نیز یہ امراض مزمنہ مثل فالج ولقوہ وجنون وسکتہ و وردمفاصل ونقرس و دردشقیقہ و دردگوش وصل وضیق النفس و دردجگر و امراض قلب و معدہ وگردہ و امراض چشم وغیرہ کا اس قاعدہ سے بخوبی و بہ سہولت علاج ہوجاتا ہے اور اگر ایک مرتبہ کے عمل سے فائدہ نہ معلوم ہو تو نہایت اطمینان سے تین چار بار عمل کریں ضرور بالضرور فائدہ ہوگا۔ ایک دفعہ کے عمل سے مایوس نہ ہو جائیں۔

دُوسرا باب

حکماء فرنگ نے عامل کے جسم سے معمول پر حرارت مقناطیسی کے منتقل کرنے کا یہ طریقہ تجربہ کیا ہے کہ جب عامل اپنے بدن سے بکیفیت مقناطیسی معمول کے بدن میں منتقل کرنی چاہے۔ تو معمول کا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں اور اس کا بایاں ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑے جس حالت میں ایک قسم کا اثر حرارتِ عزیزی سے جو مُراد حرارت خلطی اور رُوح حیوانی سے کہ اپنی جنس کی جاذب ہے عامل کے داہنے ہاتھ سے معمول کے بائیں ہاتھ میں سرایت کرے گا اور وہاں سے مِل کر کے اس کے بائیں بازو میں پہنچ کر سینہ میں اور سینہ سے دائیں بازو میں اور وہاں سے داہنے ہاتھ میں اور پھر عامل کے بائیں ہاتھ سے ہو کر اس کے سینہ میں پہنچے گا۔ اور عامل اور معمول کے درمیان میں مثل حلقہ کے ہو جائے گا۔

اس کی تشریح یہ ہے کہ جو حرارتِ عزیزی معمول کے بدن میں ہے وہ اس قدر نہیں ہے کہ مرض کو دفع کر سکے اس سبب سے حکماء نے اتفاق کیا ہے۔ کہ اس تدبیر سے حرارتِ عزیزی مریض کے جسم میں بڑھ جاتی ہے اور

اس کے سبب سے مریض کے قلب کی حرارت زیادہ ہو کر مرض کو دفع اور سلب کر دیتی ہے۔ بغیر اس کے کہ کوئی دوا یا غذا اس کو کھلائی جائے۔ اور چونکہ ہر ایک خلط میں بالذات ایک طرح کی قوت مقناطیسی ہے۔ جو اپنی جنس کو احساس کرنے سے فوراً اس کی طرف میل کر کے اس کو جذب کرتی ہے۔ اور اخلاط چہارگانہ یہ ہیں:

حرارت۔ برودت۔ رطوبت۔ یبوست۔ یہ چاروں اپنی اپنی جنس کو جذب کرنے کی قوت رکھتی ہیں۔

قلب چونکہ حرارتِ عزیزی کا مبدء ہے اس واسطے لازم ہے کہ دُوسری حرارتِ عزیزی سے اس کو مدد پہنچائیں۔ چنانچہ جس وقت عامل کا ہاتھ جو حرارتِ عزیزی قوی رکھتا ہے۔ معمول کے بدن پر پہنچا معمول کا قلب جو حرارت عزیزی کا منبع ہے عامل سے اپنے اندر حرارت کو جذب کرلیتا ہے اور اِس حیلہ سے بغیر استعمال دوا یا غذا کے بے شبہ مرض دفع ہو جاتا ہے۔

اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ عامل اور معمول دونوں بیہوش ہو جاتے ہیں۔ جس کا سبب یہ ہے کہ معمول عامل سے بہت حرارت جذب کر لیتا ہے۔ اور عامل اپنی حرارت کم ہونے کے سبب سے اور معمول ایک دم حرارت کے قلب کے اندر بڑھ جانے سے بیہوش ہو جاتا ہے جس کا تحمل اُس سے نہیں ہو سکتا اس واسطے عامل کو لازم ہے کہ معمول کے اندر تھوڑی حرارت ڈالے جب عامل مریض کا ہاتھ پکڑے اور عمل کرے تو پھر تھوڑی دیر تامل کر کے پھر عمل شروع کرے تاکہ عامل اور معمول دونوں آسائش کے ساتھ رہیں۔

اس عمل سے معمول کے اندر اس قدر قوت پیدا ہو جائے گی کہ جس قدر دُو۔

کی چیز وہ اپنی صحت میں دیکھتا تھا۔ اس سے زیادہ دُور کی چیزیں اس عمل سے اس کو معلوم ہوں گی۔

تیسرا باب

معمول پر خواب مقناطیسی طاری کرنیکے بیان میں

عامل کو لازم ہے کہ معمول کو ایک کرسی پر بٹھائے اور خود اس کے مقابل میں بیٹھے مگر دونوں کے واسطے حضور قلب شرط ہے۔ دونوں کو لازم ہے کہ اپنے اپنے حواس خمسہ کو دُوسرے کی طرف متوجہ کر کے کسی طرف مشغول نہ ہوں اور ایک دُوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔ عامل معمول کے داہنے ہاتھ کا انگوٹھا اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے اور اپنا داہنا ہاتھ معمول کی کرسی کی طرف پھیلا دے اس طرح کہ اپنا بازو معمول کے گھٹنے تک پہنچا سکے۔

اور اس وقت عامل معمول کے انگوٹھے کو اپنے ہاتھ میں رکھے کہ دونوں کی حرارت یکساں ہو جائے یعنی اگر کوئی شخص عامل اور معمول کے ہاتھوں کو ہاتھ لگائے تو اس بات کی تصدیق کرے کہ ہاں دونوں میں حرارت یکساں ہے۔

پھر جب یہ حرارت طرفین سے ظاہر ہو تو اس کے دو چار منٹ بعد عمل شروع کرے۔ اس طرح کہ عامل اپنا ہاتھ معمول کے سر کے مقابل رکھے اور اپنی انگلیاں معمول کی پیشانی پر اور اپنی ہتھیلی اس کی آنکھوں کے مقابل رکھے تاکہ معمول کی آنکھیں اس کی ہتھیلی سے ڈھک جائیں اور عامل کے ہاتھ سے ایک بخار نکل کر معمول کی آنکھوں پر ظاہر ہو۔ اور اس کی آنکھوں میں گرانی پیدا ہو کر

بے اختیار بند ہو جائیں اس وقت ہاتھوں کو معمول کی پیشانی سے ہٹا کر اسی طرح انگلیاں کھولے ہوئے اس کی آنکھوں اور سر و سینہ پر آہستگی پھیرے۔ یعنی پاس کرے پھر معمول کے شکم پر پاس کرے خواب مقناطیسی کا اثر اس پر خوب مستحکم ہو جائے گا۔

اس کی تشریح یہ ہے کہ جب بخار عامل کی ہتھیلی سے نکل کر معمول کی آنکھوں پر اثر کر کے ان کو بند کر دیتا ہے۔ اس وقت قلب اور شکم پر عمل کرنے سے قہراً ایک حرارت قلب سے اٹھ کر معمول کی آنکھوں میں پہنچتی ہے۔ اور نیند اس پر غالب ہو جاتی ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ عامل کے ہاتھوں سے حرارت مل کر معمول کے قلب سے ایک بخار اٹھاتی اور اس کے دماغ میں پہنچاتی ہے۔ اور معمول کی آنکھوں میں اس کے سبب سے رخوت پیدا ہوتی ہے اور وہ سو جاتا ہے۔

جاننا چاہیئے۔ کہ جب بدن میں رطوبت نہ ہو گی نیند نہ آئے گی اور یہ بات ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے مزاج میں یبوست کا غلبہ ہوتا ہے ان کی نیند پریشان رہتی ہے جیسے سرسام اور مالیخولیا اور عشق کے بیمار کہ ہمیشہ نیند کو ترستے رہتے ہیں۔



ترکیب عمل کی تصویر یہ ہے

طریق دیگر عامل معمول کو کرسی پر بٹھا کر خود اس کے مقابل بیٹھے اور اپنے داہنے ہاتھ کو بند کر کے انگلیاں کشادہ رکھے اور معمول کے سر سے لے کر پیروں تک لائے مگر یہ احتیاط رکھے کہ عامل کا ہاتھ معمول کے بدن کو نہ لگے کیونکہ ہاتھ لگنے سے عمل ناقص ہو جاتا ہے اور جب عامل ہاتھ اپنا نیچے کو لائے تو بند کرتا لائے اور جب پھر معمول کے سر پر لائے تو کھول دے اور آہستگی کے ساتھ نیچے کو لائے پندرہ بیس منٹ یہ عمل کرنے سے معمول پر خواب طاری ہو گی اور اگر اس قدر عرصہ میں بھی خواب طاری نہ ہو تو دوبارہ عمل کریں تشریح اس کی یہ ہے کہ جب معمول پورے طور سے عمل کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو عامل کے ہاتھ کی حرکت کے ساتھ معمول کی آنکھیں بھی اوپر سے نیچے کو اور نیچے سے اوپر کو حرکت کرتی ہیں اور اس حرکت سے ایک حرارت فوق العادت آنکھ کے اندر پیدا ہو کر رطوبت غلبہ کر کے قہراً نیند کو آنکھوں پر غالب کر دیتی ہے۔

طریق دیگر۔ عامل اور معمول دونوں کو لازم ہے کہ حواس ظاہری یا طنی کو جمع کر کے ایک دوسرے کی نگاہ میں نگاہ ڈالیں اور اس کے بعد عامل کو اس طریق سے شروع کرے کہ اپنے ہاتھ کو آہستگی کے ساتھ معمول کے سر سے نہ لگائے بلکہ بیرون تک متواتر لائے مگر معمول کے بدن کو ہاتھ نہ لگائے ورنہ عمل خراب ہو گا۔

اس کی تشریح یہ ہے کہ عامل اور معمول کے نگاہ لڑانے سے ایک ربط پیدا ہوتا ہے اور عامل کے ہاتھوں کی حرکت سے بھی ایک سایہ معمول کے پیٹھ پر آتا ہے۔ اور اس کے سبب سے ایک فیرگی اور سنسنی معمول کی آنکھوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور بے اختیار اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ مگر اس میں یہ ضرور ہے کہ دس بارہ منٹ تک عامل اور معمول اپنی پلک نہ جھپکائیں۔

یہ طریق نہایت سہل اور شارح اور مترجم کا بارہا آزمودہ ہے۔

طریق دیگر۔ عامل معمول کے پاس بیٹھ کر اس کے پیر کے انگوٹھوں کو پکڑ کے آہستہ آہستہ مالش دے اور اپنی نگاہ معمول کی نگاہ سے لڑائے رہے اگرچہ ان سب طریقوں میں کچھ فرق نہیں ہے مگر فطری طریقہ عامل کے واسطے آسان ہے۔ اور اس کی تشریح یہ ہے۔ کہ عامل کی نظر مذکورہ میں ناچار رعب قلبی اور انفعال سے معمول کی آنکھوں اور اس کے جسم میں پیدا کر دیتی ہے۔ اور فوراً ایک عرق اور رطوبت اس کے بدن میں اور ایک بخار عامل کی نظر کے اثر سے اس کی آنکھوں میں ظاہر ہو کر نیند کو اس پر غالب کرتا ہے۔

پانچواں باب

پانی وغیرہ اشیاء ماکولہ ومشروبہ پر مسمریزم کرنیکے بیان میں

ایک گلاس میں پانی بھر کے عامل اپنی انگلیاں پانی کے اوپر رکھے اس طرح کہ انگلیوں کی پور پانی سے نہ لگیں اور عامل یہ تصور کرے کہ وہ اپنی قوت مقناطیسی کو پانی کے اندر ڈال رہا ہے اگر عامل عشاق اور کامل ہے تو دس منٹ کے اندر پانی پر اثر ہو جائے گا۔ اور اگر عامل چاہے کہ پانی کا مزہ معمول کے منہ میں شراب یا شربت یا دودھ کا معلوم ہو تو اپنی قوت ارادی کے ساتھ چند مرتبہ پانی پر پاس کرے۔ پھر معمول کو پلائے جو کچھ اس نے اپنے دل میں تصور کیا ہے اس کا مزہ معمول کو معلوم ہو گا اور اس کی خاصیت بھی اس کے اندر

http://www.rekhta.org/ebooks/aabshaar/

پیدا ہو گی۔

پانی پر عمل کرنے کی تصویر یہ ہے



نوع دیگر۔ قدرے پانی گلاس میں بھر کر مُنہ کے پاس لے جائیں اور اس طرح اس میں پھونکیں ماریں کہ جیسے چاہ کو ٹھنڈا کر کے پیتے ہیں۔ ان دونوں قسم کا مسمریزم شدہ پانی امراض امعاء احشا کو مثل درد شکم و جگر و درد گردہ و طحال کے واسطے نہایت قوی الاثر ہے۔

تشریح اس کی یہ ہے کہ عامل کے مُنہ سے جو صحیح المزاج اور تندرست ہے۔ حرارت منتقل ہو کر پانی میں سرایت کر جاتی ہے مگر یہ حرارت اس پانی میں دیر تک باقی نہیں رہتی۔ ہاں اگر شیشہ میں پانی بھر کر اس کا مسمریزم کریں اور فوراً اس کا مُنہ بند کر دیں تو یہ حرارت ایک ہفتہ تک پانی میں رہ

issuu.com/abdullah23/stack/dalail

سکتی ہے۔ اس واسطے چاہیئے کہ عامل کے دم کرتے ہی فوراً وہ پانی مریض کو پلا دیں۔

درد اور زخم پر مسمریزم کرنیکا طریق

عامل کو لازم ہے کہ وہ اپنی اُنگلیاں زخم یا دَرد کی طرف دراز کرے جس طرح کہ پانی کے عمل میں بیان کیا گیا ہے اور یہ عمل روزانہ چھ مرتبہ کرنا چاہیئے ہر مرتبہ تا یکساعت تھوڑے عرصہ میں زخم یا درد دفع ہو جائے گا۔

تشریح اس کی یہ ہے کہ عامل کی انگلیوں کی پوروں سے حرارتِ عزیزی معمول کے جسم میں منتقل ہو گی اور معمول کی حرارتِ عزیزی اس حرارت کے ساتھ قوت پا کر درد یا زخم کو دفع کر دے گی۔

شمع پر مسمریزم کرنے کا طریق

عامل اور معمول اپنے درمیان میں ایک شمع روشن کر کے کسی بلند چیز پر رکھیں پھر عامل معمول کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں اس طریق سے پکڑے۔ کہ معمول کے ناخن اس کے ناخن سے ملے رہیں اور دونوں اپنی ہتھیلیاں میز پر رکھ دیں اور اس شمع پر نظر جمائیں اور پلک نہ جھپکائیں تھوڑے عرصہ میں معمول پر خواب غلبہ کرے گی۔

تشریح اس کی یہ ہے کہ روشن شمع پر نظر جمانے سے ایک نور متمثل ہو کر

معمول کے جسم پر پرتو ڈالتا ہے۔ معمول کے جسم کے اندر جو قوتِ جاذبہ ہے اس پر شمع کا پرتو جب پڑتا ہے۔ تو وہ اس مقناطیسی قوت کو اور بڑھا دیتا ہے۔ اس طرح حرارتِ عزیزی عامل کے ہاتھوں سے معمول کے اندر سرایت کرتی ہے اور معمول بیہوش ہو جاتا ہے۔

پانچواں باب

ہاتھ کے اندر قوتِ جاذبہ زیادہ کرنے کے بیان میں

مسمریزم کے تمام کام پہلے نظر اور پھر ہاتھ پر موقوف ہیں۔ اس واسطے ان دونوں اعضاء کی تقویت نہایت ضروری ہے۔ ہاتھ میں قوت لگانے کا یہ طریق ہے۔ کہ بعد نماز صبح کے ایک کتاب مجلد یا غیر مجلد کسی اونچی جگہ پر رکھ دے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اس طرح۔ انگلیاں باہم پیوستہ نہ ہوں اور قدرے انگلیوں میں خم ہو اس کتاب پر سے اپنے شکم کی طرف کشش کرے۔ جس کو پاس کہتے ہیں ابتدا میں اس عمل سے قدرے تکان معلوم ہو گی مگر چند روز بعد مشق ہو جائے گی دو ساعت تک روزانہ یہ عمل کرنا چاہیے۔ چند روز کے بعد انگلیوں کے سروں پر حرارت یا برودت محسوس ہو گی یعنی اگر اپنے چہرہ پر انگلیوں کو رکھے گا۔ تو سردی یا گرمی کا اثر معلوم ہو گا اس وقت جاننا چاہیے۔ کہ اب قوت مقناطیسی ہاتھ میں پیدا ہو گئی ہے پھر ہر روز اس کی مداومت رکھے۔

تشریح اس کی یہ ہے۔ کہ ہاتھ کی اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر حرکت کرنے سے ایک حرکت فوق العادت پیدا ہو کر بحسب استعداد حرارت یا برودت کو ظاہر کرتی ہے۔ اور یہ بات بدیہی ہے کہ ہاتھ کے اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر کی طرف حرکت کرنے سے حرارتِ عزیزی بواسطہ جنبیت کے انگلیوں کی پوروں کی طرف میل کرتی ہے جس کے سبب سے انگلیوں پر حرارت یا برودت کا اظہار ہوتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ جب عامل کسی مریض پر عمل کرنا شروع کر دے گا تو اس وقت اس مشق کی اس کو ضرورت نہ رہے گی۔ کیونکہ وہ عمل ہی اس کی مشق کا کام دے گا۔

چھٹا باب

نظر کے اندر قوت مقناطیسی زیادہ کرنیکے بیان میں

ایک سفید کاغذ پر سیاہی کا گول کنڈل بنا کر دیوار پر لگا دے اور صبح کے وقت اس کے مقابل ایک بالشت کے فاصلہ پر بیٹھے اور اس سیاہی پر اپنی نظر جمائے اور پلک نہ مارے یہ کام نہایت حضورِ دل اور اطمینان سے کرنا چاہیئے۔ اور منہ کو بند کر کے ناک سے آہستہ آہستہ سانس لے تھوڑی دیر میں آنکھ سے آنسو نکلنا شروع

https://www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

ہوگا۔ اور کچھ تکلیف آنکھ میں معلوم ہوگی اس کا تحمل کرے اور ایک ہفتہ تک اس عمل پر مداومت کرے اور اتنی مشق بڑھائے کہ دو ساعت تک بغیر پلک جھپکائے اس کو دیکھتا رہے۔

اس عمل سے نگاہ خوب تیز ہو جائے گی اور آنکھ کے عصبات اور طبقات مستحکم ہو کر اس کی رطوبتیں صاف ہو جائیں گی اور دماغ میں بھی قوت پیدا ہوگی اور بدن کی سستی جاتی رہے گی۔ پہلے روز سیاہی کے گرد ایک روشنی اٹھتی معلوم ہوگی پھر رفتہ رفتہ وہ روشنی زیادہ ہو کر آنکھ کی قوت سے ہماری سیاہی روشن اور منور معلوم ہونے لگے گی اور سیاہی کا سارا داغ سفید نظر آئے گا۔ جب اس مرتبہ میں پہنچ جائے تو جان لے کہ اب بہت جلد یہ شخص کامیاب ہو جائے گا۔ سحر اثر اس کی آنکھ میں پیدا ہو گیا ہے اگر اس وقت یہ شخص معمول پر نظر ڈالے گا بہت جلد وہ مغلوب ہو جائے گا۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ اس عمل کے درمیان میں نیند ضرور آتی ہے جس وقت نیند غلبہ کرے فوراً عمل کو چھوڑ کر تھوڑا سو رہے پھر نئے سر سے شروع کرے اور بہتر یہ ہے کہ ہر روز ایک ہی وقت پر عمل کیا کرے اور نگاہ اور نگاہ اور ہاتھ کی قوت بڑھانے کے واسطے دو تین ہفتہ کی مشق کافی ہے۔

تشریح اس کی یہ ہے کہ سیاہی کے دائرہ پر جب نظر جمائی تو آنکھ کے اندر ایک تیزی ظاہر ہوتی ہے۔ اور آنکھ کے تمام قویٰ اور افعال ایک طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور منہ کے بند کرنے سے بخار دماغ کی طرف عروج کرتا ہے اور اس کے ساتھ قلب کی حرارت بھی اوپر کو جاتی ہے جس کے سبب سے آنکھ کی کثافت آنسو کے ساتھ خارج ہو کر آنکھ مجلی اور صاف ہو جاتی ہے اور چونکہ سیاہی انوار کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی۔

اس سبب سے آنکھ کے نور کو جذب کرتی ہے اور نور بطریق قہقری پھر آنکھ کی طرف رجوع کرتا ہے اور دیکھنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ سیاہی کے گرد اگرد نور پیدا ہو گیا ہے اور چونکہ نور آنکھ سے نکل کر سیاہی پر پڑتا ہے اور سیاہی بہ سبب عدم جنیت کے اس کو قبول نہیں کرتی ہے پھر وہ نور آنکھ کی طرف رجوع کر کے آنکھ کی قوت کو بڑھاتا ہے۔

مثلاً اگر کوئی شخص کسی تنگ اور بند مکان میں ایک چراغ روشن کرے۔ تو اس کی روشنی اس حجرہ میں اس قدر تیز ہوگی کہ دیکھنے والوں کو اس سے اذیت پہنچے گی۔ اور اگر اسی چراغ کو نکال کر میدان میں رکھ دیں۔ تو دیکھنے والوں کو کچھ نفع نہ پہنچے گا۔ اسی طرح نور نظر کا حال ہے کہ جب ادھر ادھر پھیلا ہوا ہوتا ہے تو روشنی اس کی کم ہوتی ہے۔ اور جب اس کو ایسی چیز پر متوجہ کیا جاتا ہے۔ جو اس کے ساتھ جنسیت نہیں رکھتی ہے۔ تب یہ نور آنکھ کی طرف واپس ہو کر آنکھ کی قوت کو بہت زیادہ کر دیتا ہے۔

لازم ہے کہ اثنائے عمل میں نفاخ چیزیں مثل لہسن و بیگن و پیاز وغیرہ کے نہ کھائیں۔ کیونکہ ان کے کھانے سے ڈکار آتی ہے اور عمل کے اندر ڈکار سے منہ کے بخارات نکل کر عمل میں نقص پیدا کرتے ہیں۔ اور بدبو ظاہر ہو کر عامل متاذی ہوتا ہے اور اس کے حضور تلب میں فرق پڑ جاتا ہے۔

ساتواں باب

جذب قلوب کے بیان میں

مسمریزم کا عامل اپنی قوت ارادی یعنی روحانی توجہ سے یہ اختیار رکھتا

کہ اگر کسی مجلس میں ہزار آدمی ہوں تو اُن سب کے دلوں کو اپنی طرف جذب کرے اور ان کے خیالات میں ایسا تصرف کرے کہ سب اس کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اس کی بات کو مان لیں جب کسی واعظ میں یہ طاقت ہو تو وہ اپنی مجلس وعظ کے تمام لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کر سکتا ہے۔ اور سب اس کی بات کو مانیں گے۔ اور اس کی بات ان کے اندر مؤثر ہو گی۔

عامل کو چاہیئے کہ اس کی مشق اس طرح کرے تاکہ مقناطیسی قوت اس کے اندر زیادہ ہو جائے کہ ایک مکان خلوت کا معیّن کر کے اس کے اندر پانچ شخص ایسے جمع ہوں جن کی طبیعتیں باہم موافق ہوں پھر اُن پانچ میں سے ایک شخص کو اس خلوت خانہ سے باہر کر کے اپنے اپنے دل میں ایک مطلب تعیین کریں پھر انہیں میں سے ایک شخص عامل بن کر اس شخص کو باہر سے طلب کرے اور یہ سب لوگ اپنا اپنا مطلب عامل سے کہہ دیں عامل اس شخص پر عمل شروع کرے اور اس سے کہہ دے۔ کہ خاموش بیٹھ جا۔ اور دل میں کوئی خیال نہ کر پھر عامل اپنے بائیں ہاتھ سے معمول کے دونوں کیرو کے درمیان میں مالش کرے۔ اور اپنے دائیں ہاتھ سے معمول کا بایاں ہاتھ پکڑ لے اور اہل مجلس کے مطالب کا دل میں خیال کرے اور تمام اہل مجلس بھی اپنے مطلب کا خیال کریں معمول اوّل اہل مجلس کے مطالب بیان کرنے شروع کرے گا۔

تصویر عمل کے طریق کی یہ ہے۔

(شکل اگلے صفحہ پر دیکھئے)

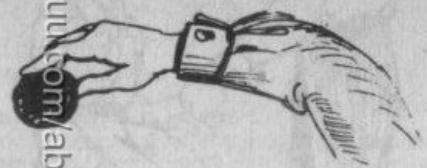


پس جس طرح ایک شخص پر اچھے خیالات منتقل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مجمع میں ہزاروں آدمیوں پر اپنے خیالات منتقل کر سکتے ہیں۔

اور جب مسمریزم کے ذریعہ سے کارہائے عجیب ظاہر کرنے چاہیے مثلاً یہ منظور ہو کہ تمام اہل مجلس میری طرف متوجہ ہو جائیں۔ تو اُن میں سے چھ شخصوں کو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انتخاب کر کے وعظ کے منبر کے پاس بٹھائے اور ان سب کے ہاتھ میں قرص مقناطیس جو تانبے سے بنایا جاتا ہے دیدے اور کہہ دے کہ اس کو دیکھتے رہو اور یہ قرص آنکھ سے دو وجب کے فاصلے پر دُور رکھنا چاہیئے۔ اس طرح تھوڑی مشق کرنے سے عامل کی قوتِ ارادی میں اثر پیدا ہوگا۔
قرص ہاتھ میں لینے کی صورت یہ ہے۔



پھر جب چاہیئے۔ کہ اہلِ مجلس پر اپنا اثر ڈالے تو پہلے وعظ کہنا شروع کرے اور ایسی میٹھی میٹھی باتیں کرے۔ جس سے اہلِ مجلس اس کی طرف متوجہ ہو جائیں پھر گفتگو کے درمیان ہی میں اپنے ہاتھ کو یہ اہلِ مجلس کی طرف حرکت دے اور دل میں یہ خیال کرے کہ ان کو اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ ہاتھ کی اس حرکت کو پاس کشتی کہتے ہیں۔
اہلِ مجلس میں جو لوگ ایسے ہیں۔ کہ ان کے اندر قوت مقناطیسی زیادہ ہے۔ اس پاس کشتی سے عامل کی طرف بے اختیار آویں گے۔ پس جس قدر یہ

issuu.com/abdul2/mail/Oolish

لوگ عامل کی طرف آویں عامل ان کو اپنے سامنے بٹھائے اور اُن کے ہاتھوں میں قرص مقناطیسی دے کر کہہ دے کہ اس کو دیکھتے رہو۔ اور دس بارہ منٹ تک اُن کے سامنے عامل ٹہلتا رہے۔ پھر اُن کے سرد چہرہ پر پاس کرے اور قرص مقناطیسی اُن سے لے کر اپنی جیب میں رکھ لے اور پھر بطریق تصویر گذشتہ سلسلہ مقناطیسی کو قائم کرے یعنی بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو معمول کی پیشانی پر زور سے مالش دے مگر نہ اس طرح کہ معمول کو تکلیف معلوم ہو۔

اس کے بعد معمول کے سر کو قدرے بلند کر کے کہے کہ میری طرف دیکھ جب عامل معمول کی طرف دیکھے تو عامل معمول کی طرف پوری توجہ سے نظر کرے چار پانچ منٹ یہ عمل کرنے کے بعد عامل معمول کو اپنی قوتِ ارادی سے حکم کرے کہ آنکھیں بند کرے جب معمول نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر نہ کھولیں۔ تو عمل پورا ہو گیا۔ اور اگر معمول نے آنکھیں کھول لیں تو جان لے کہ عمل نے تاثیر نہیں کی ہے۔ پھر عمل کی تکرار کرے اور اگر تکرار سے بھی عمل بے فائدہ نہ کیا جب دوسرے شخص پر عمل کرے اسی طرح اگر کسی پر عمل نے فائدہ نہیں کیا تب اُن سے کہے کہ پھر قرص مقناطیسی پر نظر جمائیں اس مرتبہ ضرور تاثیر ہو گی۔ پھر جن پر اثر ہو جائے ان کو اپنے پاس بیٹھا رہنے دے اور باقی لوگوں سے کہہ دے کہ اپنی اپنی جگہ پر چلے جائیں جب عامل اس طرح سے عمل پر مسلط ہو جائے گا۔ کہ چند کو اہلِ مجلس میں سے معمول بنا سکے تو پھر مشق کرنے سے تمام اہلِ مجلس کو معمول بنا سکے گا۔ اور سب اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے مگر عامل کو لازم ہے کہ علم کاسہ سر سے بھی واقف ہو۔
جب اس طریق سے سلسلہ مقناطیسی قائم ہو گیا۔ اس وقت لازم ہے۔ کہ جو

لوگ معمول ہو گئے ہیں اُن کو کھڑا کرے اور خود ان سے دس قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہو۔ اور یہ ترتیب چند منٹ تک سب کی نظروں میں نظر ڈال کر پوری توجہ کے ساتھ دیکھتا رہے۔ اور پاس کشتی شروع کرے تاکہ اُن لوگوں پر لرزہ آجائے اور بے اختیار عامل کی طرف دوڑیں جب یہ حالت معمول پر ظاہر ہو اس وقت

(تصویر عمل کرنے کی یہ ہے)



issuu.com/abdul23/mail/offline

اس مخالفت کرے۔ تاکہ وہ لوگ اپنی اپنی جگہ پر چلے جائیں جب عامل معمول پر اس طرح قادر ہو جائے اس وقت جانے کہ عمل پر کامیاب ہو گیا اور معمولوں سے کہہ دے کہ اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں۔ اور ان میں سے ایک شخص کو اپنے پاس بلا کر دو زانو بٹھائے۔ پھر از روئے علم کاسۂ سر کے معمول کے سر پر جس جگہ انگلی رکھ کر دل میں خیال کرے گا۔ کہ یہ خاصیت اس کے اندر پیدا ہو جائے وہی خاصیت اس میں پیدا ہو گی۔

مثلاً عامل دل میں خیال کرے کہ میں معمول کی سخاوت کو ترقی دیتا ہوں معمول میں سخاوت اس درجہ ترقی کرے گی کہ تمام اشیاء مملوکہ اپنی بخش دے گا۔ اور اگر مقام بخل پر انگلی رکھ کر خیال کرے گا کہ میں اس کے بخل کو ترقی دیتا ہوں۔ پس معمول کے اندر ایسا بخل پیدا ہو گا کہ ایک کوڑی کسی کو نہ دے گا۔ اور اگر مقام تعظیم و تکریم پر انگلی رکھ کر عمل شروع کرے گا تو معمول حمد و ثنا اور شکر باری تعالیٰ بے حد و نہایت بجا لائے گا اور اگر محل صوت یعنی آواز پر انگلی رکھ کر عمل کرے گا تو معمول ناچنے اور گانے لگے گا۔ اور اگر مقام خوش خوری پر انگلی رکھ عمل کرے گا۔ تو معمول اس قدر بھوکا ہو گا کہ جو چیز ہاتھ لگے گی۔ کھا جائے گا۔ اور اگر مقام عزت و رفعت پر انگلی رکھ کر عمل کرے گا تو معمول تکبرانہ رفتار اختیار کرے گا۔ اور اس وقت اگر تم اس سے کہو کہ تو بادشاہ ہے۔ تو بادشاہوں ہی کی سی نخوت اور چال ڈھال اس سے ظاہر ہو گی۔

خلاصہ یہ کہ جس خصلت کا معمول سے ارادہ کرے گا۔ وہی خصلت اس کے اندر پیدا ہو جائے گی۔

جب عامل اہل مجلس میں سے چند نفر کو معمول بنا سکے گا تب وہ مشق بڑھنے سے دل پر عمل کر سکتا ہے۔ اور سب کے دلوں کو جذب کر لیتا ہے۔

آٹھواں باب

پاس کے بیان میں

چونکہ اس علم قوتِ جاذبہ میں لفظ پاس کا بہت استعمال کیا گیا ہے۔ اس واسطے عامل کو اس کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ اور ہم بالتفصیل اس کو بیان کرتے ہیں۔

پاس کی صفت یہ ہے۔ کہ عامل اپنے ہاتھوں کو معمول کے سر کے مقابل سے لے کر اس کے سینہ یا پیروں تک آہستہ آہستہ لائے۔ اس طرح نہ ہو کہ عامل کا ہاتھ معمول کے جسم کو نہ لگے اور اپنے ہاتھوں کو زمین پر جھٹک دے اور ہر روز وقت معین پر اسی طرح سے پاس کیا کرے اور اگر مریض پر عمل کرے تو وقت کے وقت ہاتھ اس کے بدن کو لگائے گا۔ تو مرض عامل کے بدن میں سرایت کرے گا۔

بس ہاتھوں سے عمل کرنے کا نام پاس ہے۔ اور اس کی پانچ قسمیں ہیں اوّل پاس قصیر دوئم پاس طویل سوئم پاس کشتی چہارم پاس داغ پنجم پاس طویل منقلب۔

اوّل پاس قصیر یہ وہ پاس ہے جو ایک عضو مخصوص پر جلد جلد کرتے ہیں۔ اور اس پاس کا پاس مقامی بھی نام ہے اور جب مریض کے عضو میں درد کے واسطے پاس کریں تو لازم ہے کہ ہر پاس کے بعد ہاتھ کو جھاڑ دیں۔ جیسے کسی شخص کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے۔ تو لازم ہے۔ کہ ڈنگ لگنے کی جگہ سے انگلیوں کے سرون تک پاس کریں اور ہر مرتبہ ہاتھ کو جھاڑ دیں اور عامل نہایت توجہ کے ساتھ یہ خیال کرے کہ مریض سے مرض کو وہ دفع کر رہا ہے اور اس قسم کے امراض کے معالجہ میں مریض پر خواب مقناطیسی کا طاری کرنا ضروری نہیں ہے۔

ہاں اگر مریض کے جسم پر عملِ جراحی مثل داغنے یا قطع کرنے کا عمل کرنا ہو تو خواب مقناطیسی کا طاری کرنا ضروری ہے پھر اس کے بعد چند مرتبہ پاس کرے مگر ہاتھ کو نہ جھاڑے کیونکہ ہاتھ جھاڑنے سے درد کی جگہ معطل رہ کر مریض کے جسم پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا ہے۔

اہلِ تجربہ اور عامل کامل مریض پر خواب مقناطیسی کو طاری نہیں کرتے ہیں۔ مگر نہایت ضرورت کے موقعہ پر اور دو تین ہی مرتبہ کے پاس کرنے سے اس کے عضو کو بے حس کر دیتے ہیں۔

تشریح اس کی یہ ہے۔ کہ موضع درد پر پاس کرنے سے عامل کی حرارت بذریعہ انگلیوں معمول کے اندر سرایت کرتی ہے اور پھر عامل اور معمول دونوں کی حرارت مل کر درد کو عضو سے رفتہ رفتہ زائل کر دیتی ہیں مگر جس وقت مرض تمام عضو سے ایک جگہ پر جمع کیا جاتا ہے اُس وقت مریض کو سخت تکلیف معلوم ہوتی ہے اور مرض کا دفع کرنا بھی مشکل ہوتا ہے مگر جب مرض پھیل جاتا ہے۔ تو قدرا درد میں تخفیف ہو جاتی ہے کیونکہ پھیلا ہوا ایک جگہ جمع نہیں ہوتا ہے اور عامل اور معمول کی حرارت پھیلے ہوئے مرض کو دفع کر دیتی ہے۔ مگر جب ایسا مرض ہے۔ کہ جس کے واسطے قطع کرنا اور داغ دینا ضروری ہے۔

پس عامل پہلے معمول پر خواب مقناطیسی طاری کرے کیونکہ مریض کے قویٰ ضعیف ہیں اور وہ درد کے تحمل کی طاقت نہیں رکھتا ہے اور یہ بھی ضروری بات ہے۔ کہ قطع کرنے یا داغ دینے کے وقت مریض پر غشی ہو جاتی ہے۔ بہ سبب حرارتِ عزیزی کے ظاہر بدن کی طرف ہجوم کرنے کے اور اکثر اوقات یہ غشی مریض کے واسطے مہلک ہوتی ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ خواب مقناطیسی

مریض کے بدن پر طاری کر دیں تاکہ تمام قوتیں مریض کے باطن کی طرف میل کریں اور ظاہر بدن بے حس ہو جائے اور درد کا احساس نہ کرے پھر اس کے بعد قطع کرے یا داغ دے۔

اور عامل کو اس بات کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے کہ مریض کی غذا کا وقت حالت خواب میں نہ گذر جائے ورنہ مریض پھر اس خواب سے قیامت تک بیدار نہ ہوگا۔ جب اس کی غذا کا وقت آئے اس کو ہوش میں لا کر لطیف اور پاکیزہ مقوی غذا اس کو کھلا دے پلا دے اور پھر خواب اس پر طاری کر دے۔ جب تک درد باقی رہے ایسا ہی کیا کرے اور مریض کو اسطرح نہ چھوڑ دے کہ بدل ما تحلل بدن کا ختم ہو جائے۔

دوئم پاس طویل یہ وہ پاس ہے۔ جو سر سے پیر تک کرتے ہیں اول اگر مریض کو سلا کر پاس کریں۔ تو اس کو پاس افتی کہتے ہیں اور ان پاسوں کا نام پاس مقناطیسی بھی ہے۔ کیونکہ ان پاسوں کے ذریعہ سے مریض پر خواب مقناطیسی بھی طاری کرتے ہیں اور یہ پاس نہایت مؤثر ہے۔

پھر، جب دفع امراض کے واسطے عمل کرنا منظور ہو۔ اپنے ہاتھ سے مریض کے جسم کو مس کریں اور اگر مریض پر خواب طاری کرنے کے واسطے پاس کریں تو ہاتھ کو اس کی آنکھ سے دور رکھیں

تشریح اس کی یہ ہے کہ جب کسی عضو رئیس میں مرض پیدا ہو۔ اور اس عضو سے دوسری جگہ مرض یا درد کو منتقل کرنا چاہیں۔ تاکہ وہ خوفناک نہ رہے اس وقت پاس طویل سر سے پیر تک کریں تا چار مرض وہاں سے منتقل دوسرے عضو میں آجائے گا۔ کیونکہ مرض یا بادی ہوگا۔ یا مادہ ہوگا اگر بادی ہے جس قدر پاس کیا جائے گا۔ حرارت عزیزی عامل کی انگلیوں سے

نکل کر مرض کو جذب اور دفع کر دے گی۔ اور اگر مرض مادی ہے تو عامل اور معمول دونوں کی حرارت عزیزی مل کر پہلے مرض کو پھیلا دے گی اور پھر رفتہ رفتہ اس کو دفع کرے گی۔

امراض بادی کا تو اس طریق سے سہل معالجہ ہو جاتا ہے مگر امراض مادی کے واسطے لازم ہے کہ اس کے کھلانے پلانے میں بھی احتیاط رکھیں۔

سوئم پاس محدود۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس پاس میں توجہ اور قوت ارادی بہت چاہیئے۔ جس سے مقصود یہ ہے کہ عامل معمول کو جو اس سے بہت دور فاصلہ پر بیٹھا ہے اپنی طرف کشش کر رہا ہے۔ عامل اور معمول دونوں کو لازم ہے کہ اپنے حواس ظاہری اور باطنی کو عمل میں جمع رکھیں پھر عامل اپنے دونوں ہاتھوں کو دراز کر کے حرکت دے اس طرح سے کہ اگر غیر شخص دیکھے تو یہ سمجھے کہ عامل معمول سے اشارہ کرنے میں کچھ مطلب رکھتا ہے اور جب دونوں پوری توجہ کے ساتھ عمل میں مشغول ہوں گے تو عامل کے ہاتھ کی حرکت ناچار معمول پر اثر کرے گی کیونکہ جب توجہ طرفین سے ہوگی تو معمول خود بخود عامل کی طرف منجذب ہوگا کیونکہ عامل اگرچہ زبان سے کچھ نہیں کہتا ہے۔ مگر ہاتھ کو نم دار انگلیوں سے معمول کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور معمول اس بات کا یقین کر رہا ہے کہ عامل اس کو بلاتا ہے اور دوسری طرف سے ہاتھ اس کا طرفین کی آنکھوں کے نور میں حائل ہوتا ہے۔ اور معمول ناچار تھوڑی تھوڑی حرکت کر کے عامل کی طرف آتا ہے اور اسی حرکت سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور جس قدر عامل معمول سے دور ہوتا ہے اسی قدر معمول کی توجہ زیادہ اور حرکت شدید اور حرارت تیز ہوتی ہے۔ ان سب ترکیبوں سے مرض بیمار کے جسم سے دور ہو جاتا ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ عمل کے وقت طرفین سے تعطیل ظاہر نہ ہو۔

sufiyamabdulbari.com/maktabah/books/nafsiyat

اور دُوسری قسم اس پاس کی یہ ہے ۔ کہ عامل عمل کے وقت اپنا بایاں ہاتھ معمول کی طرف اس طرح دراز کرے ۔ جیسے چوگان بازی میں گیند پھینکتے ہیں اور عامل اپنا بایاں پیر آگے کر کے یہ تصور کرے ۔ کہ معمول کو اپنی طرف جذب کرتا ہے ۔ یہ ترکیب کل ترکیبوں سے زیادہ سریع الاثر ہے اور عامل کامل معلوم کر لیتا ہے کہ اہل مجلس میں سے کس شخص پر جلد اثر ہوا ہے ۔ اور جب عامل اپنے ہاتھ کو حرکت دیتا ہے معمول بھی حرکت کرتا ہے بعض اوقات یہ جزیہ ایسا قوی ہو جاتا ہے کہ عامل اور معمول دونوں بغل گیر ہو جاتے ہیں پھر جب عامل معمول کو دُور کرنا چاہے تو پاس دافع شروع کرے ۔

چہارم پاس دافع یہ پاس محدود کے خلاف ہے اور اس کی ترکیب یہ ہے ۔ کہ عامل اپنی ہتھیلیوں کو معمول کی طرف کر کے اس طرح حرکت دے کہ گویا معمول کو دُور کرتا ہے مگر انگلیوں کو قدرے خم رکھے ۔

تشریح اس کی یہ ہے کہ ہتھیلی سے اشارہ کرنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے ۔ کہ معمول اپنے مقام کی طرف رجوع کر جائے اور جیسے کہ آنے سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے ۔ ایسے ہی جانے سے بھی حرارت پیدا ہوتی ہے ۔ اس سبب سے معمول کا وجود حرارت سے معطل نہ رہ کر عامل کی حرارتِ عزیزی سے مدد حاصل کر کے مرض کو دفع کرتا ہے ۔

پانچواں پاس طویل منقلب ہے یہ پاس پاس طویل کے برعکس ہے یعنی اس طویل سے اثر مقناطیسی معمول کے بدن میں داخل کیا جاتا ہے ۔ اور اس پاس سے وہ اثر دفع کیا جاتا ہے چاہیئے کہ عامل معمول کے دونوں ہاتھ پکڑ لے جیسے کہ تصویر میں ہے ۔ اس طرح کے پاس کرنے اور معمول کے چہرہ پر ہاتھ پھیرنے سے مقناطیسی اثر دُور ہو جاتا ہے عامل کامل کو اس طرح کے پاس کرنے کی

ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف زبان کے ساتھ کہہ دینے سے اس اثر کو دُور کر دیتا ہے ۔

تصویر پاس طویل منقلب



تشریح اس کی یہ کہ اس پاس کے ساتھ جب عامل معمول کے چہرہ پر اپنے ہاتھ جھاڑتا ہے معمول کے وجود میں عامل کے ہاتھوں کی حرکت سے ایک خوف پیدا ہوتا ہے ۔ اور وہ اپنی آنکھیں بہ تدریج کھول لیتا ہے اور جو حرارت کہ پہلے پاس کے ساتھ معمول کے ظاہر بدن میں آگئی تھی وہ باطن کی طرف میل کرتی ہے اور قوت مقناطیسی اس میں سے بالکل زائل ہو جاتی ہے ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نواں باب

دفع امراض کے واسطے عمل مقناطیسی کرنیکے بیان میں

پہلے عامل کو لازم ہے کہ مرض کو ایک جگہ جمع کرکے پھر وہاں سے دفع کرے بانیطور کہ انگلیوں کو باہم ملاکر مریض کے جسم پر پھیرلے اور ایک جگہ لاردے تاکہ درد کا اثر اُس مقام مخصوص میں جمع ہو جائے پھر اس جگہ سے دفع کرے اگرچہ بعض اوقات اس طرح سے درد میں زیادہ تکلیف ہو جاتی ہے۔ لیکن خوف نہ کرنا چاہیے بہت جلد مرض دفع ہو جاتا ہے۔

تشریح اس کی یہ ہے کہ عامل کی انگلیوں کی حرکت سے معمول کے جسم میں ایک حرکت ظاہر ہوتی ہے اور اس حرکت سے موضع درد میں حرارت پیدا کرکے اس مادہ کو پگھلا دیتی ہے جو درد کا باعث ہوتا ہے پھر عامل نے ہاتھ کی حرکت کے ساتھ وہ مادہ نیچے کو اُتار لاتا ہے اور درد کی جگہ خالی رہ جاتی ہے سارا مادہ دوسری جگہ جمع ہو جاتا ہے اور یہی سبب ہے کہ بعض اوقات درد کی تکلیف زیادہ معلوم ہونے لگتی ہے۔

اگر یہ مادہ صفراوی ہے تو اس سے ورم پیدا ہو کر یہ مادہ اسی میں سے راستہ کرکے بہہ جائے گا اور اگر یہ مادہ بلغم منجمد ہے تو ہاتھ کی حرکت سے حرارت پیدا ہو کر اس بلغم کو پگھلائے گی اور آنسو یا حلق کے راستہ سے اس کو خارج کردے گی اور اگر یہ مادہ سوداءِ محترقہ از اخلاط ثلثہ ہے

جب اس کو ایک جگہ جمع کریں گے سوراخ ہو کر یہ مادہ بہہ نکلے گا اور مرض بالکل دفع ہو جائے گا۔

دسواں باب

مس کرنے کے طریق میں

اِس فن میں مس کرنے سے یہ مراد ہے کہ معمول کے بدن سے لباس اُتار کر پاس کریں۔

گیارہواں باب

طبِ روحانی کے طریق سے علاج کرنے کے بیان میں

معلوم ہو کہ جس گروہ میں مسمریزم کا عامل موجود ہوگا وہ اس گروہ کے واسطے بیرونی عامل سے زیادہ مفید ہے کیونکہ یہ شخص نہایت غور سے ان کا علاج کرے گا اور مریض کو بھی بسبب قرابت داری کے اس پر اعتماد کلی ہوگا اور اعتماد کا ہونا مریض کی بنیاد کو مضبوط اور مرض کو دفع کرتا ہے اور نیز یہ بھی فائدہ ہے کہ جس وقت کوئی شخص بیمار ہو فوراً یہ عامل اس کا علاج

کرے گا اور مرض کو ترقی نہ کرنے دے گا بخلاف بیرونی عامل کے کہ اس کی تلاش اور جستجو ہی میں ایک عرصہ لگے گا اور مرض ترقی کر جائے گا۔

پس اگر ایسا عامل طبیب اقربا میں موجود ہو تو بہت بہتر ہے ورنہ ہمسایوں میں ہو تو بھی بہتر ہے اور اس طبیب کو لازم ہے کہ مرض کے دفع کرنے میں بہت جلد کوشش کرے تاکہ مرض سخت نہ ہو جائے۔

بارھواں باب

امراضِ عصبانی کے بیان میں

اُنتیس امراض میں امراضِ عصبانی ہیں مبدأ ان امراض کا دماغ کے بیٹھے ہیں اور ان امراض میں سے بعض مرض جو منبع دماغ سے قریب ہوتے ہیں انجام ان کا جنون یا عشق ہوتا ہے اور بعض اور امراض جو آلات حس مشترک اور حواس ظاہرہ اور باطنہ سے قریب ہوتے ہیں کبھی یہ حدِ اعتدال سے خارج ہوتے ہیں یا معتاد مدرک سے زیادہ یا کم ہو جاتے ہیں۔

پس اگر یہ مرض حد اعتدال سے خارج یا زیادہ ہوا ہے جاننا چاہیئے کہ اس مرض کا سبب سودا ہے اور انجام اس کا سرسام یا جنون ہوتا ہے اور اگر حد معتاد سے کمتر ہوا ہے۔ تو علامت اس کی یہ ہے کہ اعضا سست اور ہاتھ لگانے سے نرم معلوم ہوتے ہیں اور مریض کاہل ہو جاتا ہے سبب اس مرض کا یہ ہے کہ رطوبت لزجہ غالب ہو جاتی ہے اور انجام اس کا فالج یا لقوہ ہوتا ہے۔ اس واسطے معالج پر لازم ہے کہ علاج میں بہت جلدی کرے تاکہ

مرض سخت نہ ہو جائے۔ اور علاج مشکل ہو۔ اور اس مرض کے اسباب اور جزئیات کو بھی معلوم کرے۔ مثلاً اگر کسی شخص پر خوف غالب ہے تو سمجھنا چاہیئے کہ عضو دوراندیشی یعنی محل خیالات کہ دماغ ہے۔ وہ حد اعتدال سے خارج ہو گیا ہے اور جب مرض پر بلا کی کا اندیشہ ہو تو اس سے ظاہر ہو گا کہ اعضاء رئیسہ میں حدت پیدا ہو گئی ہے اور اگر کوئی شخص اولاد کی طرف سے مغموم ہو تو جاننا چاہیئے کہ محبت کا محل جو قلب ہے حد اعتدال سے خارج ہو گیا ہے۔

اس واسطے علم مسمریزم کے عامل پر لازم ہے کہ امراض عصبانی کے علاج کے واسطے پہلے علم کا سرّ سر سے واقف ہو جائے پھر ان امراض کا علاج کرے۔

تیرھواں باب

بذریعہ علم کا سرّ سر کے مسمریزم کے طریق سے علاج کرنے کے بیان میں

اُصول اس علاج کا یہ ہے کہ پہلے خواب مقناطیسی مریض پر طاری کرے اس عضو کو تقویت دیں جس پر مادّہ کو منتقل کرنا ہے اور مریض کے دل کو تسکین اور تشفی کی باتوں سے صحت کا یقین دلا کر دفع مرض پر اس کی طبیعت کو آمادہ کریں۔

اگر بطون دماغ میں ورم ہو گیا ہے اس ورم کو دفع کریں اور جس عضو پر اس ورم کو منتقل کرنا ہو پہلے اس کو کم زور کر دیں تاکہ وہ عضو ورم کو قبول کرے پھر اس عضو کو تقویت دیں جس سے ورم کو منتقل کیا ہے اور ورم کے منتقل کرنے

issuu.com/ahlehaq13/naqshbandia

سے پہلے اس کو تقویت نہ دیں کیونکہ اس میں ہلاک ہونے کا خوف ہے اس واسطے ایسے عضو پر مرض کو منتقل کرنا چاہیئے۔ جہاں سے علاج سہل ہو اور اندیشہ نہ ہو۔ اطبا اسی خیال سے ایسی دواؤں کا استعمال کرتے ہیں۔ جو مادہ کو رقیق کر کے دوسرے عضو کی طرف جو خوفناک نہیں ہے جما دیتی ہیں۔ پھر اس مادہ کے اخراج کرنے میں کوشش کرتے ہیں۔

جو عضو بیمار ہے اور جس سے مادہ کو منتقل کیا ہے اس پر مسہر یزم کرنا چاہیئے جب یہ عضو تقویت پا جائے گا تو صحت حاصل ہو گی۔ مریض کو ہمیشہ کامیابی اور حکایات و نکات سنا کر دل خوش رکھنا چاہیئے۔ تا کہ اس کے خیالات وہمانہ نہ ہو جائیں۔ اور مرض سے اندیشہ نہ کرنے دینا چاہیئے۔

اور اگر مرض ضعف یا قوت اعصاب سے پیدا ہوا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے مریض پر خواب مقناطیسی غالب کریں اور چند ساعت اس حالت میں رکھیں اور اس کو مس کرتے رہیں تا کہ اثر مقناطیسی زائل نہ ہونے پائے اور اس قاعدہ کو ہر مقام پر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مریض کو خواب میں ہوش کر کے اس کے پاس سے نہ جائیں کیونکہ اس میں خطر عظیم ہے۔ اور حال صحت میں کم حرکت کرتے ہیں اور افعال دماغی مثل نوشت و خواند کو بہت حرکت دیتے ہیں اور جو امراض ان سے متعلق ہیں ان کی نشانی یہ ہے۔ کہ بدن کمزور اور بلا ہو جاتا ہے اور قوت دماغی کے نکل جانے کی نشانی یہ ہے۔ کہ انگلیاں سرد ہو جاتی ہیں اور قوت لامسہ باقی رہتی ہے۔ علاج اس کا یہ ہے۔ کہ اس کو شمال اور جنوب کی طرف لٹا دے کہ سر سے شروع کر کے پیروں تک پاس کرے اور کئی مرتبہ خواب مقناطیسی اس پر طاری کرے اور مریض کو موافق دستور الصبح کے خفیف ورزش دے۔

چودھواں باب

بدن سے خون زیادہ نکل جانے کے علاج میں

اگر چوٹ یا زخم یا فصد وغیرہ کسی سبب سے خون بدن میں سے زیادہ نکل گیا ہو یہاں تک کہ نبض ساقط ہو کر موت کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں اس کا علاج اس طرح کرنا چاہیئے کہ ایک رومال چہار تہہ کر کے مریض کے قلب پر رکھے اور آہستہ آہستہ اس کے اندر منہ سے پھونک مارتا رہے یہاں تک کہ وہ رومال منہ کے بخار سے گرم اور تر ہو جائے اس وقت دو تین منٹ صبر کر کے بطریق پاس واقع کے عمل کرے تا کہ اثر اس کا تمام بدن میں منتشر ہو جائے اس کے بعد مریض کو قدرے عرق مقوی نیم گرم سہتا ہوا پلائے مریض بحال ہو جائے گا اور اگر پھر ضعف مریض پر طاری ہو پھر یہی عمل کرے۔

اور اگر خون کی رفتار موقوف ہو کر مریض کو بخار اور نقاہت ہو گئی ہو تب اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کی کن پٹی پر ایک رومال چہار تہہ کر کے رکھے اور اس پر پھونک مارنی شروع کرے پھر سر انگشتاں سے پاس کرنا شروع کرے سر کا خون کم ہو جائے گا۔ اور مریض صحت پائے گا

شرح اس کی یہ ہے کہ مریض کے دل پر رومال رکھ کر پھونک مارنے میں یہ حکمت ہے کہ شرائین کا منبت یعنی مقام پیدائش قلب ہے اور جب خون کثرت کے ساتھ شرائین میں سے نکل گیا تو قلب سرد اور کا خون قریب بانجماد ہو جاتا ہے اور یہاں یہ خون منجمد ہوا اور مریض تمام ہوا اس واسطے جب معالج رومال قلب پر رکھ کر اس میں پھونک مارتا ہے۔ حرارت عزیزی معالج کے منہ سے نکل کر آہستہ

www.sabzulkitab.com

آہستہ بیمار کے قلب پر پہنچتی ہے اور منجمد خون کو گرم اور رقیق کر کے رگوں میں جاری کر دیتی ہے۔ اور مریض کی حرارت عزیزی کو قوت دے کر مرض کے دفع کرنے پر آمادہ کرتی ہے یہ بات ظاہر ہے کہ جب تک قلب سرد نہیں ہوتا ہے اور خون جریان سے باز نہیں رہتا ہے موت ظاہر نہیں ہوتی ہے کیونکہ قلب تمام بدن کو خون کی غذا پہنچاتا ہے اور جب قلب سرد ہو گیا۔ اور خون منجمد ہو کر جاری رہنے سے باز رہا بدن کو غذا نہیں پہنچتی ہے۔ اور موت کی علامات ظاہر ہوتی ہیں اسی سبب سے جب مردہ کا بدن چیرتے ہیں خون نہیں نکلتا ہے۔ اور رومال کے ڈالنے میں یہ خاص حکمت ہے۔ کہ حرارت نہایت آہستگی سے قلب کو پہنچتی ہے۔ جس کا قلب متحمل ہو جاتا ہے اگر تیزی سے حرارت پہنچے تو قلب اس کا تحمل نہ کر کے قوت سے باز رہے گا۔ کیونکہ قلب اس وقت نہایت ضعیف ہوتا ہے۔ اور عرق مقوی کے پلانے میں یہ فائدہ ہے کہ وہ خون سے مل کر اس کو رقیق کر کے جلد تر بدن میں پہنچا دیتا ہے۔

پندرہواں باب

صداع عصبانی کے علاج میں جو معدہ کے بخارات سے پیدا ہوتا ہے

اس مرض کا علاج یہ ہے کہ مریض کو ایک کرسی پر بٹھا کر خادم اس کی پشت کی طرف کھڑا ہو۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر اس طرح پر رکھے کہ جیسے انگشت مقناطیسی کو دور کر رہا ہے اسی طرح مریض کی گردن سے چار انگشت کے

فاصلہ پر تمام سر پر پاس کرے چھ سات منٹ عمل کرنے سے آرام ہو جائے گا۔

اور اگر یہ مرض تفرق اتصال اعصاب سے مثلاً گرنے یا چوٹ لگنے سے پیدا ہوا ہے اور ایک مرتبہ کے عمل سے فائدہ نہیں ہوا۔ تب دوبارہ اور سہ بارہ عمل کرنا چاہیئے اور اگر اس سے بھی فائدہ مرتب نہ ہو تب پاس کرنے کے بدلے دبانا شروع کرے اور مقام مرض پر پھونک مارتا جائے اور اگر اس سے بھی کچھ حاصل نہ ہو تب خواب مقناطیسی مریض پر غالب کر کے بطریق مذکور پاس کرے۔

شرح اس کی یہ ہے کہ مریض کے ہاتھوں کی حرکت سے مریض کی آنکھیں بھی حرکت کرتی ہیں اور آنکھوں کی حرکت سے ایک حرکت پیدا ہو کر دماغ تک فاصلہ کو طے کر کے غلیظ رطوبت ہو پگھلا کر آنسو یا پیشانی کے پسینہ کے ذریعہ سے بہا جاتی ہے اور مرض دور ہو جاتا ہے۔

ایسے مریض کے واسطے بہتر یہی ہے کہ خواب مقناطیسی یا خواب طبعی کی حالت میں پاس کر کے معالجہ کریں اور قدرے افیون کا استعمال بھی اس مرض میں مجرب ہے۔

سولھواں باب

مرض جنون کے علاج میں

اس کا علاج یہ ہے۔ کہ پہلے مریض پر خواب مقناطیسی غالب کریں کیونکہ اس کے واسطے اس سے بہتر علاج نہیں ہے پھر جب خواب اس پر طاری ہو جائے تو ہشیار نہ کریں۔ مگر کھانے پینے کے وقت ہشیار کر کے پھر سلا دیں اور اس عرصہ میں معالج مریض سے ایک لمحہ کے واسطے جدا نہ ہو۔ اور علم کا سلسلہ سر سے

http://www.freeamliyaatbooks.com/abdul2/shiali/odisha/

بھی معالج کا واقف ہونا ضرور ہے۔ تاکہ وہ اس بات کو معلوم کر سکے کہ کس قوت میں حرارت نے ترقی کر کے خون کو سودا محترقہ بنا دیا ہے۔ اور وہ سودا اس مرض کا باعث ہوا ہے۔ جب یہ معلوم ہو جائے تب اُس عضو پر اُنگلی رکھ کر اپنی قوتِ ارادی یعنی تبلی تصور سے اس عضو کو ضعیف کرے یعنی مرض کو اس سے زائل کرنا شروع کرے۔

شرح اس کی یہ ہے کہ امراض جنون اکثر غلبۂ سودا اور قوت متخیلہ کے فساد سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس واسطے معالج پر لازم ہے کہ غلبۂ سودا کے استفراغ میں کوشش کرے اور خواب کے ساتھ مریض کے خیالات کو متفرق نہ ہونے دے کر اس کی قوت متخیلہ کی اصلاح کرے۔

جو سودا خون سے محترق ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ قوت و صحت مریض میں ظاہر ہوتی ہے۔

اور جو سودا بلغم سے محترق ہوتا ہے اس میں مریض کے اندر سستی اور کاہلی اور بے ازاری پیدا ہوتی ہے۔

اور جو سودا صفرا سے محترق ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کی قوت سامعہ اور ذکاوت اور ذہانت تیز ہو جاتی ہے۔ سودا ان تمام اقسام کے معالجہ میں اُن سب اشیاء سے پرہیز کرانا ضروری ہے جو سودا کو پیدا کرتی ہیں۔ اور معالج کو بھی عطریات اور اغذیہ و اشربہ نافعہ کے استعمال سے احتراز لازم ہے۔

معتدل المزاج ہو کر مریض کے بالین پر حاضر ہونا چاہئے۔

(شکل اگلے صفحہ پر)

کاسۂ سر کی تصویر یہ ہے



سترہواں باب

دردِ شقیقہ کے علاج میں

اس کی علامت یہ ہے۔ کہ کنپٹیاں سُرخ ہو جاتی ہیں۔ اور علاج کا اس کے یہ طریق ہے۔ کہ مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرنے اور ہاتھ کو کافور اور افیون سے آلودہ کرے۔

مقام درد پر پاس کرے اور یہ بھی بہتر ہے کہ موضع درد پر قدرے افیون

jsuul.com/abdul_rehman/odisha

یا صبر زرد کا لیپ کریں اگر آرام ہو گیا ہو تو فبہا المرورنہ مس کر کے پاس شروع کرے۔ اور اسی طریق سے دردِ دنداں اور لثہ کا علاج کیا جاتا ہے۔

شرح اس کی یہ ہے۔ کہ درد شقیقہ یا بادی ہوتا ہے یا مادی اگر بادی ہے تو صرف پاس کرنے اور کافور کی خوشبو سونگھنے اور افیون کے لیپ کرنے سے آرام ہو جائے گا۔

اور اگر یہ درد قلت خواب سے پیدا ہوا ہے اور عدیم مریض کو نیند آتی ہے اس وقت خواب مقناطیسی اس پر طاری کرنی چاہیئے۔ اور تحلیل غذا کے وقت تک اس کو خواب میں رکھیں پھر ہشیار کر کے لطیف غذا مثل حریرہ وغیرہ کے اس کو پلائیں بہت جلد یہ مرض رفع ہو گا۔

اور اگر یہ مرض بادی ہے تب اکثر اوقات خشکی سے پیدا ہوتا ہے۔ لہذا مجوف غذا اس کو کھلائیں تاکہ خشکی رفع ہو اور پاس کرنے کے وقت سر سے لیکر دل تک مالش کریں اور غذا بقدر ضرورت کھلائیں کیونکہ زیادہ غذا کھلانے سے طبیعت گرانی پیدا ہوتی ہے۔ اِس عمل کی تصویر یہ ہے



اٹھارواں باب

دَردِ مفاصل کے علاج میں

اگر یہ مرض تھوڑے عرصہ سے کسی مقام مخصوص میں پیدا ہو گیا ہو تو اس مقام پر مسمریزم کریں یعنی اگر درد جسم نصف کے حصہ زیرین میں ہو تو پاسکو پیر کی انگلیوں پر ختم کرنا چاہیئے۔ اور اگر درد نصف حصہ اعلےٰ بدن میں ہو تو ہاتھ کی انگلیوں پر پاس ختم کرے۔ اور اگر پاس کرنے سے کوئی فائدہ ظاہر نہ ہو تو خواب مقناطیسی مریض پر طاری کر کے اس کے بعد پاس کرے۔

شرح اس کی یہ ہے۔ مصنف کہتے ہیں جب بیداری میں مریض پر پاس کرنے کا اثر مرتب نہ ہو تو خواب طاری کر کے پھر پاس کرے۔ اثر ظاہر ہو گا۔ مترجم عرض پرداز ہے کہ اس میں یہ حکمت ہے کہ بیداری میں جو اثر مرتب نہیں ہوتا۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ تمام اعضاء اور جوارح دو قسم کی حرکت رکھتے ہیں ایک حرکت طبعی جو بدن کے غذا حاصل کرنے اور اخلاط کے بدن میں گندنے اور شرائن کے ضربان سے پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسری حرکت بخود شخص مریض کی ہے۔ بوقت پاس کرنے کے جو پاس کے اثر کو عضو مخصوص تک نہیں پہنچنے دیتی۔ اس واسطے خواب مقناطیسی جب مریض پر طاری کر دیتے ہیں تو اس کے جسم کی حرکت مقطوع ہو کر پاس کا اثر اور عامل کے ہاتھ کی حرارت مریض کے عضو تک بآسانی پہنچ جاتی ہے۔ اور خواب کے عرصہ میں پورا اثر اس کا قائم ہو جاتا ہے۔

https://www.archive.org/details/@abdul23/niali/odisha

یہ بات ظاہر ہے۔ کہ جب مریض دوا پیتے کے وقت بھی حرکت کرتا ہے، تو وہ دوا جیسا کہ چاہیئے۔ اثر نہیں کرتی ہے۔



انیسواں باب

دَردِ کمر کے علاج میں

جب یہ مرض عارض ہو تو مریض پر خواب مقناطیسی غالب کر کے دماغ کو تقویت دیں، اس طرح کہ مریض کو کھڑا کر کے پاس سرے پاس کریں۔ اور دماغ کی طرف لاکر استخوان فقرۂ عصعص پر ختم کریں فوراً نفع ہوگا۔ اور اکثر لوگوں کو فقط پاس کرنے ہی سے نفع ہو جائے گا۔

شرح اس کی یہ ہے کہ پاس کرنے سے جو درد کر رفع ہوتا ہے اس میں

issuu.com/abdul23/niali/deshna

علت یہ ہے۔ کہ حرارتِ عزیزی مریض کی بہ سبب کمزوری کے ضعیف ہو کر رطوبت لزجہ پیدا ہو جاتی ہیں جس کا سبب یا تو مرطوب غذا کا کھانا اور یا حرکت نہ کرنا ہوتا ہے۔ پھر یہ رطوبات کمر کے مفاصل میں جمع ہو کر اس مرض کو پیدا کرتی ہیں۔ اور حرارت کے کم ہونے سے یہ رطوبت بذریعہ پیشاب یا پسینہ کے پگھل کر نہیں بہتی ہے۔

پس عامل کے ہاتھ کی حرکت سے حرارتِ عزیزی مریض کی قوت پاکر رطوبت کو دفع کر دیتی ہے۔ اور خواب مقناطیسی کا فائدہ یہ ہے۔ کہ مریض کے ساکن ہونے سے جلد اثر عضو مخصوص پر پہنچ جاتا ہے۔

بیسواں باب

مرضِ نقرس کے علاج میں

اس کا علاج بھی بطریق مذکور پاس سے کیا جاتا ہے۔ تاکہ مرض کو انتہا سے مریض پر منتقل کریں اور اگر پاس کرنے سے فائدہ نہ ہو تب خواب مقناطیسی جاری کر کے پاس کریں ضرور نفع ہوگا۔

شرح یہ علاج درد کمر کے علاج کے موافق ہے مگر اس میں ایسی اشیاء سے بھی پرہیز کرنا لازم ہے جو اس مرض کی باعث ہوں جیسے نفخ کرنے والی چیزیں ہیں۔

(شکل اگلے صفحہ پر)

تصویر عمل کی یہ ہے



اکیسواں باب

کمر کی سُستی یا استخوانِ عصعص کے علاج میں

اس کا علاج یہ ہے کہ گردن سے استخوانِ عصعص تک کچھ مس کرے اور کبھی فقط پاس کرے اور جس عضو میں درد ہو اس کو بھی قوت پہنچائے۔ کیونکہ اس سے استخوان نشستگاہ کو بھی قوت پہنچتی ہے اور مس کرنے سے یہ مُراد ہے کہ مریض کے بدن سے کپڑے اُتار کر پاس کرنا۔

شرح اس کی یہ ہے۔ کہ یہ مرض برودت سے پیدا ہوتا ہے کمر کے اندر متجمع ہو جاتی ہے اس واسطے عامل کو لازم ہے۔ کہ کمر کو اپنی حرارت سے اس قدر گرمی پہنچائے کہ مریض کو پسینہ آجائے پھر اسی پسینہ کی حالت میں

https://www.facebook.com/groups/abdulhaqzahidi/ pdfbooksfree.pk

سیاہ مرچ انڈے کی زردی میں آمیختہ کر کے کمر پر باندھے اور چالیس روز تک صبح کے وقت ایک دانہ زردۂ بیضہ مرغ کا نوش کرے اور شام کو بکری کے گُردے روٹی کے ساتھ کھائے۔

تصویر اس کی یہ ہے



بائیسواں باب

فالج اور لقوہ کے علاج میں

جبکہ نصف بدن مفلوج ہو تو اس طریق سے علاج کرے۔ کہ جانب مخالف سے پاس کرتا ہوا مفلوج کے بازو تک آئے اور پھر پیر کی انگلیوں

نک پہنچا دے اور اسی طاقت سے مجذور لوگوں کا علاج ہوتا ہے۔

اور اگر مریض اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر اس کے سہارے سے پیر دراز کر کے کھڑا ہو سکتا ہے۔ تب علاج کا یہ طریق ہے کہ جس جگہ سے بیماری شروع ہوتی ہے۔ وہاں سے آخر تک مس کر کے جلد جلد پاس کرے تاوقتیکہ خشکی ظاہر نہ ہو۔ اور اگر مریض سے بالکل حس باطل ہو گیا ہے۔ تب عامل مریض کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے پاس کرے۔

شرح۔ مصنف کا یہ عقیدہ ہے کہ پاس کرنے کے علاوہ عضو بیمار کا مالش اور مس کرنا بھی جملہ واجبات سے ہے۔ کیونکہ مالش دینے سے حرارت جو رطوبات بادیہ کی جذب کرنے والی ہے۔ ظاہر ہو کر مسامات کو کھولتی اور رطوبات کو پسینہ بنا کر بہا دیتی ہے۔ کیونکہ پاس مالش سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ رطوبات کو رقیق کر دیتی ہے اور مسامات کو کھولتی ہے۔ مگر محض پاس ہی کرنے سے یہ اثر ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ رطوبات غلیظہ مسامات کو جو پسینہ اور بدن کی رطوبت نکلنے کی جگہ ہیں بند کر دیتی ہیں۔ اس مریض کے واسطے غذا کی بھی بہت احتیاط لازم ہے۔ یعنی سرد اور مرطوب چیزوں سے بالکل پرہیز کرنا چاہیے۔ جہاں تک ہو گرم اشیاء کا استعمال کرے۔

تیئسواں باب

بلسن کے ضعف اور نقاہت کے علاج میں

یہ مرض تمام بدن میں ہو یا کسی عضو مخصوص میں ہو علاج اس کا اسی طریق سے کیا جاتا ہے۔ جو فالج میں مذکور ہوا۔ یعنی جو عضو سست ہو اسے اس پر پاس کریں۔

شرح علاج تو اس مرض کا فالج ہی کے طریق سے ہے مگر اس مریض میں سرد چیزوں اور ٹھنڈا پانی پینے سے پرہیز کریں۔

چوبیسواں باب

امراض سینہ کے علاج میں

ان امراض کے حق میں مسمریزم ایسا مفید ہے کہ طبیب اس کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔

اگر سینہ اور دل پر پاس کرنے سے تکلیف معلوم ہو تو درد کے مقام پر بطریق پاس دافع کے پاس کریں۔

شرح سینہ کے امراض اکثر قصبہ ریہ میں رطوبت کے منجمد ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور کبھی کھانسی بھی اس کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی یہ مرض جگر اور قلب کی حرارت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور قلب کی طپش

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari/odisha

اس کے ساتھ ہوتی ہے۔

پس اگر یہ مرض قصبہ ریہ میں رطوبت کے منجمد ہونے سے ہے تو سینہ پر پاس دافع اور مُسَکِّن کرنا لازم ہے تاکہ حرارت ظاہر ہو کر رطوبت کو جذب کر دے اور گرم اشیاء کا استعمال کرے یہاں تک کہ اغلاظ بارد وہ سینہ سے بذریعہ کھانسی کے دفع ہو جائیں پھر اس کے بعد ایک سہل لے کر مادّہ کو بالکل دفع کر دے۔

اور اگر یہ مرض جگر کے ورم سے ہے تو جگر کو مالش دے کر پاس دافع کرے تاکہ حرارت سے ورم تحلیل ہو جائے جس کی نشانی یہ ہے کہ پیشاب اور پاخانہ پیپ آلود آوے گا۔ اور اگر یہ مرض قلب جگر کی حرارت سے ہے پاس دافع کرے۔ اور ٹھنڈی اور لطیف دوا و غذا کا استعمال کرے۔

پچیسواں باب

ورم شش کے علاج میں

علاج اس کا یہ ہے۔ کہ مریض پر جواب مقناطیسی کر کے متعلقہ مرض بصیرتی کرے اور خصوصاً اگر کچ کرے تو بہت مناسب ہے۔ اگر عامل اپنے دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر مریض کے مرکزِ صدر پر لائے اور بطور مدور مریض کے پہلو پر پاس کرے بہت نفع ہوگا اور ایک چوتھائی ساعت کے بعد اپنے انگلیوں کے سر سے مقام مرض پر نشان

کرے اور اس طرح ہاتھوں کو حرکت دے کہ گویا اس کے اثر کو اپنے سینہ پر کشش کر رہا ہے پھر اپنے ہاتھوں کو آہستہ سے اس کے سینہ پر تکان دے۔

چھبیسواں باب

ضیق النفس کے علاج میں

اس کا علاج بھی بطریق مذکور ہے۔ مگر اس قدر احتیاط ضرور ہے کہ اس مریض کے واسطے تمام روز عمل کرنا چاہیئے ورنہ ہر روز دو بار عمل کرے اور مرض دُور ہونے کے بعد حفظِ صحت کے واسطے چند روز بوقت معہود اُسی طور سے عمل کرے تا امرض بالکل دفع ہو جائے۔

شرح۔ مقصود یہ ہے کہ پاس مختلف سے جو رطوبت قصبہ ریہ میں جمع ہو گئی ہے اور قریب بانجماد ہو کر اُس نے مریض کے حلق کو تنگ کر دیا ہے اسی سبب سے مریض کو سانس لینے میں دشواری اور تنگی معلوم ہوتی ہے۔

پس یہ رطوبت پاس کی حرارت سے پگھل کر کھانسی کے ساتھ حلق سے یا پیشاب کے ساتھ نکل جاتی ہے۔

ستائیسواں باب

سِل اور دِق کے علاج میں

یہ مرض اکثر جوانوں کو عارض ہوتا ہے اور احتمال رکھتا ہے کہ اس کا

https://www.facebook.com/groups/abdul123/

علاج نہ ہو سکے مگر جو طریقہ امراض ریہ میں مذکور ہوا ہے اُسی کو استعمال کرے اور اس قدر زیادہ کرے کہ مریض کو اپنے مقابل بٹھا کر ایک ہاتھ اس کا اپنے ہاتھ میں لے اور دوسرے ہاتھ سے مسمریزم کرے۔

شرح۔ ان دونوں مرضوں کا علاج بہت مشکل ہے مگر سل کا مرض تو علاج کا احتمال رکھتا ہے۔ وہ بھی ایک مدت مدید میں اغذیہ و اشربہ کے استعمال کے ساتھ اور پاس اس قدر کرے کہ حرارت یقینی طور پر پیدا ہو جائے۔

اور لازم ہے کہ مریض کو عمدہ غذائیں کھلائیں اور اچھی اچھی باتیں سنا کر اس کی طبیعت اور خیالات کو تمام امور سے آسودہ کر کے دفع مرض کی طرف مشغول کریں۔

اٹھائیسواں باب

جگر کے علاج میں

جب جگر کے کام میں سستی ظاہر ہو یعنی جگر کی جو حرارت غذا کو طبخ ثانی دیتی ہے۔ اور ماسار یقا کی رگوں میں اس کو جاری کرتی ہے۔ اس حرارت میں جب ضعف پیدا ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ مریض پر خواب مقناطیسی طاری کر کے اس کے معدہ پر پاس طویل کرے۔

شرح۔ جگر کے فعل کا باطل ہونا جو غذا کے طبخ ثانی سے مراد ہے اُس کا سبب برودت یا رطوبت ہوتی ہے۔ اور علامت اس کی یہ ہے کہ بدن میں

سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے کیونکہ جگر اپنی حرارت کی قلت کی وجہ سے غذا کو رقیق کر کے رگوں کے ذریعہ سے بدن میں نہیں پہنچاتا ہے اس واسطے لازم ہے۔ کہ جگر کو حرارت پہنچائیں اور عامل کو لازم ہے۔ کہ مقام مرض پر اپنی حرارت کو مریض کی حرارت کے ساتھ منتقل کرے اس طرح کہ مریض کے قلب سے پاس کو شروع کر کے مریض کے جگر پر پہنچائے یہاں تک کہ عامل کی حرارت عزیزی کے مناسب معمول کے قلب کی حرارت جوش میں آ کر مریض کے جگر میں سرایت کرے۔

مگر اس عمل کے ایک ہی مرتبہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ اس واسطے مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عمل کریں۔ کیونکہ یکبارگی پورا عمل کرنے سے حرارت بڑھ کر خفقان پیدا کرتی ہے۔ ہر روز چار پانچ منٹ تک پاس کرنا چاہیئے اور مریض سے دریافت کرتا رہے۔ کہ تیرا کیا حال ہے اگر پہلے کی بہ نسبت حالت اچھی نہ ہائے۔ تب تو نہار دوبارہ پاس کرے اور اگر ضعف کی زیادتی کی شکایت کرے تب سمجھ لے کہ حرارت مریض کے جسم میں بڑھ گئی ہے ایک دو روز تھم جائے بعد ازاں پاس کرے بشرطیکہ مریض حرکت نہ کرتا ہو ورنہ خواب مقناطیسی طاری کر کے پاس کرے اور ہر روز مریض کا چہرہ دیکھتا رہے اور جو غذا یا دوا مریض کو پلائے لازم ہے کہ وہ دوسرے درجہ میں گرم تر ہو۔

انتیسواں باب

امراضِ قلب کے علاج میں

اس کا علاج یہ ہے کہ خواب مریض کے جسم پر طاری کر کے آہستہ آہستہ پاس کریں اور اگر قلب پر بھی ہاتھ کو ٹکا دیں۔ تو مفید ہے اور پاس کرنے کے وقت مریض کے انگوٹھے کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیں اور جس وقت قلب کی طپش کا احساس کریں فوراً عمل کو ترک دیں۔

شرح۔ امراض قلبیہ اگر حرارت سے ہوں تو پاس کو قلب سے شروع کر کے مُنہ تک تمام کریں تا کہ قلب کی حرارت عامل کے ہاتھ کی حرارت کی مناسبت سے اوپر کی طرف متوجہ ہو کر نکل جائے۔

اور اگر یہ مرض معدہ کی برُودت سے ہے تب پاس کو مُنہ سے شروع کر کے دل پر منتہی کرے اور پاس کرنے کے بعد ایک رومال گرم کے ساتھ قلب کو آہستہ سے مالش دے۔ جب چند منٹ یہ عمل کرے گا پاس کرنے اور رومال گرم کی حرارت سے مریض کی حرارت ترقی پا کر مرض کو بالکل دُور کر دے گی۔

اور اگر قلب میں ضعف ہو گیا ہو۔ تو عمل سے پہلے قدرے مارالذہب میں قند ملا کر دس تولہ کے انداز سے مریض کو پلائیں اور بین الغذا عمل کیا کریں۔ یعنی شام کے کھانا کھانے اور صبح کے کھانا کھانے سے گھنٹہ پہلے عمل کریں۔

اس ترکیب سے بہت جلد مرض رفع ہو گا۔ اور مریض کے لوگوں کو لازم ہے کہ اُس کے پاس بلند آواز کرنے اور ریکایک داخل ہونے سے

باز رہیں اور مریض کو سخت و سنگین چیزوں کے اٹھانے اور گرم پانی کے زیادہ استعمال کرنے اور راستہ زیادہ چلنے سے منع کریں۔

تیسواں باب

امراضِ معدہ اور سُوءِ ہضمی کے علاج میں

اس کا علاج یہ ہے کہ خواب مقناطیسی مریض پر طاری کر کے معدہ پر اس طویل کریں۔ اور مسمریزم کیا ہوا پانی مریض کو گھونٹ گھونٹ پلائیں۔ اور اگر بذریعہ علم کاسۂ سر کے علاج کریں۔ تو اس کا یہ طریق ہے۔ کہ پہلے خواب مقناطیسی طاری کر کے اس عضو کو جو کنپٹی کے اُوپر واقع ہے ہاتھ سے مس کر کے پوری توجہ کے ساتھ قوت دے۔

مریض کو فوراً بھوک اور پیاس شدت سے معلوم ہو گی اس وقت سریع الہضم غذا اس کو کھلائیں اور دُوسرے روز بھی یہی عمل کریں مگر عضو مذکور کو قوت دینے کے وقت یہ احتیاط رکھے کہ بھوک اس قدر شدت کی نہ پیدا ہو کہ جس کے سبب سے مریض کے جو کچھ ہاتھ آئے وہ کھا لے۔ عامل اگر چاہے کہ مریض کی بھوک کا اندازہ کرے۔ تو اس کا طریق یہ ہے کہ عامل عضو نمو شخواری پر جو مریض کی کنپٹی پر واقع ہے اور کاسۂ سر کے نقشہ میں دکھلایا گیا ہے۔ اپنی اُنگلی رکھ کر آہستہ سے زور دے اور مریض کی اشتہا کا تصور کرے فوراً مریض کو اشتہا معلوم ہو گی۔ اور اگر بہت آہستہ اُنگلی رکھے گا۔

issuu.com/adilfamily/adisha

مریض کو اور بھی کم اشتہا معلوم ہوگی اور اگر انگلی کو ایک طرف کرے گا۔ مریض کی ہچکی بند ہو جائے گی۔ اگر انگلی کو بہت زور دے گا۔ مریض کے معدہ میں غذا متعفن ہو کر مریض کو کھٹی ڈکاریں آنے لگیں گی۔ اور مریض کو ہیضہ ہو جائے گا۔ اس کے واسطے لازم ہے۔ کہ پشت کے نیچے کی ہڈیوں سے لے کر جو ٹھنڈی سے شروع ہوتی ہیں۔ سینہ کے متابل ہڈیوں تک پاس کرے۔

شرح جاننا چاہیئے کہ سوء ہضمی اور امراض معدہ اکثر میٹھی اور غلیظ غذاؤں کے کھانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ طبیعت سست ہو کر معدہ کو اس کے کام بار سے باز رکھتی ہے۔ مثلاً ایک دیگ میں کھانا پک رہا اور جوش آگیا ہو پھر اس میں کچا دیگ کا جوش موقوف کر کے سارے کھانے کو خراب کر دے گا۔ اس واسطے لازم ہے کہ مریض کو بہت ہی ہلکی اور لطیف غذا کھلائیں تاکہ معدہ اس کو ہضم کر سکے اس ترکیب سے جلد علاج ہو جائے گا۔

شارح کہا یہ بھی عقیدہ ہے کہ معدہ پر ایک وستمال پشم کا قدرے گلاب اور صندل سائیدہ کے ساتھ آلودہ کر کے مالش دیں اور یا قوفل کے ساتھ مالش دیویں جلد فائدہ ہوگا۔ اور یہ تیل پاس مذکور سے بھی زیادہ نافع ہے۔

اکتیسواں باب

گردہ اور مثانہ کے علاج میں

یہ علاج اس طریقہ سے ہے کہ پاس کے ذریعہ سے اثر مقناطیسی عضو ریض پر پہنچائیں۔ بعد ازاں اس مریض پر پاس کریں اور اکثر امراض اشتہاء

یں سمریزم کیا ہوا پانی مریض کو پلانا بہت نافع ہے۔ کیونکہ یہ پانی معدہ کو قوت دیتا اور خون کو صاف کر کے مسمریزم پر جسم کو مستعد بناتا ہے۔ اور ان امراض میں اگر مریض کو مسہل دینا چاہیں۔ تو عامل اپنا ایک ہاتھ مریض کی ناف پر رکھے۔ اور دوسرا ہاتھ اس کے مقابل پشت پر رکھے اور اگر مریض سے استفراغ کرانا چاہیں تو ایک ہاتھ مریض کے سینہ پر اور دوسرا اس کے مقابل پشت پر رکھیں۔

شرح۔ اگر سنگ گردہ یا مثانہ ہو جہاں تک ہو سکے طبیعت کو تلیین دیں اور ایسا نہ کریں کہ پیشاب بند ہو جائے اور سنگ گردہ میں پاس کرنے کے علاوہ گردہ کو مالش بھی دیں اور ایسے لیپ بھی لگائیں جو سنگ گردہ کو تحلیل کرتے ہیں۔ اور گرم اور لطیف غذا مریض کو استعمال کرائیں اور زیادہ حرکت نہ کرنے دیں۔

اور اگر سنگ مثانہ کا مرض ہے تو یہ مرض اگرچہ نہایت عسر العلاج ہے۔ مگر ابتدا میں جلدی علاج ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس وقت تک مثانہ کی غلیظ رطوبتیں مجتمع ہو کر پتھر نہیں بنتی ہیں۔ اور اگر یہ مرض مدید ہو گیا ہے تو اس میں جان جانے کا خوف ہے اور علاج اس کا یہ ہے۔ کہ گرم دواؤں کا مثانہ کے مقام پر لیپ کریں اور مریض کو حرکت سے باز رکھیں اور معتدل الحرارت والبرودت و الرطوبت غذا اس کے کھانے کو دیں اور اسی قسم کی دوائیں استعمال کرائیں۔

پس یہ لطیف غذا اور دوا سنگ مثانہ کو گلا کر پیشاب کی راہ سے بہا دے گی اس واسطے ہر روز مریض کے پیشاب کو تار دہ میں لے کر ملاحظہ کرتا چاہیئے جب یہ پتھری بالکل رفع ہو جائے گی مریض اپنے

CC-0. Panini Kanya Maha Vidyalaya Collection. https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دَرد کی تخفیف سے خود اس کو معلوم کرے گا۔ اَور اس وقت علاج کو تھوڑا تھوڑا کر کے موقوف کریں۔ اَور مریض کو لازم ہے کہ ترش چیزوں سے پرہیز کرے ؛

بتیسواں باب

امراضِ چشم کے علاج میں

اگر کسی شخص کی بینائی ضعیف ہو گئی ہو مقناطیسی عمل اس واسطے بہت مفید ہے اَور اگر نزولِ آب ہو تو آہستہ آہستہ مالش بھی کرے اس طرح کہ تکلیف نہ ہو اَور آنکھ ورم نہ کر آئے اَور پاس کرنے سے پہلے عامل اپنی اُنگلی مسمریزم شدہ پانی میں تر کر کے ایک انچ کے فاصلہ پر مریض کی آنکھ سے رکھے اور مریض کی نگاہ میں نگاہ ڈال کر خوب غور سے دیکھتا رہے۔ اَور چونکہ آلات بصر دماغ سے متعلق ہیں اس واسطے پشت سر سے گردن تک پاس اَور مَس کرے۔

شرح۔ اگر اس مرض کا مریض بڑھاپے کی حد کو پہنچ گیا ہے تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ مرض حرارتِ عزیزی کی تلب سے پیدا ہوا ہے فصد وغیرہ خون نکالنے والی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے اور لطیف غذاؤں کا استعمال کرے اَور دماغ کے مقابل مغز سے لے کر گردن تک مَس کرے اَور گردن کے دونوں پٹھوں کو جو پشت کی طرف ہیں نرمی کے ساتھ تین چار منٹ تک مالش دے اَور تیز نگاہ سے مریض کی آنکھوں کو گھورتا رہے تاکہ

عامل کی حرارتِ عزیزی اس کی آنکھ سے نکل کر معمول کی آنکھ میں سرایت کرے اور آنسو کے ساتھ مرض رفع ہو جائے۔ اور اگر جوان آدمی کو یہ مرض ہُوا ہے۔ تب جاننا چاہیئے۔ کہ زیادتی حرارت اَور غلبہ خون سے ہے مریض کو لازم ہے کہ آب خس اور سرکہ کا مغز سے گردن تک لیپ کرے اور عرق شاہترہ و کاسنی پیاس کے وقت سکنجبین کے ساتھ پیوے۔ اور عناب۔ بنفشہ۔ تخم خماض۔ شکر کا ایک ہفتہ استعمال کرے۔ اَور مامیران پیتی کو اس عورت کے دُودھ میں جس نے لڑکی جنی ہو۔ گھسکر آنکھ کے چاروں طرف لیپ کرے بہت جلد فائدہ ہو گا۔

اَور اگر نزولِ آب کا مقدمہ ہے اس کا علاج نہ کرنا چاہیئے یہاں تک کہ وہ پختہ ہو جائے۔ پھر عملِ جراحی سے پانی کو خارج کرا کر آنکھ کو بنوائے۔

آنکھ پر عمل کرنے کے تصویر یہ ہے



issuu.com/aadil13/hallidigitalpublishers

تیرہنیتسواں باب

کان کے علاج میں

جب کسی مرض کے سبب سے کان میں بہرا پن ہوگیا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے پورے طور سے مسمریزم کریں بعد ازاں مریض کے دونوں کانوں پر خوب اچھی طرح سے پاس کریں اور عامل اپنی دونوں انگشہائے شہادت کو مریض کے کانوں کے مقابل کر کے باقی انگلیوں کو بند کر لے۔ اور اپنے ہاتھوں پر آہستہ آہستہ پھونک مارے یہاں تک کہ اثر مقناطیسی مریض کے بدن میں سرایت کر جائے اگر ایک مجلس میں بیس مرتبہ اس طور سے کرے گا تو بہت مفید ہوگا۔

شرح۔ شارح کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ اگر ثقل سامعہ کسی بیماری کے سبب سے پیدا ہو گیا ہے تو بہتر ہے کہ پشت گردن سے دونوں شانوں کے درمیان تک بیس شگیاں دن بھر میں دو بار کھنچوائے تاکہ جن دریا خون سے یہ مرض پیدا ہوا ہے وہ رفع ہو جائیں اور کان کے مقابل ہاتھ پر پھونک مارنے سے یہ فائدہ ہے کہ حرارت ذاتی عامل منہ سے نکل کر دریا خون کو جذب کر لے اور مرض کو دفع کرے

(شکل اگلے صفحہ پر)

تصویر اس عمل کی یہ ہے



چونتیسواں باب

کلالتِ نطق کے علاج میں

اگر کسی مرض کے سبب سے زبان میں لکنت یا گویائی میں فرق ہو گیا ہو تو علاج یہ ہے کہ خواب مقناطیسی مریض پر طاری کر کے عضو نطق یعنی زبان کو تیز کریں اور عامل معمول کے پاس بیٹھ کر ایسی باتیں کرے جس سے مجبور ہو کر معمول کو جواب دینا پڑے اور جب وہ جواب دے تو عامل کہے میں تیری بات نہیں سمجھتا پھر مریض جبراً قہراً بات کرے گا اور گویائی اس کی درست ہو جائے گی۔

شرح۔ حکمت اس میں یہ ہے کہ جب مریض کسی شخص کی ناملائم بات

https://www.facebook.com/groups/freeurdubooks/odisha

سنے گا۔ اور اس کا جواب نہ دے سکے گا۔ اس کا دل بہت گھٹے گا۔ اور جو کچھ اس سے بولا جائے گا وہ بولے گا۔ اس واسطے عامل کو لازم ہے کہ اس طریق سے مریض کی زبان کھلوائے اور اگر کوئی ایسا شخص اس وقت آئے جس کو مریض نہ جانتا ہو۔ اور وہ مریض کو سخت و سست کہے اور مریض اس کے جواب دینے کی کوشش کرے تو بہت بہتر ہے اور جب اس جوش و خروش میں اس کی پیشانی پر پسینہ آجائے۔ تو عمل کو موقوف کر دیں۔ اور اس مریض کو دیر تک سولانا لازم ہے۔

تصویر اس عمل کی یہ ہے



https://issuu.com/abdul23/niali/odisha

پینتیسواں باب

تپ اور لرزہ کے علاج میں بذریعہ آئینہ حیرتکے

پودہ تولہ بہت جوش لاکر اس کو آگ میں گلائے جب خوب یا ہم مل جائے ایک۔ لوح چار انچ لمبی اور تین انچ چکلی تیار کرے اور اس قدر جلا اس کو دے کہ صورت دکھائی دینے لگے پھر اس لوح کو ایک کرسی پر آنکھ کے مقابل سے ذرا بلند رکھے پھر اگر چاہے کہ مریض کے مرض کو دور کرے تپ و لرزہ کے آنے سے ایک ساعت پہلے مریض کو قبلین کے مقابل دو زانو بٹھائے اور ہاتھوں کو کھول کر دونوں زانوؤں پر رکھے اور مریض سے کہہ دے کہ غور کے ساتھ اس لوح پر نظر جمائے اور کسی طرف نہ دیکھے یہ عمل تپ و لرزہ کے آنے تک کرنا چاہیئے۔ پہلے روز اس عمل سے کچھ تخفیف معلوم ہوگی۔ تیسرے روز بالکل تپ جاتی رہے گی۔ ہر روز عمل کے بعد اس لوح کو راکھ سے خوب صاف کرنا چاہیئے تاکہ جلا اس کی قائم رہے۔

دن کو یہ عمل صبح اور عصر کے وقت کرنا چاہیئے۔ اور رات کو غروب آفتاب کے بعد جبکہ ہوا خوب تاریک ہو جائے۔ مریض اس عمل میں حضور قلب سے کام لے اور اپنے خیالات کو منتشر نہ کرے عمل کے وقت مریض کو گرمی زیادہ محسوس ہوگی اس واسطے اس کو لازم ہے کہ عمل سے پہلے اپنے بدن کو پانی سے تر کرے۔

اس فن کے اُستادوں کی یہ رائے ہے کہ جس قدر عامل خوبصورت ہوگا عمل میں زیادہ تاثیر ہوگی۔

شرح ۔ تپ دلرزہ کے تمام امراض رطوبت رویہ ۔ رقیقہ متعفنہ کے باعث سے ہوتے ہیں مگر قلب کا بخار جو ایک دن بیچ میں چھوڑ کر آتا ہے صفرا کے اختلاط سے ہوتا ہے اور چوتھیا بخار میں سودا کی آمیزش ہوتی ہے ان سب کے واسطے یہ آئینہ کا عمل بہت بہتر ہے اور مریض کو اس آئینہ کے مقابل بٹھانے میں حکمت یہ ہے ۔ کہ اس کے تمام حواس ایک طرف جمع ہو جاتے ہیں ۔ اور اس میں غور کے ساتھ دیکھنے سے ظاہری اور باطنی حرارت مریض کی طرف رجوع کرتی ہے اور سردی لگنے سے پہلے مریض کو گرمی معلوم ہوتی ہے ۔ اور عامل کو لازم ہے کہ عمل کے وقت مریض کے پس پشت بیٹھے تاکہ عامل کی حرارت زیادہ زور دے کر مریض کو پسینہ لے آئے ۔ اور عامل کے خوبصورت ہونے میں یہ حکمت ہے کہ اچھی چیز کی طرف دل کو طبعی اور فطرتی میلان ہوتا ہے اور خصوصاً حسن انسانی ہی مفرح قلب ہے ۔



https://archive.org/details/@abdul23/nialiyodisha

اور اس کے ملاحظہ سے قلب کی حرارت ہیجان میں آتی ہے جب یہ عین صورت آئینہ میں دکھائی دیتی ہے خود بخود قلب کی حرارت جوش میں آکر باطن سے ظاہر کی طرف رجوع کرتی ہے اور مریض محسوساً گرم ہو جاتا ہے اس واسطے عامل جس قدر خوبصورت ہوگا عمل اس کا زیادہ مؤثر ہوگا ۔

چھتیسواں باب

تزکیۂ نفس اور صفائے باطن کے بیان میں

اس عمل کے واسطے یہ شرط ہے ۔ کہ اس کے شروع کرنے سے دو ہفتہ پہلے ترک حیوانات کامل طور سے بجا لائے ۔ اور جس قدر چیزیں معدہ کی غلیظ اور بدبودار کرنے والی ہیں سب سے پرہیز کرکے لطیف اور سریع الہضم غذا کھائے ۔ لہذا ازاں ایک حجرہ میں تنہا سونا اختیار کرے اس طرح کہ سر شمال کی جانب و ۔ اور پیر جنوب کی طرف ہوں جب تین ساعت رات گذرے ایک چراغ روشن کرے اور حجرہ کی جنوبی دیوار پر قرص مقناطیسی لٹکا دے اور اپنے بستر پر لیٹ کر حضور قلب کے ساتھ قرص کو دیکھتا رہے ۔ یہاں تک کہ نیند آجائے ۔ ایک ہفتہ یہ عمل کرے اثر پیدا ہوگا اور جو لوگ کہ اہل عقل و ہوش ہیں ۔ ان پر دوسرے یا تیسرے روز ہی جو مطلب ہوتا ہے ۔ وہ منکشف ہو جاتا ہے اور جو لوگ کم عقل اور کند ذہن ہوتے ہیں ۔ ان پر ایک ہفتہ میں رفتہ رفتہ اثر ہوتا ہے ۔ مگر اہل عقل چند روز کی مشق کرنے سے دور دور کی

چیزیں دیکھ لیتے ہیں۔ اور سوسو کوس کے مطالب اُن پر منکشف ہو جاتے ہیں اور گذشتہ و آئندہ کی خبریں بیان کرتے ہیں۔

ترکِ حیوانات میں یہ حکمت ہے کہ شہوات نفسانیہ کم ہو جاتی ہیں اور نیند بھی کم آتی ہے اور اس قرص کے دیکھنے سے خیالات متفرقہ مجتمع ہو جاتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ عاملِ فہم مطالب کے لائق بن جاتا ہے کیونکہ جب نفس نے ماسوائے اللہ کو ترک کیا اور خیالات واہیات اس سے منقطع ہو گئے ناچار طبیعت حیہ قیمی پر لازم ہوگا کہ صُوَرِ شارحہ کو ان کی اصلی حالت کے ساتھ قلب پر خطور کرے۔ اور خیال کے مجتمع ہونے سے بھی بہت سے مطالب ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جو رطوبات فاضلہ کہ کثرتِ نوم کی باعث ہوتی ہیں اور قلب کے خراب بخارات اُن سے پیدا ہو کر دماغ میں متفض خیالات پیدا کرتی ہیں۔

ان سب کو طبیعت حیوانی اپنی غذا بنا کر خرچ کر لیتی ہے۔ اور قلب انسانی صاف ہو کر صیقل ہو جاتا ہے۔ اور اشیاء خارجہ دل کے اندر سہولت کے ساتھ منعکس ہو جاتی ہیں۔ مصنف کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُنہوں نے محض نقل کے طور پر اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اس کی تحقیق اُن کو حاصل نہ تھی۔ مگر شارح بفضلہ تعالےٰ پورے طور سے اس پر واقفیت اور تجربہ رکھتا ہے۔ اور شارح کا یہ عقیدہ ہے کہ ترکِ حیوانات سے ترکِ خصلتہائے حیوانات مُراد ہے۔ ورنہ ترکِ حیوانات سے اگر ان کا گوشت یا دُودھ دہی وغیرہ کا ترک کرنا مُراد لیں گے۔ تو یہ خدا اور رسول کے حکم کے خلاف ہوگا اور بزرگانِ دین جو ترکِ حیوانات کا حکم فرماتے ہیں اس سے ان کی یہی مُراد ہے۔ کہ صفات حیوانی کو انسان ترک کر کے

متصف بصفات اللہ اور متخلق یا باخلاق اللہ ہو جائے تا تجلی حق اس کے آئینہ دل پر تو افگن ہو۔ اور شیطان قلب سے باہر نکل جائے اور فرشتہ اس کے اندر داخل ہو۔

پس جب حیوانی صفات وجود سے خارج ہوئیں اور قلب غیر خدا سے خالی ہوا تجلیات الٰہی کا محل بن جائے گا۔ چنانچہ کلام قدسی میں وارد ہے۔ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللہ یعنی علمِ غیب کو بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا پس جب تجلیاتِ الٰہی مومن کے دل پر روشنی ڈالتی ہیں پوشیدہ باتوں سے وہ خبر دیتا ہے۔

بزرگوں نے تو سچ فرمایا ہے مگر عوام الناس بیچارے اُس کا مطلب نہیں سمجھے۔ جو شخص ترکِ حیوانات کرتا ہے اور حیوانی صفات کو اس نے ترک نہیں کیا ہے۔ اس کا عمل کیا خاک ہوگا۔ اس واسطے ترکِ حیوانات کے معنی صفات حیوانات کا ترک کرنا ہے اور جو چیزیں خدا اور رسول نے حلال کی ہیں۔ اُن کو کوئی حرام نہیں کر سکتا۔ اور نہ خدا اور رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو کوئی حلال کر سکتا ہے۔

حَلَالُ مُحَمَّدٍ حَلَالٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَحَرَامُہٗ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ جن چیزوں کو خدا اور رسول نے حلال کیا اور فرمایا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا پس کھانا پینا کسی چیز کا جو حلال ہے حرام نہیں ہو سکتا۔ مگر ہاں حد سے زیادہ کھانا اور اسراف کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ زیادہ کھانے پینے سے طبیعت پر کاہلی پیدا ہو کر خدا سے باز رکھتی ہے۔

اور اگر بزرگوں نے کسی شخص کو ترکِ حیوانات کا حکم بھی کیا ہوگا۔ تو

اس کے حالات کے مناسب خیال کر کے حکم دیا گیا ہو۔ جیسے کہ طبیب مریض کو مضر چیزوں سے پرہیز بتاتا ہے۔ ورنہ بزرگانِ دین خدا اور رسول کے حکم کے خلاف کیسے حکم دے سکتے ہیں۔

تصفیۂ قلب بطریق دیگر

بلور کا ایک شفاف پیالہ لے کر اس کے اندر بقدر ایک بتائی کے سیاہ روغن جو فنِ عکاسی میں استعمال کیا جاتا ہے لگائے۔ اور خشک ہونے کے بعد نصف شب کے وقت غسل کر کے تنہا حجرہ کے اندر ایک اونچا بچھا کر اس کے اوپر بیٹھے۔ اور پیالہ میں جس مقام تک سیاہی لگائی ہے۔ پانی بھر دے۔ اس کے بعد ایک چراغ روشن کر کے کاغذ کی قرص بنا کر اس کے اوپر ڈھکے۔ اور ایک سوراخ فانوس میں ایسا رکھے جس سے اندر سے روشنی پیالہ میں پڑتی رہے۔ پھر تصورِ قلب کے ساتھ اس پیالہ پر نظر جمائے۔ تھوڑے عرصہ میں پیالہ کی سیاہی سفیدی سے مبدل ہو گی اور ابر کے ٹکڑے اس کے اندر مشاہدہ ہوں گے۔ اسی طرح مشق کرنے سے تھوڑے روز کے بعد طرح طرح کے عجائبات کا مشاہدہ ہو گا۔

شرح۔ اس آخر کے فقرہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ بعض اوقات خیالات کو ایک طرف متوجہ کرنے سے عجائبات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ شارح نے اس عمل کا نام بجسم خیالات رکھتا ہے۔ اور بعض لوگ جو اس عمل کے عامل ہوتے ہیں تسخیر جنات کا دعوے کرتے ہیں۔

(شکل اگلے صفحہ پر)

تصویر پیالہ و چراغ کی یہ ہے



نوع دیگر بجسم خیالات

قبل از طلوع آفتاب خلوت کے مکان میں بیٹھے۔ اور ایک دانہ قسم [illegible] خلوت سے سامنے رکھ کر اس پر نظر جمائے اور پلک نہ جھپکنے دے اگرچہ [illegible] میں آنسو نکلیں گے اور کچھ تکلیف آنکھ کو معلوم ہو گی۔ اس کی کچھ پرواہ [illegible] کرے۔ چند روز کے مشق کرنے سے دانہ نظر کی خیرگی سے سفید ہو کر [illegible] ہو گا۔ تب اور بڑا دانہ لے کر اس پر بھی عمل کرنا چاہیئے جب وہ [illegible] معدوم ہو تب کاغذ پر ایک سیاہی کا مدور نشان کر کے دیوار پر [illegible] اور اس کو بھی نظر سے غائب کرے۔ بعد اذاں صبح کے وقت قرص [illegible] پر نظر جمائے اس عمل سے قلب کے اندر ایک حرارت محسوس ہو گی [illegible] خیال نہ کرے۔ کیونکہ مضر نہیں ہے۔ پھر چاند پر بھی اسی طرح نظر جمائے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب اُس سے آسودہ ہو خلوت میں دو زانو بیٹھ کر جو آرا دہ رکھتا ہو اس
خیال کرے مطلب منکشف ہوگا۔ اس عمل کے فوائد بہت ہیں از انجملہ اس
عمل کا عامل ہر ایک مرض کا علاج کر سکتا ہے ایک گلاس میں پانی بھر کر اگر
مرض برودت سے ہے۔ تو آفتاب کا خیال اس پر جما کر مریض کو پلائے اگر
اگر مرض حرارت سے ہے تب ماہتاب کا خیال جما کر پلائے بہت جلد صحت
ہوگی اور اگر پوری ریاضت کر چکا ہے تو جس خیال سے یعنی حرارت یا
برودت کے پانی میں پھونک مار کر پلائے گا۔ وہی اثر ظاہر ہوگا۔ اور
دوسرا فائدہ اس عمل کا یہ ہے کہ اگر عامل کو کسی اندھیری جگہ جانا ہو تو
دو چار منٹ چراغ پر نگاہ جما کر اندھیرے میں جائے چراغ کی روشنی اس
اپنے ساتھ معلوم ہوگی۔

اس عامل کو لازم ہے کہ نیک بختی اختیار کرے۔ اور ترک حیوانات
مقدم سمجھے۔

شرح۔ اس آخر کے فقرہ کی توضیح اُوپر بیان ہو چکی ہے اور جب
عامل دانہ وغیرہ کی ریاضت کر چکے گا تو قرص خورشید پر اس کی نظر جمے
گی بلکہ خورشید کی حرارت اور چشم کی حرکت فوق العادت سے
نظری ظاہر ہوگا اور چونکہ تمام حرارت بدنی بالتبع حرارت آفتاب کے متصل
ہو کر آنکھ میں پہنچتی ہے۔ آنکھ کی تیزی اس درجہ ہو جائے گی کہ جو دور
چیزیں پہلے نظر نہ آتی تھیں اب نظر آنے لگیں گی اور جب حرارت کی حرارت
عروج کر کے رطوبت بدنی کو بیخ کر کے ختم کر دے گی اس وقت بطور
کے بہت سے مطالب معلوم ہوں گے۔

نوع دیگر

ہر روز یک تازہ پھول لے کر خلوت کے مکان میں بیٹھے اور اُس پھول پر
ب نظر جما کر یہ خیال کرے کہ میں اس پھول کو خشک کرتا ہوں۔ ہر روز صبح و شام و
ساعت تک یہ عمل کرنا چاہیئے تھوڑے دنوں میں وہ پھول خشک ہونے لگے گا۔
ں وقت جانے کہ اب پہلا مرحلہ طے ہوا پھر اس خشک شدہ پھول پر اس
ال سے نظر جمائے کہ اب میں اس کو تر و تازہ کرتا ہوں جب اس کی قوت
دی سے یہ کام بھی ہو جائے اس وقت یہ جانے کہ اب عمل میں کامیاب ہو
اور چھ ماہ کے بعد اس عمل کے فوائد معلوم ہوں گے اور یہ عمل اسرار سے ہے۔

سیتیسواں باب

احضار ارواح کے بیان میں

جب کسی روح کا حاضر کرنا منظور ہونا لازم ہے کہ اہل تصوت کے طور
ے حلقہ بنا کر بیٹھیں جس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ایک خلوت کے مکان میں گول میز
ا کر اس کے گرد اہل حلقہ کے واسطے کرسیاں بچھائیں اور اہل حلقہ کم سے کم
شخص اور زیادہ سے زیادہ دس آدمی ہونے چاہئیں اور سب ایک دوسرے
متصل بیٹھیں اور سب پرہیزگار اور متقی ہوں۔ کیونکہ ناستی شخص کے پاس
نے سے روحیں پرہیز کرتی ہیں جب یہ حلقہ کے لوگ کرسیوں پر بیٹھ جائیں
اپنے دونوں ہاتھ اس میز پر رکھیں اس طرح کہ ہر شخص کا دایاں ہاتھ دوسرے

https://www.facebook.com/groups/abdullahbinalisalafi

شخص کے بائیں ہاتھ سے متصل ہو اور سب لوگ حضورِ قلب کے ساتھ ایک
شخص کی رُوح کو طلب کریں، دس پندرہ روز یہ مشق کرنے سے اہلِ حلقہ میں سے
ایک شخص اپنی حالتِ طبعی سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور روحانی حالت اس پر طاری
ہوتی ہے۔ جب یہ حالت کسی شخص پر ظاہر ہو۔ تو اہلِ حلقہ کو لازم ہے۔ کہ اپنی
جگہ تبدیل کر کے بیٹھیں۔ اور نئے سرے سے عمل شروع کریں۔ اس وقت
کبھی نہ کسی پر حالت مذکور پیدا ہو گی۔ چاہیئے کہ اس کو حلقہ میں اس طرح بٹھائیں
کہ پشت اُس کی شمال کی طرف اور مُنہ اس کا جنوب کی طرف ہو۔ اور سب اہلِ حلقہ
ایک شخص کو سردار بنا کر خود اس کے مطیع محکم ہو جائیں۔ اور یہ سردار اس شخص
کے مقابل بیٹھے جو اپنی طبعی حالت سے خارج ہو گیا ہے پھر خیال کرے کہ اس مکان
میں کوئی آواز حرکت وغیرہ کی پیدا ہوئی ہے یا میز کے پایہ نے حرکت کی ہے
اگر ایسا ہو تو جان لے کہ رُوح آ گئی سردار سوال کرے کہ کیا کوئی صاحب
تشریف لائے ہیں اس کے جواب میں اگر میز کا پایہ ایک بار حرکت کرے تو اس کو
حرف الف قرار دے اور اگر دو بار حرکت کرے حرف ب قرار دے اور
تین بار حرکت کرے تو حرف ت قرار دے اسی طرح آخر حروف تک حساب
کرے اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آواز نہیں آتی بلکہ اہلِ حلقہ میں سے ایک
شخص کے ہاتھ کی اُنگلی حرکت کرتی ہے اس وقت لازم ہے کہ فوراً اس کے
ہاتھ میں دے کر کاغذ پنسل رکھ دیں پھر جو سوال اس سے کریں گے اس کا جواب
کاغذ پر لکھ دے گا اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہی شخص جس پر حالت
ہوئی ہے۔ مہمل باتیں بکنے لگتا ہے اس وقت جان لینا چاہیئے کہ ابھی رُوح آئی
اس وقت جو سوال اس سے کریں گے وہ جواب دے گا۔ اور بعض لوگوں کے
سامنے رُوح آ جاتی ہے اور بعض اوقات دیوار پر اُن کو روشنی معلوم ہو کر

میں عبارت لکھی ہوئی نظر آتی ہے جس کو وہ بخوبی پڑھ سکتا ہے۔
اگر یہ معمول اس بات کی مشق کرے گا۔ تو رُوحیں مجسم ہو کر اس کے سامنے
آنے لگیں گی اور اس کے ساتھ صحبت رکھیں گی۔ اور اس روشنی میں تمام مکان
کی چیزیں ذی رُوح اور غیر ذی رُوح سب اس کو نظر آئیں گی۔ اور اس روشنی
سوا معمول کو کوئی دوسرا نہ دیکھے گا جس شخص پر خواب مقناطیسی طاری کرتے
ہیں وہ بھی اس قسم کی روشنی دیکھتا ہے۔
یہ بات تجربہ ہو چکی ہے۔ اگر اہلِ حلقہ کسی خاص شخص کی رُوح کا تصور نہ
کریں گے۔ تب بھی ان کے دوست کی رُوح حاضر ہو گی۔ جیسے کہ مقناطیس لوہے
کو جذب کرتا ہے اسی طرح ارواح رُوح کو جذب کرتی ہیں۔
رُوحوں سے مہمل سوال نہ کرنے چاہئیں بلکہ ایسے سوال کرے جو مطالب روحانی
سے متعلق ہوں۔
جب کسی گنہگار کی رُوح آتی ہے تو رونے لگتی ہے اس وقت اس کے واسطے
خداوند تعالےٰ سے دُعا مغفرت کرنی چاہیئے۔ اور اس رُوح کو تسلی دے۔ اور
بعض روحیں حاضر ہو کر اپنا نام نہیں بتاتی ہیں۔ بلکہ اشارہ سے کہتی ہیں۔ چنانچہ
مصنف کہتا ہے کہ ایک دفعہ ہم پھر شخص حلقہ کے اندر تھے۔ ہم نے دُعا و مناجات
اور ذکر کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ معمول بیہوش ہو گیا۔ پھر میں نے ایک
شخص کو دیکھا کہ میرے سامنے آن کھڑا ہوا۔ اور ایک سال پہلے یہ شخص مر چکا
تھا۔ میں نے اہلِ حلقہ سے کہا کہ دیکھو فلاں شخص کھڑا ہے۔ میرے یہ کہتے ہی
وہ شخص نظر سے غائب ہو گیا۔ اور معمول کے جسم میں ایسا لرزہ ہوا کہ میز پر
سر کو کر بالکل بے حس ہو گیا۔ میں نے اور دو اور شخصوں نے مل کر اس کو
پلنگ پر لٹا دیا اور پاس کرنے شروع کیے یہاں تک کہ اس کو تسکین ہوئی پھر وہ

https://www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

رونے لگا میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اس نے جواب دیا کہ میں اپنا نام ظاہر نہیں کر سکتا ہوں اور میرے اوپر سخت عذاب اور تکلیف ہے۔ اس سبب سے میں روتا ہوں۔

میں نے اس رُوح سے چند سوال کیے پہلا سوال یہ تھا۔ کہ دُنیا میں تُو نے کیا گناہ کیا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں خدا کی نافرمانی کرتا تھا اور اب ایک تنگ و تاریک مقام میں قید ہوں اور ہر روز تازہ عذاب مجھ پر کیے جاتے ہیں ہم لوگوں نے اس کے حق میں دُعا و مناجات کی اس وقت معمول نے اپنے ہاتھ پیر کو تیز کر کے کہا کہ اب مجھ کو قدرے آرام معلوم ہوتا ہے اور چند معمول کا سرد ہو گیا۔ اور پسینہ اس کو بہت آیا تب ہم نے رُوح سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ۔ اور معمول پر پاس منقلب کیے فوراً وہ ہوش میں آ گیا۔

تشریح یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے درست ہے مگر اس فن کے اُستادوں اور شارح کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ عامل پہلے ایک شخص معین کو اپنا معمول بنا دے بعد ازاں اس کی میلانِ طبع کے موافق عمل شروع کرے۔ اور

توجہ رُوحانیات

کا یہ طریق ہے کہ عامل غسل اور وضو کر کے ایک مکان خالی میں حضورِ قلب کے ساتھ چند رکعت نماز حاجت ادا کرے اور چند روز پہلے سے غذا کم اور سر بر المقم کھانی شروع کرے جس کا فضلہ کم ہو پھر رو بقبلہ ہو کر ذکرِ آلہی میں دل سے مشغول ہو زبان سے کوئی حرف نہ نکالے اور اس قدر یہ ذکر کرے۔ کہ حالتِ بیہوشی اس پر طاری ہو۔ اسی وقت روحانیات سے اس کا تعلق ہو گا۔ اور ان کے توسط سے کل مطالب منکشف ہوں گے مگر یہ شرط ہے کہ جس شخص کی روح سے ملنا ہے

خاص اسی کی طرف دل کو رجوع رکھے۔ اور کسی طرف خیال نہ بٹنے جائے۔ اور اس طرح سے کمال ادب کے ساتھ بیٹھے کہ جیسے کسی بزرگ کے سامنے گردن جھکا کر خشوع و خضوع کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اور التماس اور التجا کرتے ہیں۔ ایک ہفتہ اس طرح سے کرنا چاہیئے۔ جب پہلی رات میں غشی طاری ہو دُوسری شب زیادہ ذکر کرے۔ اسی طرح سے ایک ہفتہ سے دُوسرے ہفتہ تک مطلب حاصل ہو گا۔ تہجد کی نماز پڑھ کر رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور یہ دُعا پڑھے [1] یَا اِلٰہِیْ وَ مَوْلَایَ وَ سَیِّدِیْ وَ مَوْلَایَ وَ مَالِکِیْ وَ رَجَائِیْ اِنِّیْ حَاضِرٌ لَدَیْکَ وَ مُتَوَسِّلٌ اِلٰی نَابِ فَیْضِکَ وَ مُتَذَکِّرًا بِاٰذْکَارِکَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ رُوْحَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ بِحَقِّکَ وَ بِحَقِّ اَوْلِیَائِکَ وَ اَصْفِیَائِکَ لَا تَطْرُدْنِیْ مِنْ بَابِکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ ؕ

اس ذکر کو بطریق مذکور حلق سے ادا کرے زبان سے ایک حرف نہ نکالے یہاں تک کہ غشی کی حالت اس پر طاری ہو۔ اور رُوح مطلوب پیشِ نظر آئے۔ اور جواب و سوال کرے اور اکثر اوقات یہ رُوح خواب میں بھی نظر آتی ہے ؛

[1] اے میرے معبود اے میرے رب اے میرے آقا اور اے میرے مولا اور میرے مالک اور میری اُمید کے برلانے والے میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور تیرے دروازہ فیضان کی طرف وسیلہ پکڑنے والا ہوں۔ اور تیرے اذکار کا ذکر کرتا ہوں اور تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو فلاں ابن فلاں کی رُوح اس جگہ میرے پاس بھیج دے۔ اور اپنے اسما اور اپنے اصفیا کے طفیل سے مجھ کو اپنے دروازے سے محروم نہ پھیر یو اے اللہ اے اللہ اے اللہ۔ ۱۲

اڑتیسواں باب

عامل کی صفات میں

اوّل : عامل کو لازم ہے کہ عمل کے وقت دلیر اور صابر اور تندرست ہو۔

دویم : مناسب ہے کہ عورت پر عورت ہی عمل کرے اگرچہ مرد بھی کر سکتا ہے مگر بہتر یہی ہے۔ کہ عورت پر عورت ہی عمل کرے اور اگر شوہر بیوی پر عمل کرے تو مناسب ہے۔ ایسے بہن بیٹی اور خالہ پھوپھی پر بھی عمل بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ قرابت کو اس عمل میں بہت دخل ہے۔

سویم : عامل کو لازم ہے کہ قیافہ[1] وغیرہ علوم سے بھی باخبر ہو۔

چہارم : عامل ہمیشہ پاک اور ستھرا رہے اور سریع الہضم اور صالح الکیموس غذا کھائے اور مسکرات اور گرم ادویہ کے استعمال سے پرہیز کرے اور اگر ترک حیوانات کرے تو بہت بہتر ہے کیونکہ حیوانی اور گرم اشیاء کے استعمال سے قوت مقناطیسی کو نقصان پہنچتا ہے۔

پنجم : جس مکان میں عمل کیا جائے۔ وہ اغیار سے خالی اور نظیف و مصفا ہو۔ اور خوشبو کی چیزیں بھی وہاں موجود ہوں اور عمل کے واسطے دن کو صبح کا وقت اور رات کو تین ساعت رات گذرنے کے بعد وقت مقرر کرے۔

[1] علم قیافہ۔ عیافہ۔ ریافہ۔ ان تینوں نادر علوم میں کمپنی ہذا کی بحروف ایک عمدہ غریب باتصویر کتاب شائع ہونے کو ہے۔

انتالیسواں باب

چند نصیحتوں کے بیان میں جو عامل کو ملحوظ رکھنی چاہئیں

۱۔ مسمریزم ایک ایسا شریف اور نفیس علم ہے جس کی خوبی مشق کرنے سے عامل کو معلوم ہوتی ہے جو شخص عقل و ہوش رکھتا ہے وہ پندرہ روز میں اس کو حاصل کر سکتا ہے اور جس طریقہ سے کہ اس رسالہ میں بیان کیا گیا ہے حاصل کرنا چاہیئے۔ اگرچہ ابتدا میں کچھ وقت معلوم ہوتی ہے مگر مشق کرنے سے ایک مجلس میں معمول کو بے ہوش کر سکتا ہے۔

۲۔ عامل کو چاہیئے کہ معمول پر نرمی سے ہاتھ پھیرنے اور دوسرے شخص کو معمول کے تئیں ہاتھ نہ لگانے دے ورنہ مریض کے دماغ کی قوت مقناطیسی کم ہو کر اس کے بدن میں تشنج پیدا کرے گی۔ اور مریض سخت تکلیف میں مبتلا ہوگا۔

۳۔ عامل کسی مریض کا مجمع خلائق میں علاج نہ کرے۔

۴۔ عامل معمول سے بیہودہ سوالات نہ کرے جن کا جواب دینا وہ پسند نہ کرتا ہو۔ مگر جب کسی بیمار کی قوت گویائی کو ترقی دینی ہو تب جس طریق سے کہ مذکور ہوا ہے۔ اس سے گفتگو کرائے۔

۵۔ عامل کو مناسب ہے۔ کہ معمول پر غذا کھانے کے بعد عمل نہ کرے بلکہ ایسے وقت عمل کرے جب غذا تحلیل ہو گئی ہو۔

کیونکہ مقناطیسی عمل اعضا پر اثر کرتا ہے اور درصورت کہ معدہ پر ہے حرارت ملمس جس کا استحال دفع مرض کا موجب ہے معمول کی حرارتِ غریزی کو مدد دے کر غذا کو جلد ہضم کر دیتی ہے۔ اور معمول مرض جوع میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

۶۔ عامل کو لازم ہے کہ عملی کے وقت مشقت کے کاموں اور زور کرنے سے باز رہے۔

۷۔ عامل چاہے کیسا ہی زبردست کیوں نہ ہو مگر ایک روز میں تین مرتبہ سے زیادہ عمل نہ کرے اور اگر عامل کو اپنی قوت میں کمزوری معلوم ہو تو یہ علاج کرے۔ کہ صبح کے وقت آفتاب کے سامنے آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو۔ اور تین روز تک پاؤ گھنٹے قریب یہی عمل کیا کرے۔ ضعف اس کا جاتا رہے گا۔ اور مقناطیسی قوت اپنی حالت پر آ جائے گی۔ سبب اس کا یہ ہے کہ آفتاب مُربّی اور مقوی تمام اشیاء کا ہے۔ عامل کی حرارت جو اثر بارودہ کے استحال یا خارج سے کم ہو گئی ہے آفتاب کی حرارت کے سبب سے مجتمع ہو جائے گی۔ اور تھوڑی تھوڑی ہو کر قوی ہو گی

۸۔ جب عامل اپنے یا معمول کے بدن میں گرمی یا سردی محسوس کرے تو لازم ہے کہ اسی وقت عمل کو ترک کر دے۔ کیونکہ جس عامل کے بدن میں برودت ہو گی۔ تو معمول کے بدن کو ہاتھ لگانے سے اس کے بدن میں قشعریرہ پیدا ہو گا۔ اور بدن اس کا حرارت ضعیف ہو جائے گا۔ اور ایسے ہی اگر حرارت فوق العادت یعنی حرارتِ خارجہ عامل کے بدن میں ہو تو مریض کو ہاتھ لگانے سے اس کی حرارت

بھی حرارت بڑھ جائے گی اور کوئی مرض نیا کھڑا ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ حرارت عارضی ہے۔ غریزی نہیں ہے۔ جو مریض کو مفید ہو۔ اور معمول کے وجود کی حرارت یا برودت سے نہیں معلوم مصنف کی کیا مُراد ہے۔ جس کے سبب سے اس نے عمل ترک کرنے کو کہا ہے۔

۹۔ عامل کو چاہیئے۔ کہ امراض متعدیہ کا علاج نہ کرے اور اگر علاج کے واسطے مجبوری ہو۔ تو لازم ہے کہ مریض کو ہاتھ نہ لگائے محض اپنی قوتِ ارادی سے مرض کو دفع کرے۔ کیونکہ ہاتھ لگانے سے مرض عامل کے اندر سرایت کر جائے گا۔ پھر جب معالج ہی بیمار رہو گیا تو مریض کا علاج کس طرح سے کر سکے گا۔

امراض متعدیہ کے علاج کرنے میں لازم ہے کہ مریض کا تمام اسباب جُدا کر کے ایک ایسے شخص کو مریض کا خدمت گار بنائے۔ جو اس مرض سے صحت پا چکا ہو۔ یہاں تک کہ مریض بالکل صحت پا جائے۔

اِن امراض کی تفصیل کُتب طب میں مذکور ہے۔

۱۰۔ عامل کو چاہیئے۔ کہ معمول کو عمل تصفیۂ قلب اور تحقیقات پر مجبور نہ کرے۔ کیونکہ اس میں اس کے دماغ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اسی لیے کہ اعمال تصفیۂ قلب تمام تخلیات اور اذکار اور گوشہ نشینی کی طرف راجع ہیں۔ اور اس معمول کا عمل حرارت مختلط باسوداویت کی طرف راجع ہے اسی واسطے یہ خوف ہے۔ کہ خشکی دماغ میں پیدا ہو کر جنون یا سرسام نہ ہو جائے۔

۱۱۔ عامل کو لازم ہے کہ جو حرکات یا باتیں معمول سے حالت خواب مقناطیسی میں سرزد ہوئی ہوں۔ حالت ہشیاری میں اس کے سامنے بیان نہ

کرے اِس لیئے کہ جب پھر وہ خواب مقناطیسی میں مبتلا کیا جائے گا۔ تو ان باتوں کو پیشِ نظر رکھے گا۔ اور یہ اس کے دماغ کی پریشانی اور حواس کے اختلال کا باعث ہوگا۔

اور نیز امور تصفیۂ قلب بمیت حواس سے ہوتے ہیں۔ اور جب حالت خواب کی باتیں اسی سے بیان کی گئیں تو ضرور اس کے خیالات میں ان باتوں سے زیادتی پیدا ہوگی اور وہ اپنے کام سے جاتا رہے گا۔ بلکہ بعض امراض عصبانی مثل رعشہ ولقوہ کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

۱۲- عامل کو لازم ہے کہ معمول کے سامنے اس کے مشاہدات اور کمال کی تعریف و توصیف نہ کرے کیونکہ اس کے سبب سے اس کے دماغ میں غرور و تکبر پیدا ہوگا۔ اور مکر و فریب میں وہ مبتلا ہو جائے گا۔ اس عمل کی بنا صدق اور راستی اور خلوص نیت اور انقطاع از غیراللہ پر ہے جس قدر انسان متقی اور متصف باوصاف حمیدہ ہوگا۔ اسی قدر اس علم کے فیوض و برکات سے مستفید ہوگا۔ اور جب اس میں غرور و تکبر پیدا ہوگا۔ یہ غرور اس کو جناب حضرت حق سے دور کر کے خیالات فاسدہ میں مبتلا کر دے گا۔ اور اس کے شوق کی آتش سرد ہو کر جس قدر عمل میں مشغول ہوگا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔

۱۳- جب عامل یہ چاہے کہ اس کا معمول تحقیق مطالب میں مشغول ہو۔ تو اس کو لازم ہے۔ کہ حالت خواب میں اپنے معمول کے خیالات کو کسی دوسری طرف مشغول نہ کرے۔ اور نہ مضمون کو بدلے کیونکہ جب ایک ہی کام کی طرف اس کے خیالات مشغول ہوں گے۔ تو امید

ہے کہ وہ اس کام کی پوری طرح سے تحقیق کرے گا۔ اور اگر اس کے خیالات کو چند کاموں کی طرف متفرق کر دیا تب ناچار عاجز ہو کر وہ ایک کی بھی اُن میں سے تحقیق نہ کر سکے گا۔

۱۴- عامل کو چاہیئے کہ اس بات کو اپنے پیشِ نظر رکھے۔ کہ مسمریزم کے عمل سے صرف مقصد یہ ہے۔ کہ جو لوگ مصیبت زدہ یا کسی مرض میں مبتلا ہیں اِس قاعدہ کے موافق اُن کے امراض سلب کر کے اُن کو صحت بخشی جائے۔ نہ یہ کہ اس عمل کو کھیل یا تماشا قرار دے۔ اور فرائض افعال و اعمال کا اس کے باعث سے ارتکاب کیا جائے۔ جس شخص کا قلب ضعیف ہو گیا ہے اور استعمال دوا کی طاقت نہیں رکھتا ہے۔ اور تمام قوائے بدن اس کے علیل ہو گئے ہیں۔ اور طبیعت اس کی مرض کے دفع کرنے سے عاجز ہے اور بدن اس کا بالکل بے طاقت ہو گیا ہے۔ ایسے مریض کو اس طریقہ کے معالجہ یعنی قوتِ جاذبہ کے عمل سے پورا فائدہ اور صحت کلی حاصل ہو سکتی ہے۔

۱۵- عامل کو لازم ہے کہ معمول سے ایسی عجیب غریب باتوں کا سوال نہ کرے۔ جن کے جواب میں وہ مہمل کلمات استعمال کرے کیونکہ اگرچہ عامل کی قوت ارادی زیادہ ہو مگر پھر بھی وہ معمول کو مجبور نہ کرے کہ حالتِ روحانیت میں وہ مہمل جواب دے۔ اِس لیے کہ ایسی باتوں کے جواب سے عاجز ہو کر وہ طریقہ عمل سے خارج ہو جاتا ہے۔

۱۶- عامل کو لازم ہے۔ کہ جب تک اپنے معمول پر تصفیہ قلب کی حالت میں پورا اطمینان نہ ہو۔ مریض کے واسطے اس کے تجویز کردہ

نسخوں اور دواؤں کا استعمال نہ کرے کیونکہ معمول کے ذہن اور حافظہ میں خلل پڑنے اور غلط کر دینے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اور جب اس کو پورا تصفیۂ قلب حاصل ہے۔ اور عامل کو بھی اس پر پورا بھروسہ ہے۔ اس وقت کچھ خوف نہیں ہے مگر جب یہ حالت نہیں ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ معمول کے بتائے ہوئے نسخوں اور دواؤں سے پرہیز کیا جائے۔

انتالیسواں باب

چند نصیحتوں کے بیان میں جن کا لحاظ رکھنا معمول کے واسطے ضروری ہے

۱۔ مبتدی معمول کے واسطے ضرور ہے۔ کہ جہاں تک اس سے ہو سکے ہی شخص کو اپنا عامل رکھے۔ اور اسی سے عمل لیا کرے کیونکہ جب معمول ایک عامل سے عمل کراتا ہے۔ تو وہ عامل اس کے مزاج اور رویّہ سے واقف ہو کر اس کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے اور جلد سے عمل کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ بخلاف اس کے کہ آج معمول نے ایک عامل سے عمل کرایا۔ اور کل دوسرے اور پرسوں تیسرے سے پس اس طرح سے کوئی عامل اس کے مزاج سے واقف نہیں ہوتا۔ اور عمل ہمیشہ ناتمام رہتا ہے۔

۲۔ معمول کو چاہیئے۔ کہ جس شخص کو اپنا دوست نہ سمجھتا ہو ہرگز اس سے

عمل نہ کرائے۔ بلکہ ایسے شخص سے عمل کرانا چاہیے جس سے دلی محبت رکھتا ہو۔ کیونکہ جب عامل معمول کا غم خوار اور معمول عامل کی محبت میں سرشار ہوگا۔ تو عامل کبھی نہ چاہے گا کہ معمول کسی مشقت میں مبتلا ہو بلکہ ہمیشہ کوشش کرے گا۔ کہ اس کا معمول نیک نامی کے اسباب حاصل کرے۔

۳۔ معمول کو لازم ہے۔ کہ جب عامل پریشانی یا اختلال حواس کی حالت میں ہو اس سے عمل نہ حاصل کرے۔ کیونکہ اسی وقت عمل اثر نہ کرے گا۔ سبب اس کا یہ ہے۔ کہ جب حواس میں اختلال اور طبیعت میں پریشانی ہوتی ہے اس وقت عمل میں بھی خلل ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور عمل مؤثر نہیں ہوتا۔ بلکہ اس وقت عمل کرنے سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس واسطے اس بات کی احتیاط ضروری ہے۔ کہ جب عامل کے حواس ظاہری و باطنی مجتمع ہوں اس وقت اس سے عمل حاصل کرے۔

۴۔ معمول مریض جب اپنے مریض سے صحت پانے کے واسطے عمل کرائے تو لازم ہے۔ کہ ایسے شخص سے عمل کرائے جس پر پورا اعتقاد اور اعتماد رکھتا ہو۔ اور اس کو اپنا دوست جانتا ہو۔ اس کی تفصیل شرط دوئم میں مذکور ہو چکی ہے۔

۵۔ معمول جب کسی بیمار شخص سے اپنے اوپر عمل کرائے گا۔ گمان غالب یہی ہے۔ کہ وہ مرض اس کے اندر سرایت کرے گا۔ اور یہ بیمار ہو جائے گا۔ اور عامل کو بھی اس سے اذیت پہنچے گی۔ دلیل اس کی یہ ہے۔ کہ جب عامل ایک مرض میں مبتلا ہے۔ اور معمول دوسرے مرض میں گرفتار ہے۔ پھر اس حالت میں دونوں عمل کریں گے۔ تو

issuu.com/abdul2/mail/elisha

ہر ایک اِن میں سے دُوسرے کے مرض میں گرفتار ہوگا۔ اور مریض ایک اَور مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔ پھر اس کی طبیعت جو مرض سابق کے دفع کرنے میں مشغول تھی اِس نئے مرض کے لاحق ہونے سے بہت پریشان ہو گی۔ اور انجام کو یہ شخص کسی سخت آفت میں مبتلا ہوگا۔ اس واسطے لازم ہے کہ عامل معتدل مزاج ہو اَور یہ بات ظاہر ہے کہ جب عامل خود مریض ہوگا۔ تو دُوسرے کے مرض کو کیا دفع کر سکے گا ؎

ذات نایافتہ از صحت بخش کے تواند کہ دہد صحت بخش

اَور نیز عامل مریض اپنے مرض کے سبب سے معمول کے مرض کی تشخیص کر سکے گا۔ ناچار اس کے علاج میں خطا کرے گا۔

۶۔ معمول کو لازم ہے کہ کسی شخص کو اپنا عامل بنانے سے پہلے اس کی عادات اَور خصائل کو خوب معلوم کرے۔ کیونکہ عامل اپنے ذاتی اثر کو معمول کے اندر پہنچا کر اس کی طبیعت کو مبدل کر دیتا ہے۔

چالیسواں باب

ان لوگوں کی پہچان میں جو عامل سے عمل قبول کرنے کی استعداد رکھتے ہیں

اگرچہ ہر ایک فرد بشر پر قوتِ جاذبہ کا اثر پہنچایا جا سکتا ہے۔ مگر بعض عوارض مختلفہ کے سبب سے ہر شخص پر یکساں اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ ہر شخص میں اس مطلب کے حاصل کرنے کی استعداد نہیں ہے جب کوئی اس راز سے واقف ہونا چاہیے۔ اُس کو دو امر کا ملاحظہ کرنا ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ اُن لوگوں پہچانے جو عمل کے اثر کو قبول کر سکتے ہیں۔ دُوسرے اُن لوگوں کو جانے جو اس علم کا اعلےٰ درجہ حاصل کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی شخص عمل کا اثر قبول کرنے کی لیاقت ہی نہیں رکھتا ہے۔ اس پر اثر ڈالنا ایسا ہے۔ جیسے سرد لوہے کو کوٹنا۔

پس ان لوگوں کے معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے۔ جو قوتِ جاذبہ کا اثر قبول کرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔ کہ عامل چند نفر کو ایک جگہ بٹھائے اَور ان سے کہے کہ اپنے ہاتھوں کو اس طرح بلند کریں۔ کہ ہتھیلیاں اُوپر ہو جائیں۔ اور خود عامل اُن کے سامنے آ کر اُن کی پیشانی سے لے کر پیروں تک چند مرتبہ پاس کرے اس ترکیب سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ کس شخص پر قوتِ جاذبہ نے جلد اثر کیا ہے۔ اَور علامت اس کی یہ ہے۔ کہ عامل کے پاس کرنے سے ہر شخص اپنے بدن میں حرارت یا برودت کا اثر محسوس کرے یعنی کسی کے بدن میں سردی سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور کسی کے بدن میں گرمی سے کھجلی ہونے لگے گی۔ اور کسی کے سر میں درد ہونے لگے گا۔

پس جس شخص میں اِن علامات میں سے کوئی علامت ظاہر ہو۔ جان لینا چاہیئے۔ کہ یہ شخص عمل کے اثر کو جلد قبول کرے گا۔

اَور دُوسری علامت یہ بھی ہے۔ کہ جو معمول نازک اندام اور ملیح و حسین ہوگا اس پر عمل جلد اثر کرے گا۔ اور جو لوگ مریض اور کمزور و ضعیف ہوں گے۔ اُن پر بھی جلد اثر ہوگا

https://www.facebook.com/groups/abdul23/naik/odisha1

اور نیز یہ بھی شرط ضروری ہے۔ کہ معمول بہ نسبت عامل کے کم سن اور کمزور ہو۔ اور طبیعت اس کی عامل کی طبیعت کے مخالف ہو۔

معمول کی شناخت کے واسطے اور طریقہ بھی ہے جس پر مصنف کا عقیدہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جس شخص کو آزمانا چاہے اس سے کہے کہ سیدھا بیٹھ جائے۔ اور آنکھیں کھول کر پلک نہ جھپکائے۔ پھر عامل اس کے سامنے آئے۔ اور اپنے ہاتھ کی سب انگلیاں ملا کر اس کی پیشانی کے قریب لے جائے۔ مگر اُس کے جسم سے نہ لگائے پھر اپنے ہاتھ کو پیچھے کی طرف کھینچے اور دل میں یہ تصور کرے۔ کہ میں اس شخص کو اپنی طرف کشش کرتا ہوں۔

پس اگر یہ شخص عمل کا اثر قبول کرنے کی لیاقت رکھتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہو جائے گی۔ کہ اس وقت اگر کوئی اس کو نہ تھامے گا۔ تو یہ عامل کی طرف گر پڑے گا۔ اور اگر یہ قبولیت کا مادہ نہیں رکھتا ہے تو اس پر کچھ اثر پیدا نہ ہوگا۔

اس واسطے عامل کو ضروری ہے۔ کہ عمل شروع کرنے سے پہلے اُس شخص کو معلوم کرے۔ جس پر عمل کا اثر ظاہر ہو سکے۔ کیونکہ اگر عامل بغیر اس بات کے معلوم کیے کسی پر عمل کرے گا۔ تو اتنا عمل میں بانداز اس کو یہ خیال آئے گا۔ کہ نہ معلوم اس معمول پر اثر ہوگا یا نہیں۔ میں بے فائدہ محنت کر رہا ہوں اور پھر عامل کے اس خیال سے نتیجہ حسب مراد پیدا نہ ہوگا۔ اس واسطے شائقین علم و عمل کو پہلے معمول کا معلوم کر لینا ضروری ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَسَیِّدِ الْاَنَامِ

راقم کتاب ہذا سید یٰسین علی نظامی حسنی شائقین علم اعمال و طالبین مدارج کمال کی خدمت میں ملتمس ہے۔ کہ اس کتاب سے فارغ ہو کر خیال آیا کہ چند اشراقی قواعد بھی اگر اس رسالہ کے ساتھ اضافہ کر دیے جائیں۔ تو اہل نظر کے واسطے "نور علی النور" اور ارباب عقل کے واسطے فرحت و سرور کا باعث ہوگا۔ اور جن بندگان خدا کو اُن سے فائدہ پہنچے گا۔ وہ راقم کے حق میں دُعاءِ خیر فرمائیں گے۔

قاعدہ اشراقی

جو شخص اسرار غیب سے مطلع ہونا اور انوار الٰہی کا پرتو بننا چاہے۔ اس کو لازم ہے۔ کہ طہارت کاملہ کی پابندی کے ساتھ ایک مکان خلوت کا اختیار کرے۔ اور طلوع آفتاب کے بعد ایک آئینہ اتنا بڑا کہ جس میں تمام چہرہ بخوبی نظر آسکے۔ اور داغ و دھبہ سے پاک و صاف ہو۔ اپنے سامنے رکھ کر دونوں آنکھوں کے درمیان میں نظر جماتے۔ اور پلک نہ جھپکائے اور مُنہ کو بند رکھ کر ناک سے سانس لے۔ جب چند روز اس طرح سے مشق کرے گا۔ تو آئینہ کے عکس میں اُس کو ایسا دکھائی دے گا۔ کہ دونوں آنکھیں اس کی ایک دُوسری کی طرف حرکت کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ دو آنکھوں کی ایک آنکھ رہ جائے گی۔ بعد ازاں وہ ایک آنکھ بھی مضمحل ہونی شروع ہوگی۔ اور صرف پتلی باقی رہے گی۔ غرضیکہ اسی طرح سے بتدریج تمام چہرہ آئینہ میں سے صاف ہو جائے گا۔ اور چہرہ کا کچھ اُس میں نظر نہ آئے گا۔ اس وقت عامل جس شخص غائب کا

www.maktabah.org/maktabah.org/abdul-rahim-nishtar-institute-of-computer-sciences

خیال کر کے آئینہ دیکھے گا۔ اسی شخص کی صورت آئینہ میں جلوہ گر ہو گی اور جو کچھ یہ معلوم کرنا چاہے گا۔ اور سب اس پر منکشف ہو گا۔ اور بہت سے غیبی اسرار سے اُس کو آگاہی ہو گی۔

دیگر قائدہ اشراقی

جب کوئی شخص علم اشراق حاصل کرنا چاہے۔ تو اُس کی ابتدا اس طرح کرے۔ کہ ایک مکانِ خلوت میں باظہارت سرنگون بیٹھ کر جس کو کہ مراقبہ کہتے ہیں۔ اپنے دِل کی حالت کی نگرانی کرے۔ اور اس کوشش میں رہے۔ کہ اُس کے دِل کے اندر کوئی خیال کسی قسم کا نہ آنے پائے۔ یہ بات بہت مشکل ہے۔

مگر جب انسان ہمت سے کام لیتا ہے۔ تو سب مشکل آسان ہو جاتی ہیں۔

لیکن مشق کرنے سے چند روز میں یہ بات حاصل ہو جائے گی۔ کہ اس کا دل خیالات سے پاک ہونے لگے گا۔ اور پھر یہ زیادہ عرصہ تک دِل کو پاک رکھ سکے گا۔ جب یہ ملکہ حاصل ہو جائے تو ایک شخص سے کہے کہ تم کوئی خیال دِل میں کرو۔ اور خود مراقب ہو کر اس شخص کے دِل کی طرف رجوع کرے۔ جو خیال وہ اپنے دِل میں کرے گا اس کے دِل پر منکشف ہو گا۔ اسی طرح بتدریج یہ ہر ایک حال کو معلوم کر سکتا ہے۔

دیگر قائدہ اشراقی

مکانِ خلوت میں بیٹھ کر جس میں کہ اندھیرا بھی ہو۔ آنکھیں بند کر لیجئے۔ اور کسی ایک چیز کا تصور کرے۔ مثلاً کسی شخص کا یا توتل کا یا کتاب کا کہ میرے سامنے رکھی ہوئی ہے۔ اور اس تصور کو اپنے خیال میں اس قدر جمائے۔ کہ وہ چیز آنکھیں بند کیے ہوئے نظر آنے لگے۔ پھر آنکھیں کھول کر اس کا تصور جمائے۔ پھر جہاں تک مشق بڑھ جائے۔ کہ جب اس کا خیال کرے۔ فوراً وہ چیز اُس کے سامنے آجائے۔ چند روز کی مشق میں اس قاعدہ سے بہت فائدے حاصل ہوں گے۔ اور ہر ایک مطلب نہایت آسان ہو جائے گا۔

یہ اعمال اکثر لحاظ سے علم مسمریزم سے بھی بڑھ کر ہیں۔ اب ہم بعض دیگر اعمال خاص کر عمل ہمزاد و تسخیر ارواح و روحانیات وغیرہ ناظرین کے پیش کرتے ہیں۔

www.maktabdulkutub.com

نُورالکمال فی علمِ الاعمال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

اَمَّا بَعْدُ ۔ بندہ مسکین و کمترین سید لیٰسین حسنی نقشبندی عرض کرتا ہے۔ کہ علم مسمریزم کی کتاب مکمل کرنے سے فراغت ہوئی تو حسب الارشاد کارپردازاں اسے ۔ آ ۔ ایچ کو لاہور اس رسالہ کی تصنیف کا اتفاق ہوا۔ اگرچہ یہ رسالہ نہایت مختصر ہے مگر بہت سی ایسی باتوں کا جامع ہے جو بڑی بڑی کتابوں میں شائقین کی نظر سے نہ گذری ہوں گی ۔ اور چونکہ ایسے مکرم مہربانوں کے ارشاد کی تعمیل کی گئی ہے۔ اس سبب سے مطلب کی رضاجوئی اور نکات اسرار کے انکشاف میں حتی الامکان پوری کوشش سے کام لیا ہے۔

اُمید ہے کہ شائقین اس رسالہ سے لطف اٹھا کر اس کے مصنف اور باعثِ تصنیف کے حق میں دُعاءِ خیر فرمائیں گے۔

اس رسالہ کا نام میں نے نورالکمال فی علم الاعمال رکھا ہے۔ اور چار بابوں پر اس کو مرتب کیا ہے۔

پہلا باب اعمال ہمزاد کے بیان میں ۔ دُوسرا باب ارواح ارضیات سے ملاقات کرنے کے بیان میں ۔ تیسرا باب جنات اور رُوحانیات کی تسخیر میں ۔ چوتھا باب متفرقات میں

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ۝

پہلا باب

اعمالِ ہمزاد کے بیان میں

شائقینِ علوم پر واضح ہو کہ تسخیر ہمزاد کی ترکیبیں بعض بعض واقفان فن نے شائع فرمائی ہیں ۔ مگر بہت سے نکات اور اسرار اس کے پوشیدہ رکھ لیے گئے ہیں۔ اور بعض حضرات نے اس عمل کی نسبت ایسی روایات مشہور کی ہیں جو دراصل کچھ حقیقت و وقعت نہیں رکھتیں ۔ خیر ہم کو تو اس سے کچھ بحث نہیں ہے ہم اپنے تجربہ اور عقل و رائے کے موافق جو کچھ لکھنا ہے وہ ناظرین کی نظر کرتے ہیں ۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ شریعتِ اسلام میں ہمزاد کا عمل مکروہ یا حرام ہے ۔ یہ بات بالکل غلط ہے شریعت اسلام میں وہ اعمال حرام کیے گئے ہیں ۔ جن میں بتوں یا شیطانوں وغیرہ سے مدد طلب کی جاتی ہے اور جن اعمال میں اسماء الٰہی اور صفات باری کے ساتھ مدد طلب کی جائے وہ حرام نہیں ہیں اور ایسے ہی وہ اعمال بھی حرام نہیں ہیں جن میں موکلات سے اسماء الٰہی کا واسطہ دے کر کسی کام کی درخواست کی جائے ۔ یا خدا سے اس قسم کی دُعا ہو۔ کہ خداوند اپنی عزت اور جلال کے طفیل سے اپنے اس علم کے موکل کو میرا مسخر کرتا کہ وہ میرے کام آئے ۔

اب اس وقت ہماری بحث ہمزاد کے عمل سے ہے کہ یہ شریعت میں جائز ہے ۔ یا نہیں ۔ معترض کہتا ہے یہ عمل جائز نہیں ہے ۔ اور اس کی کئی وجوہات قرار دیتا ہے ۔ ہم اس کی وجوہات کا بالتفصیل جواب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیتے ہیں۔ تاکہ ناظرین ایسے دھوکہ بازوں کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ جو نہ خود کوئی کام کرنا چاہتے ہیں۔ نہ دُوسرے کو کرنے دیتے ہیں اور ناواقفوں کے دلوں میں طرح طرح کے وسوسہ ڈال کر اُن کی ہمت کو پست کر دیتے ہیں اور ہمارا اس وضاحت کے ساتھ لکھنے مقصد یہی ہے کہ ہمارے بھائیوں کو نفع پہنچے اور وہ ہم کو دُعا خیر سے یاد کریں۔ اور ہم بھی خدا سے دُعا کرتے ہیں۔ کہ خدا ان کے علم و عمل میں برکت عنایت کرے اور ان کے مقصود تک ان کو پہنچائے۔

معترض کہتا ہے۔ ہمزاد کے عمل میں کئی عیب ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم اس عمل کو مکروہ کہتے ہیں۔

پہلا۔ عیب یہ ہے کہ ہمزاد وہ شیطان ہے جو انسان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اس کا تابع کرنا گویا شیطان کو دوست بنانا اور اپنے اُوپر مسلط کرنا جواب اس کا یہ ہے کہ یہ عیب جو تم نے بیان کیا ہے۔ شاید تم ہمزاد کے نام سے سمجھے ہو گے۔ اور اس بیان سے تمہارے مغالطہ ہوتا ہے۔ کہ تم نے کسی محقق عامل سے دریافت تک بھی نہیں کیا۔ تجربہ کرنا تو شئے دیگر ہے۔ جس ہمزاد سے ہم بحث کر رہے ہیں۔ یہ ہمزاد شیطان نہیں ہے۔ جو انسان کے ساتھ پیدا ہوا ہے۔ بلکہ یہ ہمزاد خیالی صورت ہے۔ جو بتدریج مجسم ہو کر انسان کے دماغ سے باہر نکلتی اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ اور پھر انسانی خیال اس درجہ اس صورت پر متصرف ہو جاتا ہے کہ یہ مثل غلام یا خدمت گار کے اس کے احکام کی تعمیل کرتی ہے اور جو کام ہزار انسانوں سے نہیں ہو سکتا۔ وہ اس صورت کے ذریعہ سے بلا مشقت ایک آن واحد میں ہو جاتا ہے۔ اور دُوسری بات یہ

issuu.com/abdullah_shahid/docs/hazir_nazir_ka_amal_aur_hamzad_ka_amal

ہے۔ کہ یہ صورت بتدریج مشکل ہوتی ہے۔ اور جس قدر دماغ اور قوت خیالی قوی ہوتی ہے۔ اُسی قدر جلد انسان اس عمل میں کامیاب ہوتا ہے۔

پس اگر یہ ہمزاد شیطان ہوتا۔ تو اس کو بتدریج اور قوت خیالی کے ساتھ ظاہر ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ تیسرے اس عمل میں شیطان کا خیال تک بھی نہیں کیا جاتا ہے۔ اُس سے امداد طلب کرنا یا اس کا نام لینا تو شئے دیگر ہے۔

پس جب کہ اس عمل کو شیطان سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ پھر کیسے اور کس دلیل سے آپ اس کو بدنام کرتے ہیں۔ چھوتے شیطانی اعمال جس قدر ہیں۔ وہ تقوے اور طہارت کے ساتھ نہیں کیے جاتے ہیں۔ بلکہ تقوے اور طہارت اُن کے حق میں الٹا ہی مضر ہوتا ہے۔ جیسے کہ ناپاکی اور گناہ نیک اعمال کے واسطے مضر ہوتے ہیں۔ اور ہمزاد کے عامل کو تقوے اور طہارت سے بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ اور عبادات میں اس کو یکسوئی حاصل ہوتی ہے یہ ہم نہیں کہتے۔ کہ بغیر تقوے اور طہارت کے یہ عمل نہیں ہوتا۔ ہاں بے شک ہو تو جاتا ہے۔ مگر تقوے اور طہارت کے ساتھ جلد اور بہتر ہوتا ہے۔ اور بغیر تقوے اور طہارت کے دیر میں اور بری طرح ہوتا ہے۔ اور بغیر تقوے اور طہارت اس عمل کے پورا ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ عمل ایک بدنی اور دماغی ریاضت ہے۔ اور ریاضت کے واسطے تقوے یا طہارت کی شرط نہیں ہے۔ مگر جس کو ریاضت کا کمال جلد حاصل کرنا ہو۔ اس کے واسطے تقوے اور طہارت کا پابند ہونا ضرور کہا ہے۔ مثلاً جو شخص دماغی کام کا ارادہ رکھتا ہو اُس کے واسطے ضروری ہے۔ کہ پہلے اپنے دماغ کی حفاظت کے سامان مہیا کرے۔ تاکہ وقت پر دماغ کی قوت کم ہو جانے سے اُس کی ساری گذشتہ محنت برباد نہ ہو جائے۔

جس مسافر کو کسی ایسی راہ سے سفر کرنا ہے جس میں پانی نہیں ملتا۔ اُس کے واسطے لازم ہے۔ کہ اس قدر پانی اپنے پاس رکھے۔ کہ سفر میں کسی جگہ پیاسا نہ مر جائے۔ کیونکہ اس وقت پانی کا ملنا دشوار ہوگا۔ اور بجز حسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ بس یہی سبب ہے۔ کہ عاملانِ کامل الیقین عمل شروع کرنے سے پہلے ہی خلوت اختیار کرتے ہیں۔ اور امورات دنیاداری کو بالکل ترک کر دیتے ہیں۔ یعنی عورتوں کے پاس جانا اور لوگوں سے میل جول رکھنا اور ہر ایک قصہ قضیہ میں شریک ہونا ان کی قوتِ دماغی کو برباد کر دیتا ہے۔

غرضیکہ اس قوت کی حفاظت کے واسطے بہت سے امور کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ یہی معنی تقوے کے ہیں۔ اور اپنی بیوی کے پاس جانا تقوے کے خلاف نہیں ہے۔ ایسے ہی وہ عامل بھی اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہے۔ جس کو اپنی قوتِ دماغی کے قائم رہنے پر اعتماد ہے۔ جس کو اعتماد نہیں ہے۔ اُس کو تا فراغت عمل اس کام سے احتیاط رکھنا لازم ہے۔ اور اس احتیاط سے مرد میں کچھ نقص نہیں آتا ہے۔ کیونکہ ضرورتاً کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی ان لوگوں کے واسطے جو کم قوت ہیں۔

پس یہ احتیاط دراصل حفظِ قوت کے واسطے ہے نہ عمل ہمزاد کے واسطے۔ کیونکہ عمل موصوف قوی الدماغ شخص سے بغیر اس احتیاط کے بھی ہو سکتا ہے لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ یہ احتیاط قوت کے واسطے ہے۔ نہ عمل کے واسطے اور طہارت کا یہ مطلب ہے کہ اعمال ذکری اور فکری اور خیالی کے واسطے شرط نہیں ہے چاہیے یہ اعمال از قسم عبادات ہوں۔ یا اور اعمال ہوں۔ اور اگر اِن اعمال کو طہارت کے ساتھ کیا جائے گا۔ تو آسان اور سہل طریقہ سے ہو جائیں گے۔

کیونکہ طہارت کا یہ قاعدہ ہے کہ بدن کو ہلکا کرتی ہے۔ اور عبادت یا ریاضت میں دل کو لگاتی ہے۔ مثلاً جو شخص روز نہاتا ہے۔ دیکھو اس کو اپنا بدن کیسا ہلکا پھلکا معلوم ہوتا ہے۔ اور صحت بھی اس کی اچھی رہتی ہے۔ سر میں درد نہیں ہوتا۔ خاص کر جو لوگ دماغی کام کرتے ہیں۔ اُن کو نہانا بہت مفید ہے۔ کیونکہ پانی کی ٹھنڈک اُن کے دماغ کی حرارت اور تکان کو دُور کر دیتی ہے۔ اور اگر کام کرتے کرتے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ تو وہ بھی جاتا رہتا ہے۔ اس طرح وضو جو چھوٹا غسل ہے۔ اُس کے فوائد کو بھی قیاس کرنا چاہیئے۔ اور اب ایک اور نکتہ میں ارباب بصیرت کے پیش گذارتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ نمازی آدمی جو سچا نمازی ہے۔ ہمزاد کے عمل کو بہ نسبت بے نمازی کے بہ آسانی کر سکتا ہے۔ کیونکہ نمازیوں خاموش رہنے اور ایک طرف اپنے دھیان کو لگانے کی عادت ہوتی ہے اور اپنی نگاہ کو وہ نماز میں سجدہ گاہ پر تا تمام رکھتا ہے۔ اور یہی سب باتیں اس عمل میں اُس کو کئی روز کی محنت سے سبکدوش کر دیتی ہیں۔ اور نمازی کو یہ عادت کئی روز میں پڑتی ہے۔ اسی سبب سے نمازی اُس پر فوقیت لے جاتا ہے۔

پس حاصل یہ ہُوا کہ یہ عمل شیطانی نہیں ہے کیونکہ اکثر شیطان پھر اگر کوئی یہ پوچھے کہ اس عمل کو ہمزاد کا عمل کیوں کہتے ہیں۔ حالانکہ بقول تمہارے یہ ایک دماغی ریاضت ہے۔ اس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں۔ کہ چونکہ اکثر یہ عمل سایہ پر کیا جاتا ہے۔ اور سایہ ہر وقت پیدائش سے موت

۱؎ اسی طرح دُوسرے مذہب والے اپنے اپنے مذہب کی کردہ عبادت پُوجا کو بجا لانے والے

تک انسان کے ساتھ رہتا ہے۔ بلکہ یُوں کہنا چاہیئے۔ کہ سایہ بھی ہر شئے کا اس کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے۔

بس اسی مناسبت سے اس عمل کو ہمزاد کا عمل کہتے ہیں۔ ورنہ ہمزاد سے جس کو کہ تم شیطان کہتے ہو اس عمل کو کچھ تعلق نہیں ہے۔

دُوسرا عیب : جو معترض بیان کرتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ اس عمل میں بعض منتر اس قسم کے پڑھے جاتے ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ہوتے۔ اور بعض منتر یا دعائیں اس قسم کی ہیں۔ جن میں شیاطین سے استمداد کا اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ بات خلافِ شریعت ہے۔

جواب اس کا یہ ہے۔ کہ اوّل تو اس عمل کے واسطے کسی یا منتر کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عمل صرف قوتِ دماغ کا کرشمہ ہے۔ اور بعض اُستاد جو دُعا یا منتر بتلاتے ہیں۔ وہ صرف ناواقف کے اعتقاد درست کرنے کے واسطے کیونکہ اکثر لوگوں کے توجہ دُعا کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری دُعا کا ظاہر ہُوا ہے۔ اور دُوسری حکمت یہ ہے۔ کہ اس دُعا کی تعداد مُعینہ تک پڑھتے ہیں یہ شخص مثل کے اندر مصروف رہتا ہے خالی اس سے بیٹھا نہیں جاتا۔ اور بعض دُعاؤں کے معنی جو مفہوم نہیں ہوتے اُن کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض دُعائیں قدیم عبرانی یا سُریانی زبان کی ہیں۔ اور اب اُن زبانوں کا علم ہمارے اس ملک سے مفقود ہو گیا ہے۔ اور جن منتروں میں شیطانی اشارہ ہے۔ وہ اہلِ اسلام کے عمل میں داخل نہیں ہیں۔ وہ سفلی طریقے ہیں اہلِ اسلام کو اُن سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق اس قدر بیان کر دینا کافی ہے۔

تیسرا عیب : جو معترض اِس عمل کی نسبت بیان کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہمزاد مسخر ہونے کے بعد اپنے عامل کو سخت ایذائیں اور تکلیفیں پہنچاتا ہے۔ اور رات کو سونے نہیں دیتا۔ اور طرح طرح کے فسق و فجور میں اس کو مبتلا کرتا ہے۔

جواب اس کا یہ ہے۔ کہ یہ سب باتیں بالکل ناواقفیت اور نادانی کی ہیں۔ ہمزاد نہ ستائے۔ نہ تکلیف دے اور نہ سونے سے منع کرے بلکہ وہ ہر وقت عامل کے پیشِ نظر رہتا ہے۔ اور جس کام کے واسطے عامل اس کو بھیجتا ہے۔ فوراً یہ اُس کام کو کر کے حاضر ہو جاتا ہے۔ اگر عامل کوئی بات دریافت کرے تو اس کا جواب دیتا ہے۔ ورنہ خاموش کھڑا رہتا ہے اور فسق و فجور میں ہمزاد خود مبتلا نہیں کرتا ہے۔ بلکہ عامل جب خود فاسق و فاجر ہو جاتا ہے۔ اور ہمزاد سے ان کاموں میں مدد لیتا ہے۔ تو ہمزاد بھی دریغ نہیں کرتا۔

غرضیکہ ہمزاد بہ ہر صورت اپنے عامل کا مطیع فرمان ہوتا ہے۔ اور اس کو ایسا سمجھنا چاہیئے جیسے انسان کا ہاتھ کہ انسان جس کام کی طرف اپنے ہاتھ کو متوجہ کرے گا۔ ہاتھ اُس کام کو بجا لائے گا۔

پس یہ قصور انسان کا ہے۔ کہ وہ اپنے ہمزاد سے فسق و فجور کے کام لے۔ ہمزاد کا اس میں کچھ قصور نہیں ہے۔

اور یہ بات بھی بالکل غلط ہے۔ کہ ہمزاد عامل کو سونے نہیں دیتا۔ بعض عالموں نے اپنی جبلی اور طبعی نجاست کی وجہ سے اِس قسم کی غلط فہمیاں عوام کے اندر پھیلا رکھی ہیں۔ تاکہ ایک ایسی زبردست چیز پر ہر ایک شخص کا تصرف نہ ہو۔ اور جو لوگ اس کے راز سے واقف

ہو گئے ہیں بس انہیں کے احاطہ میں یہ علم محدود رہے حالانکہ جو شخص اہل اور لائق ہے اُس سے علم کی تعلیم میں دریغ کرنا سخت گناہ ہے جیسے کہ نالائق کو تعلیم کرنا گناہ ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں یہ علم پوشیدہ ہوتے ہوتے قریب گم ہونے کے ہو گیا ہے۔

اور یہی وجہ ہم کو اس رسالہ کے تصنیف کرنے کی باعث ہوئی ہے۔ اور ہم خدا سے دُعا کرتے ہیں۔ کہ وہ لائق کو ہماری اس کتاب سے فائدہ مند کرے۔ اور نالائق سے اس کے فوائد کو محفوظ رکھے اور ہمنے اس رسالہ میں حتی الوسع کوئی بات اُصول و فروع سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رکھی ہے۔ باقی توفیق اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور کامیابی اُسکی عنایت پر موقوف ہے۔

چوتھا عیب: معترض اس عمل میں یہ بیان کرتا ہے۔ کہ عامل جب اس عمل میں کامیاب ہو کر ہمزاد پر مسلط ہو جاتا ہے۔ تو پھر ہمزاد کبھی پھر اُس سے جُدا نہیں ہوتا۔ اور انجام اس شخص کا بخیر نہیں ہوتا ہے۔ جب کسی مرشد کامل کا مرید ہوتا ہے۔ تو مرشد اس عمل سے یہ شخص اس کا پیچھا چھڑاتے اور توبہ کراتے ہیں۔

جواب اِس اعتراض کا یہ ہے۔ کہ بے شک ہمزاد تابع ہو کر پیچھے بمشکل چھوٹتا ہے۔ مگر اس کے چھوڑنے کی انہیں لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ جو اُس کو بُرے کاموں میں مدد گار بناتے ہیں۔ اور نیک کاموں میں اس سے مدد لیتے ہیں۔ اُن کو اس کی ترکِ صحبت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور انجام بخیر ہونے کی نسبت جو کہا گیا۔ اس کا جواب ظاہر ہے۔ جو شخص نیک ہے۔ اور ہمزاد سے اُس نے نیک کام لیے ہیں اُس کا

انجام بہر حال بہتر ہوتا ہے۔ اور وہ فوائد اس کو ہمزاد کی صحبت سے حاصل ہوتے ہیں۔ جن کا بیان کرنا ممکن نہیں۔ اور جس شخص نے ہمزاد سے ظلم اور جور و جفا اور شراب خوری، اور حرام کاری کے کام لیے ہیں۔ اُس کا ایمان آپ سے آپ برباد اور انجام خراب ہو گا۔ اور مرتے وقت اُس کے ظلم و جفا کی ہیبت ناک صورتیں اُس کے سامنے آکر اپنے خوف سے اس کا دم نکالینگی۔ اور اُس وقت یہ شخص اس آیت کا مصداق ہو گا۔

یٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ

اور اسی قسم کے نابکار لوگ جب کسی پیر کی خدمت میں طلب ارشاد کے واسطے حاضر ہوتے ہیں۔ تو پیر کے واسطے سب سے پہلے ان کی اس خبیث قوت کا دفع کرنا لازم ہوتا ہے۔ اور وہ حکم دیتے ہیں۔ کہ جب تک تم ہمزاد کو نہ چھوڑو گے اس وقت تک مُرید ہونے کے قابل نہ ہو گے یعنی تمہارے فسق و فجور کا سلسلہ منقطع نہ ہو گا۔ اور جب انسان خدا کی دشمنائی کے کاموں میں مبتلا ہے پھر دوستی کی کوشش کرنی بے کار ہے۔ دوستی کی کوشش اس وقت سود مند ہوتی ہے جب دشمنائی کے کاموں سے پرہیز کیا جاتا ہے اور رضامندی کے کاموں میں رغبت کی جاتی ہے۔

پس اس مسئلہ میں جہاں تک غور کیا گیا۔ ہمزاد کا کوئی عیب نظر نہیں آیا عیب سارے اپنے اندر ہیں۔ اُن کو جس طرح سے ظاہر کیا جائے۔ وہ ظاہر ہوتے ہیں۔ چاہے انسان اپنے عیب کو اپنے ہاتھ سے ظاہر کرے چاہے پیر سے ظاہر کرے۔ چاہے زبان سے ظاہر کرے چاہے اور کسی عضو کے ساتھ عضا بدن میں سے ظاہر کرے اور چاہے اپنے عیب کو ہمزاد کے ذریعہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے ظاہر کرے۔

غرضیکہ ہمزاد کے سبب سے کسی گناہ کا مرتکب ہونا ایسا ہی ہے جیسے اعضاء بدن کے سبب سے مرتکب ہونا۔

اب میرے واسطے ضروری ہے کہ میں چند فوائد بھی اس عمل کے نقل کروں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو۔ کہ یہ کیا چیز ہے۔ اور شائقین واقف ہوں کہ وہ کس کام کے واسطے اپنا عزیز وقت اور بیش قیمت عمر صرف کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس محنت کے بعد کس راحت کے وہ مستحق ہوں گے اور اس عمل کے ذریعہ سے کیسی کیسی مشکلات اُن پر آسان ہوں گی۔

پہلا فائدہ: اس عمل کا عامل اپنے گھر میں بیٹھا ہُوا تمام دنیا کی خبریں بیان کر سکتا ہے۔ اور ہر ایک بات کے نشیب و فراز سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے۔ اور جو رائے یہ دیتا ہے وہی قابل قبول ہوتی ہے ہر ایک سوال کا جواب چاہے کیسا ہی مشکل سے مشکل کیوں نہ ہو۔ اس پر منکشف ہو جاتا ہے۔ اور بہت سی علمی باتوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ اور علوم خفیہ مثل کیمیا[1] و ہیمیا و ریمیا و لیمیا سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور جس مرض کے واسطے جو دوا یہ تجویز کرتا ہے۔ نہایت مناسب اور شافی ہوتی ہے۔ چنانچہ اکثر استادان فن سے میں خود ان باتوں کا مشاہدہ کر چکا ہوں چنانچہ ایک استاد کو میں نے موسیقی کے علم میں نہایت کامل پایا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کمال آپ نے کس اُستاد سے حاصل کیا۔ اُنھوں نے ہنس کر کہا کہ یہ

[1] ان علوم کے متعلق ہماری کتاب کلید اسرار دیکھیں ۱۲

ہمارے اُستاد ہمزاد صاحب کی تعلیم ہے اور اکثر لوگوں نے علم کیمیا اسی ذریعہ سے حاصل کیا ہے۔ غرضیکہ اس قسم کے ہزار ہا فوائد علمی اور عملی اس عمل کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

دُوسرا فائدہ: اس عمل میں یہ ہے کہ جس وقت جس چیز کی ضرورت عامل کو درپیش ہو۔ اور ہمزاد سے اس کی درخواست کرے۔ اسی وقت ہمزاد اُس چیز کو حاضر کر دے گا۔ مگر عامل کو لازم ہے کہ خوف خدا کو پیش نظر رکھ کر ایسی چیز نہ منگائے جو کسی کی مملوکہ و مقبوضہ ہو۔ کیونکہ ان باتوں میں دین و دُنیا کی روسیاہی ہے اور دنیا و آخرت میں انجام ایسے نافرجام کا بہتر نہیں ہوتا۔ ایک نہ ایک روز اپنے سراسر اعمال کو ضرور پہنچتا ہے اور جو لوگ علمی اور علمی فوائد حاصل کرنے کے سوا نالائق کاموں میں ہمزاد سے مدد نہیں لیتے ہیں اُن پر رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے اور ہمزاد اُن کا رفیق طریق بن کر منزل مقصود تک اُن کو پہنچا دیتا ہے۔

اور وہ لوگ ہمیشہ خلق اللہ کی نفع رسانی میں کوشش کر کے دین و دُنیا کی نیک نامی حاصل کرتے ہیں۔

تیسرا فائدہ: اس عمل کا یہ ہے۔ کہ جب کوئی شخص اپنے ہمزاد سے یہ کہہ دے کہ فلاں وقت مجھ کو خواب سے بیدار کر دینا مثلاً نماز تہجد کے واسطے یا رمضان میں سحری کے واسطے پس ہمزاد بلا کم و بیش اُسی وقت بیدار کر دے گا۔ اور ایک منٹ کا بھی فرق نہ ہوگا۔ یا کوئی شخص ہمزاد سے یہ کہے کہ فلاں وقت یہ بات مجھ کو یاد دلانا۔ یا فلاں شخص جو میرا دشمن ہے اگر وہ میرے ساتھ کوئی بدی کرنی چاہے یا کسی کھانے کی

چیز میں زہر وغیرہ ملا کر مجھ کو ایذا دینی چاہے۔ تو مجھ کو مطلع دیجو۔
ہمزاد ان سب امور سے مطلع کر دے گا۔ اور عامل اپنا حفظ ماتقدم ابطور
امن کر سکے گا۔ بلکہ اپنے دوستوں کو بھی ایسی باتوں سے آگاہ کر سکے گا۔
اور اُن کی گم شدہ چیزوں کا نشان بھی بتا سکے گا۔ بلکہ اگر چاہے گا تو
منگوا بھی دے گا۔ اور اگر یہ عامل نیک اور راہِ خدا کا طالب ہے تو
غریب اور محتاج لوگوں کی حالت سے مطلع ہو کر طرح طرح کے فوائد ان
کو پہنچائے گا۔ اور ان کی مشکلات کو حل کر کے خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاسَ کا
مصداق بنے گا۔ اور علیٰ ہذا القیاس بد اعمال عامل ذرا ذرا سی باتوں پر
لوگوں کو تکلیف اور ایذا پہنچا کر خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃَ کا مصداق ہوگا۔
اس واسطے اس عامل اور ہر ایک کامل کے واسطے ضروری ہے۔ کہ جتقدر
خدا اس کو قدرت اور اختیار دے اس کو بندگان خدا کے ساتھ تواضع
اور اخلاق کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اور اگر کسی سے تکلیف یا ایذا بھی
پہنچے تو صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کر کے معاف کر دے۔ کیونکہ یہ شخص
ایک اشارہ میں اپنے دشمن کا کام تمام کر سکتا ہے۔
پس جس کو ایسا اختیار حاصل ہو اس کو صبر کرنا بھی بہتر ہے۔ تاکہ خدا
اور زیادہ اپنی نعمت اُس پر فرمائے۔ اور آخرت کے ثواب جزیل سے
سرفراز کرے۔

چوتھا فائدہ : جو سب فوائد کا سردار اور اُن کا مغز بلکہ اُن کی روح ہے
اور اس فائدہ کے اندر یہ مسکین کمترین اُمیدوار رحمت قوی متین
سید یٰسین حسنی نظامی بعض ان اسرار کا منکشف کرنا چاہتا ہے۔ جو
ہادی صراطِ مستقیم نے اپنے فضل عمیم کرم جسیم سے میرے قلب سقیم

پر مُلہم فرمائے اور مجھ کو ان کے اظہار کی توفیق دی تاکہ شائقین کے شوق
میں ترقی اور راغبین کی رغبت میں افزونی پیدا ہو۔
اور اسی فائدہ کے ضمن میں ان باتوں کا بیان بھی کیا جائے گا۔ جو ہر
ایک عمل کے واسطے موجب اتمام ہیں۔ اور جن سے کہ عمل ناقص رہ جاتا
ہے۔ اور عامل فاضل بجائے اپنے تئیں لعنت ملامت کرنے کے عمل کو برا
بھلا کہتا ہے۔
سب سے پہلے عامل کو اس بات کا معلوم کرنا ضروری ہے کہ کوئی عمل
بغیر حضوری قلب کے نہیں ہوتا ہے۔ اور اس واسطے جو دُعا یا وظیفہ انسان
پڑھے اس کے معنے اور مطلب سے واقف ہونا ضروری ہے تاکہ انہیں
معنوں کی طرف دِل کو رجوع رکھے اور کسی دُوسری طرف خیال کو نہ
لے جائے اور عمل کے پورے ہونے کا یقین رکھے۔ اور شک شبہ
سے پرہیز کرے کیونکہ شیطان بہت سے خطرات اس قسم کے انسان
کے دِل میں پیدا کرتا ہے کہ انسان گھبرا کر عمل کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور اپنی
محنت مفت کھوتا ہے۔
غرض یہ کہ سب سے پہلے عامل کو اپنے خیالات پر پورا قبضہ اور
تصرف حاصل کرنا چاہیے۔ یعنی جس طرح کہ انسان ایک جگہ بالکل خاموش
بیٹھ سکتا ہے۔ کہ کوئی حرکت یا گفتگو اس سے صادر نہ ہو اس طرح اس
کو بات کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کی نظر سوا ایک جائے معینہ کے
دُوسری جگہ نہ پڑے۔ اور پلک نہ جھپکے جب یہ عادت ہو جائے تب
اس بات کی مشق کرنی چاہیئے۔ کہ دل میں ایک خطرہ کے سوا دُوسرا خطرہ اور
دماغ میں ایک خیال کے علاوہ دُوسرا خیال نہ آئے۔ اور یہ خیال روز بروز

ترقی کرتا رہے۔ اور رفتہ رفتہ مشکل ہوتا شروع ہو جائے اگرچہ اہلِ کمال نے اس مقام پر مختلف راستے اختیار کیے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ سہل راستہ یہی ہے۔ اور ہر ایک راستہ اپنے طریق پر سہل اور صحیح ہے۔ غرضیکہ عمل ہمزاد بھی اسی مقام سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی بشرائط مذکورہ جن سے حضوری قلب اور اعتماد بر اتمام و صحتِ عمل اور سکون اعضاء و پابندی نظر بر جائے معین مُراد ہے۔ اس عمل کو شروع کرتے ہیں اور مکان بھی خلوت کا ہونا لازم ہے۔

اور اسی عمل کو ارباب طریقت تصور شیخ کہتے ہیں۔ یعنی لوگ بجائے ہمزاد کے اپنے مرشد کی صورت کا خیال جماتے ہیں اور بعض لوگ لفظ اللہ کو بہت خوشخط جلی قلم سے سنہری حرفوں کے ساتھ لکھ کر پیش نظر رکھتے ہیں۔ اور بعض لوگ اپنے پیر یا معشوق کی تصویر سامنے رکھ کر نظر جماتے ہیں مگر شرعاً یہ بات ناجائز ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور ماحصل ان سب باتوں کا یہ ہے۔ کہ خیال کو یکسو کیا جائے۔ کیونکہ خیال کے یکسو ہونے سے قلب کے اندر صفائی اور نور پیدا ہوتا ہے اور اس وقت وہ کام اس خیال سے انسان لے سکتا ہے۔ جو پہلے نہ لے سکتا تھا۔

الغرض جس طریقہ سے بھی خیال کو یکسو کیا گیا۔ تو پھر اس کے بعد دو رستے ہو گئے ہیں۔ ایک راستہ دُنیا کی طرف آیا ہے اور ایک راستہ خدا کی طرف گیا ہے۔ دُنیا کی طرف جو راستہ آیا ہے وہ یہی ہمزاد وغیرہ اعمال کا ہے۔ اور جلد منتہی ہو جاتا ہے۔ اور جو راستہ خدا کی طرف گیا ہے اس کی انتہا نہیں ہے۔ اسی سبب سے بزرگانِ دین نے فرمایا ہے

کہ سالک کی ترقی منتہی نہیں ہوتی اور خداوند تعالےٰ نے اپنے سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے:

قل رب زدنی علما یعنی اے رسول تم یہ دُعا کیا کرو۔ کہ اے پروردگار میرے علم کو زیادہ کر۔ اس علم سے معرفت الٰہی مراد ہے۔

اس وقت مجھ کو فرصت بہت قلیل ہے۔ اور اس رسالہ کے مختصر رکھنے کا بھی خیال اس وجہ سے مفصل بحث ان سب امور کے متعلق نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر خداوند کریم نے چاہا اور شرح حکمت الاشراق لکھنے کا موقع ہوا۔ تو ضرور اپنی عقل و رائے کے موافق یہ سب مضامین ہدیۂ ناظرین کروں گا۔

بس خلاصہ میرے اس کلام کا یہ ہے۔ کہ جب عامل اس عمل کو شروع کرتا ہے۔ اور قریب اتمام پہنچتا ہے اُس وقت اس کے واسطے یہ فائدہ مرتب ہوتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اس عمل کے ارادہ کو ترک کر کے راہِ خدا میں قدم رکھے اور سیر و سلوک کے مدارج طے کرنے لگے۔ اور جس طرح کہ پہلے وہ اپنی صورت پر خیال کو جماتا تھا۔ اب اپنے رب کی صفت پر دل لگائے۔ یعنی صفت رحمٰن یا رحیم یا جو اسم اسماء صفات میں سے چاہے اس کے معنی پر غور کر کے خدا کو اس صفت کے متصف جانے اور یہ خیال کرے کہ میرے اُوپر اس صفت کا نزول ہو رہا ہے اور خدا کے رحم و کرم کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ تھوڑے دنوں کی مشق سے انوارِ الٰہی کی تجلی اس پر ہونے لگے گی اور بالبداہت اس کی اس طرح ہو گی۔ کہ

اس کتاب کا ترجمہ بھی شروع ہو گیا ہے عنقریب ہدیۂ ناظرین ہو گا۔

نورِ شمع بجلی کے کوندتا اور چمکتا ہُوا نظر آئے گا۔ اور اس کے دیکھنے سے سالک کے دِل میں از حد سرور پیدا ہوگا۔ اور جس قدر دل سے یہ اپنے کام میں مشغول ہوگا اُسی قدر جلد اس نور میں ترقی ہوگی۔ اور انوسس ہے اس شخص پر جو اس تجلی کو دیکھ کر پھر بھی اس کی تکمیل میں کوشش نہ کرے۔

بعض بندگانِ خدا ایسے موجود ہیں۔ کہ تلاوتِ قرآن شریف میں اُن پر تجلیاتِ آلٰہی کا ظہور ہوتا ہے۔ غرضیکہ یہ نور روز بروز سالک پر بڑھتا جاتا ہے۔ اور پھر تائم بھی ہونے لگتا ہے یعنی بجلی کی سی اضطرابی اس میں سے کم ہو جاتی ہے۔ اور سالک کے سامنے قائم سا ہوتا ہے۔ اس وقت سالک کو چاہیئے کہ اپنے خیال کو اُس نور کے تماشہ کی طرف متوجہ نہ کرے۔ اور جو کام کر رہا ہے اُسی کے دھیان میں لگا رہے پھر یہ نور بتدریج بڑھتے بڑھتے چودھویں رات کے چاند کے برابر ہو جائے گا۔ اور تمام حجرہ سالک کا اُس کے پرتو سے روشن ہوگا۔ اور سالک کو اپنا دِل بھی ایک نور کا ٹکڑا معلوم ہوگا۔ اور اس سالک کو لازم ہے۔ کہ یہ ریاضت ایسے حجرہ میں کیا کرے جہاں آفتاب کی روشنی نہ پہنچے یا رات کا وقت ہو۔ اور کسی کی آواز بھی کان میں نہ آئے جب اس مقام میں پہنچے گا جس کا ذکر ہُوا۔ تو تمام حجرہ اس کو روشن معلوم ہوگا۔ اور جو چیزیں اس میں رکھی ہیں سب بالمشافہ نظر آئیں گی اور پھر بھی نور ترقی کرتے کرتے کشف اور کرامت کا باعث ہوگا۔

یہ بات چالیس روز میں حاصل ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ سالک عوام اور اس کی صحبت سے باز رہنے والا اور متقی ہو۔ اور متقل و شعور و غور و فکر سے

بہرہ رکھتا ہو۔ اور دِل سے اس کام کے بھوکا ایسا لگے جیسے عاشق معشوق کے وصال کا اور بیمار اپنی تندرستی کا طالب ہوتا ہے۔

اَب ہم اپنے مقصد یعنی ہمزاد کے عمل کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ معلوم ہُوا کہ اُستادوں نے اس عمل کے واسطے بہت سے قواعد اور طریقے مقرر کیے ہیں۔ مگر ہم ان میں سے چار طریقے جو نہایت سہل اور زود رساں ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ عامل ان میں سے جس طریقہ پر عمل کرے گا۔ بتوفیق الٰہی کامیاب ہوگا۔ مگر عامل کو عمل شروع کرنے سے پہلے ان شرائط کا پابند ہو جانا چاہیئے۔ جو بتفصیل ذیل ہیں:

پہلی شرط عامل کو لازم ہے۔ کہ عمل شروع کرنے سے چند روز پہلے یعنی کم سے کم ایک ہفتہ پہلے سے عورت کی قربت کو ترک کر دے اور اپنے حفظِ صحت کا بہت خیال رکھے۔

دُوسری شرط عام لوگوں کے مجمعوں میں شریک ہونا اور فضول قصہ قضیوں میں پڑنا یا لڑائی جھگڑا کرنا اور غصہ کھانا بالکل ترک کرے۔ اور نیز علمی مسائل میں بھی غور و فکر بہت کم کر دے۔

تیسری شرط یہ ہے۔ عامل عمل شروع کرنے سے پہلے لطیف غذائیں کھانی شروع کرے۔ جو جلد ہضم ہونے والی اور خون پیدا کرنے والی ہوں۔ مگر ایسی غذائیں بھی نہ کھائے جن سے شہوت نفسانی کا غلبہ ہو کر عمل میں فساد پڑ جائے۔ اور ترک حیوانات کی اس عمل میں کچھ بات نہیں ہے۔

چوتھی شرط یہ ہے۔ کہ عامل اپنے سر پر روغن بادام۔ روغن کدو یا روغن چنبیلی کی مالش رکھے تا کہ عمل کی حرارت سے سر کا درد

پیدا نہ ہو۔ اور خوشبو سے دماغ معطر ہو کر کام میں لگا رہے۔

پانچویں شرط یہ ہے۔ کہ عامل غسل اور طہارت اور کپڑوں کی صفائی اور پاکیزگی کا بھی پابند ہو۔

چھٹی شرط یہ ہے۔ کہ عمل کے واسطے وقت اور مکان مقرر کرے اور مکان خلوت کا ہو۔ جس میں کسی شخص کی آواز نہ آتی ہو۔ اور نہ کسی کے داخل ہونے کا اندیشہ ہو۔ کیونکہ اگر عمل کے وقت کوئی شخص آجائے گا۔ تو عمل میں نقص واقع ہوگا۔ اور عامل کی حضوری جاتی رہے گی۔

ساتویں شرط یہ ہے۔ کہ جس مکان میں یہ عمل کیا جائے اس کی زمین ہموار اور مسطح ہو۔

آٹھویں شرط یہ ہے کہ کھانا ایسے وقت کھائے۔ کہ عمل کے وقت قریب بانہضام پہنچ گیا ہو۔ زیادہ بھوک کے وقت اور کھانا کھا کر ہی عمل کرنا ممنوع ہے۔

نویں شرط یہ ہے۔ کہ اگر عمل رات کو کرتا ہے تو اس وقت نیند کا غلبہ نہ ہو۔ کیونکہ نیند کے غلبہ میں وقت بیکار ضائع ہوگا۔ اور عمل کا فائدہ نہ پہنچے گا۔ اس واسطے لازم ہے کہ عمل شروع کرنے سے پہلے ہی اس وقت جاگنے کی عادت ڈال لے۔ ورنہ محنت اسکی مفت ضائع ہوگی۔

دسویں شرط یہ ہے کہ اگر دوران عمل شکوک یا شبہات پیدا ہوں اور اس قسم کے خیال آویں کہ خدا جانے عمل ہوگا یا نہیں۔ یا شیطان بہکاوے کہ بیٹھ محنت کرتا ہے۔ یا کسی شرط کے خلل پڑ جانے سے دل میں عمل کے باطل ہو جانے کا وسوسہ پیدا ہوا ہو۔ تو ان سب باتوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور اپنے عمل کو بدستور جاری رکھے۔ اور خدا پر

بھروسہ کر کے عمل کو ختم کر ہی کے چھوڑے۔

گیارہویں شرط عمل کے ختم ہونے اور انجام پانے کے بعد کی ہے۔ یعنی عامل جب ہمزاد پر متصرف ہو جائے۔ تو اس کو بُرے کاموں میں اپنا مددگار نہ بنائے۔ اور کسی پر اس کے ذریعہ سے ظلم نہ کرے بلکہ جہاں تک ممکن ہو مخلوق خدا کی حاجت روائی اور [illegible] میں کوشش کرے اور جو ایسا نہ کرے گا اور فسق و فجور کو اپنا پیشہ بنائے گا۔ وہ ضرور اپنے سزائے اعمال کو پہنچے گا۔ اور حسرت اٹھائے گا۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ[1]

اور یہ بات بھی معلوم رہے۔ کہ اس عمل کو انسان ہر حالت میں باوضو یا بے وضو کر سکتا ہے۔ مگر باوضو بہتر ہے۔ اور اگر بیماری وغیرہ کسی سبب سے عمل موقوف ہو جائے۔ تو پھر شروع کر دے بد دل ہو کر نہ بیٹھ رہے۔ اور شرائط مذکورہ میں سے اگر کسی شرط میں خلل پڑے تو یہ نہ سمجھے کہ عمل میرا باطل ہو گیا۔ بلکہ یہ سمجھے کہ ایک دن کی جگہ دو دن لگ جائیں گے۔

اب ہم عمل کے طریقے بیان کرتے ہیں۔ ان کو خوب غور سے خیال کر کے سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ تل کی اوجھل پہاڑ ہوتا ہے۔

پہلا طریقہ

عامل ایسا وقت عمل کے واسطے مقرر کرے کہ جس وقت دھوپ میں

[1] ہمارے ذمہ میں صرف احکام الٰہی کا پہنچا دینا ہے

https://www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

اس کا سایہ اُس کے قد کے برابر ہو۔ اور آسمان گرد و غبار اور ابر و باران سے پاک ہو بلکہ ہُوا بھی تیز نہ ہو۔ کیونکہ ہُوا چلنے سے آنکھیں جلد جلد بند ہوتی ہیں۔ اور نظر نہیں جمتی۔ ایسے وقت میں عامل بپابندی شرائط مذکورہ مکان خلوت میں داخل ہو۔ اور سیدھا کھڑا ہو کر اپنے سایہ پر گردن کی جگہ نظر جمائے اور پلک جھپکانے کے دیکھتا رہے۔ اور اسم کا گیارہ سو بار ورد رہے۔ یا سُبْحٰنَكَ یا سُبْحٰنِیْ اور جب سو بار پڑھ چکے تو اُوپر نظر اٹھا کر اپنے سر سے تقریباً چار پانچ گز کے فاصلہ پر آسمان زمین کے درمیان میں نظر کرے۔ ایک جسم اس کے جسم کے برابر شکل ہوا کے دکھائی دے گا۔ اس کو بغور دیکھتا رہے۔ اور جب تک وہ نظر کے سامنے سے نہ ہٹے اور غائب نہ ہو۔ نظر کو اس پر سے نہ ہٹائے پھر بارہ اسم مذکور سو بار پڑھ کر اُوپر نظر کرے۔ اور بطریق مذکور صورت ہوا کو دیکھتا رہے۔ اسی طرح سے گیارہ سو بار اسم کی تلاوت پوری کرے۔

بعض اُستاد فرماتے ہیں۔ چالیس روز اس عمل کے کرنے سے تابع ہو جاتا ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ عمل دو چلے سے کم میں پورا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بات بھی معلوم ہونی ضروری ہے۔ کہ جب عامل سایہ پر نظر جمائے گا۔ تو سایہ کے کناروں پر ایک روشنی پیدا ہوتی معلوم ہوگی اور وہ روشنی متحرک ہوگی۔ مگر جب عامل دو چار روز مشق کرے گا وہ روشنی سمٹ کر مثل ابر کے تمام سایہ پر سر سے پیر تک محیط ہو جائے گی اور جب تک عامل کی پلک نہ جھپکے گی قائم رہے گی۔ اور جب پلک جھپکائے گی روشنی نظر سے غائب ہو گی۔ پھر جب عامل نگاہ کو قائم کرے گا۔ روشنی پیدا ہو گی۔ اور پھیلنے لگے گی۔ پھر جب اُوپر نظر کرے گا۔ تو ہوا

روشنی سایہ کے برابر مثل ابر کے متعلق دکھائی دے گی۔ اور سایہ کی طرح سے ہاتھ پیر سب اسی میں ہوں گے۔ مگر چہرہ بالکل صاف ہوگا۔ جیسے کہ سایہ کا چہرہ صاف ہوتا ہے۔ یعنی آنکھیں منہ بھوئیں پلکیں کچھ دکھائی نہ دیں گی۔ اور جس قدر عرصہ تک سایہ پر نگاہ قائم رہتی ہے اُسی کے اندازے صورت ہوا بھی سامنے رہتی ہے۔ چنانچہ اسی سبب سے ہم تاکید کرتے ہیں کہ جس قدر انسان اپنی آنکھ کے جھپکنے سے حفاظت کرے گا۔ اسی قدر جلد کامیاب ہوگا۔

الغرض جب صورت ہوائی یعنی وہ صورت جو سر کے اُوپر آسمان و زمین کے درمیان میں متعلق نظر آتی ہے۔ نظر کے سامنے خوب قائم ہو جائے اور بلا تکلف سامنے آنے لگے۔ یقین ہے کہ ہفتہ عشرہ کی مشق میں یہ حالت پیدا ہو جائے گی۔ تب عامل کو لازم ہے کہ وہ خلوت کا زیادہ پابند ہو۔ اور لوگوں سے ملنا جلنا بہت کم کر دے۔ اور یہ کوشش اپنے خیال سے کرے۔ کہ بغیر سایہ پر نظر جمائے بھی وہ صورت ہوائی مجھ کو دکھائی دے۔ مگر ابتدا میں یہ بات بہت مشکل ہوگی۔ اور اگر اس شخص کا ذہن سلیم اور خیال مستقیم ہے۔ تب تو وہ صورت بغیر سایہ پر نظر جمانے کے سامنے آنے لگے گی۔ اور اگر ایسا نہ ہو تب دیکھے کہ ایک ہفتہ یا عشرہ کے بعد یہ قوت مجھ میں پیدا ہو گی۔ مگر کسی حالت میں سایہ پر نظر جمانی اور اس کے ساتھ ہی صورت ہوائی کو دیکھنا ترک نہ کرے کیونکہ جڑ سب کی یہی ہے۔

الغرض جب یہ بات پیدا ہو جائے۔ چاہے دس دن کے بعد ہو یا پندرہ دن کے بعد ہو کہ بغیر سایہ پر نظر کیے وہ صورت اس کے سامنے آنے لگے۔ یعنی رات کے وقت اگر یہ خیال کرے اور اُوپر کو دیکھے تب فوراً

دکھائی دی جائے۔ اس وقت عامل اس صورت پر عاشق ہو جائے۔ اور یہ کوشش کرے۔ کہ کسی وقت یہ صورت میری نظر سے اوجھل نہ ہو۔ ابتدا میں یہ صورت بجلی کی طرح کوندتی اور ادھر سے اُدھر نکل جاتی ہوئی معلوم ہوگی۔ مگر مداومت اور مشق سے یہ سیمابیت اُس صورت کی جاتی رہے گی۔ اور سکون کی صورت اُس کے اندر پیدا ہونے لگے گی۔

میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ ایک حد میں بخوبی عامل کے اندر یہ قدرت پیدا ہو جائے گی۔ کہ وہ ہر وقت اس صورت کو اپنے پیشِ نظر رکھ سکے بلکہ خواب میں بھی اکثر اس کو دیکھے گا۔ اور اس عمل کے درمیان میں سچے خواب اس کو کثرت سے دکھلائی دینے شروع ہوں گے۔ جن کی تعبیریں جلد ظاہر ہوا کریں گی۔ اور عامل اپنے ایسے درست خوابوں سے تعجب کرے گا۔

بعض دفعہ ہم نے ایسا دیکھا ہے۔ کہ خواب میں کوئی بات معلوم ہوئی اور پھر اس کو بھول گئے۔ کچھ خیال نہ رہا پھر جب وہ بات سامنے آئی۔ تب خواب بھی یاد آیا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ ہم اس واقعہ کو پہلے ہی دیکھ چکے ہیں۔ اس کا انجام یہ ہوگا۔ چنانچہ اُس بات کا وہی انجام ہوا۔ جو ہم نے خواب میں دیکھا تھا۔ اور ایک بال برابر بھی فرق نہ ہوا۔

بعض دفعہ خواب میں دیکھا۔ کہ ہمارے فلاں دوست ملنے آئے ہیں اور ہمارے ان کے درمیان میں یہ سوال و جواب ہوئے۔ رات کو تو خواب دیکھا۔ صبح کو جو گھر سے باہر نکلے تو دیکھا وہی دوست صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ اور بلا کم و کاست وہی سوال و جواب ظہور میں آئے۔ اسی طرح موت و زیست کے حالات بھی خواب میں معلوم ہو جاتے ہیں۔ جو شخص ایسا کرے گا اس کو خود بخود یہ کلام کی تصدیق ہو جائے گی۔

الغرض عامل جب اس مقام میں پہنچے۔ تو اس کو لازم ہے۔ کہ اب صورت غیاری میں اپنی قوتِ دماغی سے آنکھ، ناک، منہ وغیرہ کا خیال کرے۔ اور ہاتھوں اور پیروں کی اُنگلیاں اور ناخن وغیرہ اعضاء کو بغور دیکھے۔

یقین ہے۔ کہ دس پندرہ روز کی محنت میں یہ مرحلہ بھی طے ہو جائے گا۔ اور صورت غیاری مشکل بہ شکل انسانی ہو جائے گی۔ اس شکل کی بڑی حفاظت رکھے۔ اور ایک لحہ نظر سے دُور نہ ہونے دے۔ اور اب یہ کوشش اپنے خیال سے کرے کہ یہ صورت میرے ساتھ ہم کلام ہو۔ اور خود کلام میں اُس سے سبقت نہ کرے۔ جب تک کہ پہلے وہ کلام نہ کرے۔ اور جس وقت وہ ہم کلام ہو۔ اس وقت جان لے۔ کہ اب میرا عمل پُورا ہو گیا۔ اور میری محنت ٹھکانے لگ گئی۔

بس خدا کا شکر کرکے ہم کو دُعا خیر سے یاد کرے اور جان لے کہ آہ خدا نے مجھ کو اُس محنت سے سرفراز کیا ہے۔ جو تا زیست مجھ سے جُدا نہیں ہو سکتی۔ اور ایسا دوست مجھ کو مرحمت فرمایا ہے۔ جو ہر وقت میرا بہی خواہ اور ہر مشقت اور زحمت میں میرا مددگار ہے۔ اور اب کل دُنیاوی تفکرات سے میں نے نجات پائی۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ[1] وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

اور عامل کو اس بات کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ کہ عمل کے وقت کُرتہ وغیرہ

[1] یہ خدا کا فضل ہے جس کو وہ چاہتا ہے۔ عنایت کرتا ہے اور خدا بڑے فضل والا ہے

https://www.facebook.com/groups/1111111111/about

کپڑے اُوپر کے بدن کے اُتار دیا کرے۔ تاکہ سایہ بدن کا موزون رہے
اور اگر تہہ بند بندھا ہو تو اس کو اُتار کر پاجامہ یا ایک چُست جانگیا
پہن لے تاکہ ستر بھی ڈھک جائے۔ اور ٹانگوں کی صورت بھی درست
نظر آئے اور نہ ڈھیلے ڈھالے کپڑوں سے عمل میں خلل پڑے گا۔ اور نیز
سایہ پر نظر کرنا شروع عمل سے آخر تک کسی روز ناغہ نہ کرے۔

اور صورت نہاری کو اپنے سر سے چار پانچ گز کے فاصلہ پر سامنے
نظر کرے۔ اور نگاہ کو بالکل آسمان تک نہ لے جائے۔ بلکہ آسمان و زمین
کے درمیان معلق ہوا میں غور کرے۔ مجھ کو جب ایک اُستاد نے یہ عمل
بتلایا۔ تو سب مراتب سمجھا دیئے۔

مگر اس صورت کے دیکھنے کا اندازہ نہ بتایا۔ فقط اتنا کہہ دیا
جب سو بار اس اسم عمل کو پڑھ چکو۔ تب اُوپر نظر کرنا۔ ہمزاد دکھائی دے
گا۔ میں نے اکیس روز ایسا ہی کیا۔ اور چونکہ اندازہ اس کے دیکھنے کا
کو معلوم نہ تھا۔ میں نظر کو آسمان تک پہنچا دیتا تھا۔ اسی سبب سے صورت
موصوف نظر نہ آئی۔ بعد اکیس روز کے میں نے ان اُستاد سے جا کر بیان
کیا۔ کہ جناب وہ صورت مجھ کو نظر نہیں آئی۔

اُستاد نے فرمایا تعجب ہے کہ تم کو نظر نہ آئی اب ایک روز تم میرے
سامنے اس عمل کو پڑھنا میں نے کہا۔ بہتر ہے پھر انہیں ایام میں ان اُستاد صاحب
کا انتقال ہو گیا۔ اور عمل کی طرف سے میرا خیال یوں ہی جاتا رہا۔ اس کے ایک
عرصہ کے بعد ایک صاحب میرے ہاں مہمان آئے اور ان سے جو اثنائے
صحبت میں اس قسم کا تذکرہ ہوا۔ اُنہوں نے فرمایا:

میں اس کام سے واقف ہوں۔ اور ابھی وہ صورت آپ کو دکھا سکتا

ہوں۔ میں نے کہا بہت بہتر ہے۔ پھر میں نے اسی روز ان کے سامنے
عمل کیا۔ اور اُنہوں نے صرف نگاہ کا اندازہ مجھ کو بتلا دیا پھر وہ صورت
اسی وقت مجھ کو نظر آ گئی اور عمل صحیح ہو گیا۔ اسی واسطے کہا جاتا ہے۔ کہ
اُستاد کا ہونا ہر کام میں ضروری ہے اور میں نے اپنے نزدیک اس
رسالہ میں کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی ہے۔ جس کے دریافت کرنے کے
واسطے اُستاد کی ضرورت ہو۔ اہلِ عقل کے واسطے یہ رسالہ ہی کافی ہوگا۔

دُوسرا طریقہ

اس عمل کا یہ ہے۔ کہ جس وقت عامل سایہ پر نظر کرنے کھڑا ہو اور
جب نظر اس کی جم جائے۔ اور پلک نہ جھپکے۔ اور تمام سایہ پر روشنی محیط
ہو جائے جس کا ذکر کر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اس وقت یکبارگی اپنی آنکھیں بند
کر لے پس وہی صورت سایہ کی آنکھوں کے اندر نظر آئے گی۔ اور کبھی اس
کا رنگ سُرخ چمکدار معلوم ہوتا ہے۔ کبھی سفید براق معلوم ہوتا ہے اور
وہ صورت بہت ہی تھوڑی دیر نظر آ کر غائب ہو جائے گی۔ اور کبھی کبھی
اس کا رنگ سیاہ بھی نظر آتا ہے۔ بہر حال جس قدر سایہ پر زیادہ نظر
جمائی جائے گی۔ اور سایہ پر جو روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی جس قدر
زیادہ حفظت کرے گا۔ اُسی قدر دیر تک یہ صورت آنکھوں کے اندر
رہے گی۔

اس راز کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ روشنی شعاع بصر کے سایہ پر منعکس ہونے
سے پیدا ہوتی ہے۔ اور سایہ کے اُوپر پھیل کر اس کو گھیر لیتی ہے یہی روشنی
آسمان کی طرف نظر کرنے سے ہوا میں معلق مثل ابر کے سایہ کی مقدار کے موافق

www.siu.edu.pk/siu.com/abdullah3/niali/odisha

نظر آتی ہے۔ اور ہاتھ پیر اور سر و گردن اور کان جو سایہ میں ہوتے ہیں۔ یہ سب اس صورت میں پہلے ہی روز نظر آجاتے ہیں۔ اور جب عامل بجائے اوپر دیکھنے کے اپنی دونوں آنکھوں کو بند کر لیتا ہے۔ تب یہ صورت آنکھوں کے اندر نظر آتی ہے۔ اس عامل کو چاہیئے۔ کہ جب تک یہ صورت خود اس کی نظر سے غائب نہ ہو۔ وہ آنکھیں نہ کھولے۔ بلکہ یہ کوشش رکھے کہ وہ صورت دیر تک اس کے پیش نظر رہے۔

اور یہ بات بھی یاد رہے۔ کہ اوپر نظر کرنے سے جو صورت [illegible] معلق نظر آتی ہے۔ وہ ابتدا میں بہ نسبت سایہ کے بہت زیادہ جسیم [illegible] ہے۔ مگر پھر رفتہ رفتہ موزون ہو جاتی ہے۔ اور جس طرف عامل نظر [illegible] اسی طرف دکھائی دیتی ہے۔ اور آنکھیں بند کرنے سے جو صورت معلق ہوتی ہے۔ وہ چھوٹی ہوتی ہے۔ اور پھر بتدریج موزون ہو جاتی ہے۔ اور شرقی اس میں معلوم ہوتی ہے۔ وہ دور ہو کر بالکل نورانی ہو جاتی ہے۔

اور اس بات کا بھی خیال رہے۔ کہ جب سایہ پر روشنی پڑے اور وہ روشنی حرکت کرے۔ تو پلک نہ جھپکائے۔ کیونکہ اس وقت [illegible] کی تیزی سے مجبوراً پلک جھپک جاتی ہے۔ اور پلک جھپکتے ہی روشنی غائب ہو جاتی ہے۔ اور پھر نئے سرے سے پیدا ہو کر پھر پلک کو جھپکاتی ہے۔ اس واسطے جہاں تک ممکن ہو نگاہ کی حفاظت رکھیں۔ کیونکہ [illegible] بلندی پورا ہونا اسی پر موقوف ہے۔

پھر جب یہ صورت نگاہ کے اندر قائم ہو جائے۔ یعنی آنکھیں بند کرنے کے بعد بخوبی نظر آنے لگے۔ تو اس کے زیادہ قائم رہنے کی کوشش کرے۔ جب بتدریج یہ نوبت پہنچ جائے۔ کہ پاؤ گھنٹہ سایہ پر نگاہ رکھی تو

پاؤ گھنٹہ ہی آنکھیں بند کر کے صورت دکھائی دی۔ تب اس میں اور ترقی کریں اور بطریق مذکورہ اس صورت کو مشکل بشکل انسانی بنائیں۔ عمل تمام ہو جائے گا۔ اور ہمزاد مسخر ہو گا۔

ان دونوں قاعدوں میں فرق یہی ہے۔ کہ پہلے قاعدہ میں ہوا پر نظر کی جاتی ہے۔ اور دوسرے میں آنکھوں کے اندر اور کچھ فرق نہیں ہے۔ شرائط وغیرہ پابندیوں میں دونوں برابر ہیں۔

تیسرا طریقہ

چونکہ پہلے دونوں طریقوں میں دھوپ کے ہونے کی شرط ہے۔ تاکہ دھوپ میں سایہ معلوم ہو اور اسی پر نظر جمائی جائے۔ مگر جب آسمان پر ابر یا گرد ہوتا ہے۔ تو سایہ نظر نہیں آتا۔ اور عمل میں حرج واقع ہوتا ہے۔ اور اس حرج کے رفع کرنے کے واسطے اس فن کے علما نے یہ تیسرا فائدہ ترتیب دیا ہے۔ تاکہ شائق جس طرح اس سے ممکن ہو سکے اپنے شوق کو پورا کر کے محروم نہ رہے۔

رات کے وقت ایک لیمپ روشن کر کے دیوار میں اپنے پس پشت لگائے اور خود اس کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو۔ تاکہ سایہ سامنے نظر آئے اور لیمپ کو بھی ایسے انداز سے دیوار میں لگانا چاہیے۔ کہ سایہ موزون رہے۔

الغرض جب اس سامان کو عامل درست کرے۔ تب سایہ پر نظر کرے اور اسم معظم یا لطیف کا اکیس ۲۱ بار ورد کرے۔ اور ہر دو سو بار پر نظر اوپر اٹھا کر دیکھے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔ یا آنکھیں بند کرے۔

اور آگے اس کی وہی تفصیل ہے۔ جو ہم بیان کر چکے ہیں۔

اور عامل کو یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر عامل دو سو بار کے بڑھنے سے زیادہ دیر تک نظر کو قائم رکھ سکتا ہو۔ تو اسم کو دو سو سے زیادہ پڑھے غرضیکہ طبیعت کو وظیفہ کی طرف زیادہ مائل اور مشغول نہ رکھے۔ بلکہ جس قدر توجہ ہو سکے نگاہ سے اور دل سے اُس صورت اور سایہ کی طرف رکھے۔

بعض اماموں نے اسم یا لطیف کے بے حد و شمار خواص داستان بیان فرمائے ہیں۔ اور فرمایا ہے۔ کہ اِس اسم میں صورت خیالی کو مجسم کرنے کی عجیب خاصیت ہے۔ اسی سبب سے اِس فن کے اُستادوں نے اس عمل میں اس اسم کو داخل کیا ہے۔ تاکہ اس کی برکت سے جلد عمل آسان اور اتمام کو پہنچے۔

اور ایک بزرگ نے مجھ سے فرمایا۔ کہ میں نے اس عمل کو اسم یا سُرّ کے ساتھ کیا ہے۔ اور بہت جلد مجھ کو اس اسم کی برکت سے ترقی ہوئی

اور ایک بزرگ سے معلوم ہوا ہے کہ اسم یا واسع بھی اس عمل کے واسطے عجیب تاثیر رکھتا ہے۔

غرضیکہ عامل اِن اسموں میں سے جس اسم کے ساتھ اس عمل کو کرے گا خدا تعالےٰ اس کو سرفراز فرمائے گا۔

چوتھا طریقہ

یہ ہے۔ کہ عامل ایک آئینہ اس قدر وسیع تلاش کرے۔ جس میں سر سے پیر تک بخوبی اُس کا عکس معلوم ہو۔ اور اس آئینہ میں اپنی صورت

دیکھا کرے۔ اور جو قواعد اور شرائط مذکور ہوئے ہیں۔ بجا لائے یقین ہے۔ کہ چند روز میں کامیابی کی صورت دکھائی دے گی۔ اور اپنی ہی صورت چلتی پھرتی نظر آنے لگے گی۔ پھر وہی صورت گفتگو کرے گی اور ہر کام میں معین اور مددگار ہو گی۔

اگرچہ یہ طریقہ بہت سہل ہے اور آسائش بھی اس میں زیادہ ہے۔ مگر دیر بھی اس میں زیادہ لگتی ہے۔ مگر عامل کو ثابت قدمی سے کام لینا چاہیئے۔ اور کسی عمل میں جلدی نہ کرے کیونکہ جلدی سے کام خراب ہو جاتا ہے۔ اور دل کے اندر عمل کی طرف سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

ایک صاحب فرماتے ہیں۔ میں آئینہ میں اکثر اپنی صورت دیکھا کرتا تھا اور صورت دیکھنے کا مجھ کو بہت شوق تھا۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات میں صورت دیکھتے دیکھتے سو جاتا ہے تھوڑے عرصہ کے بعد ایک پرچھائیں سی پھرتی ہوئی کبھی کبھی وقت مجھ کو دکھائی دینے لگی۔ میں نے آئینہ کا شغل اور زیادہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ سایہ جو مجھ کو دکھائی دیتا تھا مجسم ہونے لگا۔ پھر تھوڑے عرصہ کے بعد ایک روز میں کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ لکھ رہا تھا۔ کہ وہ سایہ میرے پاس دوسری کرسی پر آن بیٹھا۔ اور پھر کئی روز تک ایسا ہی ہوا کیا پھر آخر ایک روز اس نے مجھ سے گفتگو کی۔ اور وہ علمی باریکیاں اور نکتے مجھ کو سمجھائے۔ کہ کبھی میری سمجھ میں نہ آ سکتے تھے اور ہر ایک کام میں اُس نے میری مدد کی۔ اور کرتا ہے۔ اور اب میں کسی چیز کا اس کی بدولت محتاج نہیں ہوں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پانچواں طریقہ

اگرچہ یہ طریقہ عمل ہزار سے کچھ تعلق نہیں رکھتا ہے۔ مگر بعض باتوں میں اس کے موافق ہے۔ اِس سبب سے اس کے بیان کر دینے کو بھی میں مناسب سمجھتا ہوں۔ وَ ہُوَ ہٰذِہٖ۔

عروج ماہ میں غسل کر کے عمدہ پوشاک پہنے اور نصف شب کے بعد بیدار ہو کر باوضو اس دُعا کو اکیس سو بار پڑھے۔

یَا قَہَّارُ اَنْتَ رَبِّیْ وَاِلٰہِیْ یَا مُظْہِرَ الْعَجَائِبِ یَا رَبِّ مُرْتَضٰی،

اور جس وقت پہلے روز عمل شروع کیا ہے۔ اسی وقت ساڑھے چار مہینے برابر پڑھے۔ اور جگہ کی بھی پابندی رکھے۔ اور کوئی پابندی [illegible] حیوانات وغیرہ کی اس عمل میں نہیں ہے یقین ہے کہ بیس روز کے اندر عمل اس عمل کا شیر بصر کی صورت میں حاضر ہوگا۔ کاتب حروف یعنی مصنف رسالہ ہذا سید یٰسین نظامی ناظرین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ میں نے اس عمل کو کیا ہے۔

اور مؤکل کو بچشم خود شیر کی صورت ہوا میں معلق آتے ہوئے دیکھا ہے کہ وہ اڑتا ہوا میرے سامنے آیا۔ اور زمین سے ایک گز کے بقدر میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور منہ پھاڑ پھاڑ کر اس نے مجھ کو ڈرانا شروع کیا۔ مگر بفضلہٖ تعالیٰ میرے دل پر کچھ خوف و ہراس اُس کا غالب نہ ہوا۔ اپنے عمل کی صحت کا یقین ہونے سے دل کو بہت خوشی حاصل ہوئی جس سے مجھ کو ڈیڑھ مہینہ اس طرح سے گذر گیا۔ تو پھر میں سخت بیمار ہو گیا۔ اور مجبوراً

عمل میں تاخیر واقع ہوئی۔ پھر جب سے اس وقت تک دوبارہ عمل شروع کرنے کا موقع نہیں ہوا۔

جس شخص کی تقدیر یاور ہو۔ اور وہ اِس عمل کو ساڑھے چار مہینہ تک علے التواتر کرے۔ تو یہی شیر اس کا تابعدار ہو جاتا ہے۔ جو چیز اُس سے منگائے وہ لا دیتا ہے۔ اور جس جگہ پہنچنا چاہے اس شیر کی پشت پر سوار ہو۔ شیر ایک آنِ واحد میں اس کو وہاں پہنچا دے گا۔ اور جس کام خدمت کو حکم کرے گا۔ فوراً بجا لائے گا۔

اِس عمل میں صرف ایک گلگلے کے گوشت کا پرہیز ہے۔ اور باقی کسی چیز کا پرہیز نہیں ہے

دوسرا باب

ارواح اموات سے ملاقات کرنیکے بیان میں

معلوم ہو۔ کہ ارواح اموات سے دو طریق پر ملاقات کی جاتی ہے۔ ایک تو خواب میں اور دوسرے قبر پر مراقبہ کرے میں جس کو کشف قبور بھی کہتے ہیں۔ اور ہم ان دونوں طریقوں کا بیان دو فصلوں میں کرتے ہیں

پہلی فصل

خواب میں ارواحِ اموات سے ملاقات کرنے کے بیان میں

جو شخص اِس کام کو کرنا چاہے۔ اس کو لازم ہے۔ کہ اپنے تقوے اُور طہارت اختیار کرے۔ اور اپنے دل کو خیالات اور توہمات اُور واہیات سے پاک اور صاف کر کے اس کام کو شروع کرے۔ اور یہ قواعد اور طریقے اس عمل کے بیان کیے جاتے ہیں۔ اُن کو بجا لائے۔ ضرور مقصد حاصل ہوگا۔

ہمارے بزرگانِ سلف اِن اعمال میں پورا کمال رکھتے تھے۔ اُور جب وہ کسی رُوح کو خواب میں دیکھنا چاہتے تھے ضرور اس رُوح سے ملاقات کرتے تھے۔

مشہور روایت ہے۔ کہ صاحب کتاب مشارق الانوار کو حدیث کی صحت میں شک یا شبہ ہوتا تھا۔ خواب میں خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیا کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھنے سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف ہوتی ہے

اُور یہ بات واقعی صحیح ہے۔ اُور کاتب حروف اس کا تجربہ کر چکا ہے۔

شیخ ابن قیم جوزی حنبلی علیہ الرحمۃ نے کتاب الروح میں بزرگانِ سلف سے اِس بات کو سند کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ کہ خواب میں وہ جس رُوح سے چاہتے تھے ملاقات کر لیتے تھے۔ چنانچہ دو تین حکائتیں میں یہاں نقل کرتا ہوں۔ باقی جس کو تفصیل وار دیکھنا ہو۔ وہ ترجمہ کتاب الروح میں جو کاتب حروف ہی نے کیا ہے۔ ملاحظہ کرے۔

لکھتے ہیں کہ قیروانی فاضل مشہور نے اپنی کتاب بستاں میں تحریر کیا ہے۔ کہ ہمارے زمانہ میں ابو محمد عبد اللہ لخاشی نہایت بزرگ اور نیک شخص ہیں۔ اُور مردوں کے حالات معلوم کرنے اور اُن کی رُوحوں سے ملاقات کر کے اُن کے اقربا کو خبر دینے میں مشہور ہیں۔ لوگ اسی غرض سے کثرت کے ساتھ اِن کے پاس آتے ہیں اور یہ اُن کے سوالوں کے جواب رُوحوں سے حاصل کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک نیک بخت عورت کا انتقال ہُوا۔ اور کسی عورت کی اس متوفیہ عورت کے پاس سات اشرفیاں امانت تھیں۔ اور اب وہ مر گئی ہے اب اُس کی رُوح سے ملاقات کر کے میری اشرفیاں کا پتہ بتا دیجئے۔ ان بزرگ نے فرمایا تم کل میرے پاس آنا میں رات کو دریافت کر رکھوں گا۔

پس دُوسرے روز یہ عورت حاضر ہوئی۔ بزرگ نے فرمایا وہ عورت کہتی ہے کہ تیری اشرفیاں فلاں دیوار میں میرے گھر کی چھت کے پاس ایک موکھے میں رکھی ہیں۔ اور سات اینٹیں لگا کر اس کا منہ بند کر دیا ہے۔ تو اُن اینٹوں کو ہٹا کر اشرفیاں نکال لے۔ ایک اُونی کپڑے میں لپٹی ہوئی

لے اس کتاب کا اُردو میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اُور زیرِ طبع ہے ۱۲

رکھی ہوں گی اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ اور اپنی اشرفیاں نکال لیں۔

دوسری حکایت

اور انہیں بزرگ کی ایک دوسری حکایت لکھی ہے۔ کہ ایک امیر شخص کی بیٹی تھی۔ جب اس کا باپ مرا تو کچھ مال اس کے ہاتھ نہ آیا اور باپ کے مالدار ہونے کا اس کو یقین تھا۔ آخر اُس نے ارادہ کیا کہ تمام مکان کو گھدواڈالے۔ اور بیلداروں کو بلا کر حکم دیا۔ کہ اس تمام مکان کو منہدم کردو۔ اہل محلہ آن کر جمع ہوئے۔ اور کہنے لگے کہ ایسے مضبوط اور پختہ مکان کے منہدم کرانے کا کیا سبب ہے۔ عورت نے اپنے باپ کا مال دستیاب نہ ہونے کا حال بیان کیا۔ لوگوں نے کہا تم ناحق مکان کو منہدم کرتی ہو۔ فلاں بزرگ کے پاس جاؤ۔ وہ تمہارے باپ کی روح سے ملاقات کرکے سارے مال کا نشان بتا دیں گے عورت نے بیلداروں کو رخصت کر دیا۔ اور خود اُن بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا واقعہ عرض کیا۔ اُن بزرگ نے اس عورت اور اس کے باپ کا نام لکھ دیا۔ اور فرمایا کل ہمارے پاس آنا۔ عورت دوسرے روز حاضر ہوئی۔ بزرگ نے فرمایا تمہارا باپ کہتا ہے کہ میرا مال فلاں جگہ مدفون ہے۔ عورت نے اسی جگہ سے مال لیا۔ مگر وہ مال تھوڑا تھا۔ اور عورت کو اُس سے زیادہ کی اُمید تھی۔ پھر اُن بزرگ کے پاس گئی۔ اور حال بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کل آنا۔ دوسرے روز گئی۔ فرمایا تمہارا باپ کہتا ہے اور میرا مال فلاں جگہ مدفون ہے اُس کو نکال لو عورت نے اس کو بھی نکال لیا اور پھر بزرگ کے پاس اُس مال دریافت کرنے گئی غرض کہ تین مرتبہ تو مال اس کے ہاتھ آیا۔ اور چوتھی مرتبہ اُن بزرگ نے فرمادیا۔ کہ تمہارا باپ کہتا ہے۔

بس یہی مال تمہاری تقدیر کا تھا۔ اور جو میرا مال مدفون ہے اُس پر

جناتوں کا تسلط ہو گیا ہے۔ جس کی تقدیر کا وہ ہوگا۔ اُس کو ملے گا۔

کاتب حروف سید نیسین عرض کرتا ہے۔ کہ میں نے بھی بعض بعض علمی مسائل ارواح اموات سے حل کیے ہیں۔ اور بہت سی عجیب وغریب باتیں مشاہدہ کی ہیں۔ چونکہ اس رسالہ کا اختصار مدنظر ہے۔ لہٰذا عبارت کو طول نہیں دے سکتا۔ جو شخص سعادت ازلی اور نعمت سرمدی یعنی رُوح نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرنا چاہے۔ اس کو لازم ہے کہ طہارت ظاہری وباطنی کے ساتھ نہایت خشوع وخضوع سے بعد نماز عشاء کے اس درود شریف کو پڑھ کر سو رہا کرے۔

زیارت کے طریقہ پر درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی ہفتہ میں زیارت شریف سے مشرف ہوگا۔ اور جو مشکلات رکھتا ہوگا سب اس کی برکت سے آسان ہو جائیں گی کاتب حروف اس کا تجربہ کر چکا ہے۔ اور صحیح پایا ہے۔

دوسرا اقتباس

خزینۃ الاسرار کے مصنف جو مکہ مکرمہ میں حنفی مصلے کے امام تھے اور بہت مرتبہ حضور کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ مجھ کو یہ تمنا ہوئی۔ کہ میں حضور پرنور کی اس صورت کے ساتھ زیارت کروں جس صورت کے ساتھ ازواج مطہرات اور صحابہ کرام حضور کو دیکھتے تھے۔ یعنی اصلی صورت کے ساتھ تب میں نے ایک ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی رُوح مبارک کو بخشا۔ اور ایک ہزار بار سورۂ اخلاص کا ثواب حضرت ام المومنین

www.maktabah.org/data3/shialibdelhi

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رُوح مبارک کو بخشا۔ اور ایک ہزار بار سورہ مذکور کو پڑھ کر اس کا ثواب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی رُوح مبارک کو بخشا۔ اور ان تینوں بزرگواروں سے اِس بات کی شفاعت چاہی کہ میں حضور کی زیارت سے اس صورت کے ساتھ مشرف ہوں جس صورت کے ساتھ آپ حضور کو دیکھتی تھیں پھر شب جمعہ کو میں نے ایک ہزار بار یہ استغفار پڑھی۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور نہایت عجز و انکسار کے ساتھ خدا سے دُعا کی۔ کہ میری رُوح کو حضور کی رُوح مطہر کی خدمت میں پہنچا دے۔ اور پھر میں نے ایک ہزار بار یہ درود پڑھا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْ بِیَدِیْ مِلَّتًا حَنِیْفِیَّتًا

اور کئی اور حضور سے شفاعت چاہی کہ خدا تعالےٰ آپ کی زیارت سے اُسی صورت کے ساتھ مجھ کو مشرف کرے۔ جو صورت کہ آپ کی زندگی میں تھی۔ پس اسی رات میں آپ کی زیارت سے مشرف ہُوا۔ اور جمال باکمال آپ کا مثل ماہِ کامل کے مجھ کو نظر آیا جس کا بیان کرنا ممکن نہیں اور بے اختیار زبان سے نکلا تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۵ لہ

اگر کوئی شخص اپنے کسی امر میں حیران و پریشان ہو۔ اور کسی طرح چارہ کار اس کو نظر نہ آتا ہو اور کوئی طریقہ کشائش کا نہ ملتا ہو۔ اس وقت وہ عالم ارواح سے مدد حاصل کرنی اور بزرگانِ دین سے بدیں

لہ اے مہ پروردگار اپنے مقرب بندوں میں سے ایسا کوئی بندہ مجھ کو بتلا۔ جو مجھ کو تیری طرف ہدایت کرے اور تیرے پاس پہنچے کا راستہ بتلائے ۱۲

پانی چاہیے۔ تو اس طریقہ کو حضور قلب کے ساتھ بجا لائے کہ بعد نصف شب کے غسل کرے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر خوشبو لگائے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور جو سورت یاد ہو وہ پڑھے پھر سجدہ میں سر رکھ کر ایکہزار بار یہ دُعا پڑھے۔

لہ یَارَبِّ دُلَّنِیْ عَلٰی عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ حَتّٰی یَدُلَّنِیْ عَلَیْکَ وَ یَعُوْدَنِیْ طَرِیْقَ اُصُوْلِ اِلَیْکَ۔

اِس کے بعد اُسی جگہ سو رہے۔ خواب میں کسی بزرگ کی رُوح سے ملاقات ہو گی۔ اور چارہ کار معلوم ہو جائے گا۔

اور اگر کسی خاص روح سے ملاقات کرنی اور اس کے حالات معلوم کرنے منظور ہوں تو وضو تازہ کر کے پاکیزہ کپڑے پہنے اور خوشبو لگا کر سورۂ والشمس سات بار سورۂ واللیل سات بار سورۂ اخلاص سات بار پڑھے پھر یہ دُعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ رُوْحَ فُلَانٍ اس جگہ اُس شخص کا نام لے۔ جس کی روح سے ملاقات کرنی ہے۔ پھر کہے۔

لہ جو شخص جمعہ کی شب کو بعد طہارت کاملہ ہزار بار سورۂ کوثر پڑھ کر حضور پر درود شریف مذکورہ ذیل پڑھتا پڑھتا سو جائے گا زیارت ہوگی ہے ہوگا درود شریف یہ ہے اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کل معلوم ایک بار یا تجربہ کیا گیا ہے۔

لہ اے اللہ میری خواب میں فلاں شخص کی رُوح مجھ کو دکھلا۔ اور میرے کام میں آسانی اور کشادگی کر دے اور خواب میں مجھ کو وہ بات دکھلا جس سے مجھ کو اپنی دُعا کے

ہر ایک روح سے ملاقات کرنے کا طریقہ
ہر بزرگ کی روح سے ملاقات کرنے کا طریقہ
http://www.maktabah.org/index.php?action=dl&dir=Books/Nizami/Adish&file=Adish.pdf

استنجے کو نہ جائے۔ کیونکہ اس انگوٹھی میں اسمِ اعظم ہے جس شخص کے پاس یہ انگوٹھی ہوگی وہ ہمیشہ خوش و خرم رہے گا۔ اور فتوحات کے دروازے اس پر کھل جائیں گے۔ خیر و برکت ہر طرف سے اس کے شامل ہوگی اور جو شخص اس انگوٹھی کو اپنے سرہانے رکھ کر باوضو ہو جائے گا۔ جس شخص مردہ یا زندہ سے ملاقات کرنے کی نیت رکھتا ہوگا اس سے ملاقات ہوگی۔ اور جو مسائل حل کرنے چاہتا ہوگا۔ سب حل ہو جائیں گے۔ اور اگر کسی سوتے ہوئے آدمی کے سرہانے اس انگوٹھی کو رکھ دے گا۔ وہ سونے والا بیداری کے اپنے تمام حالات دل کے راز سے آگاہ کر دے گا۔ اور اس کو کچھ خبر نہ ہوگی۔

اور اگر کوئی شخص غائب ہو گیا ہو اور اس کے نیک و بد حال کی کچھ خبر نہ ہو۔ تب باوضو اس انگوٹھی کو سرہانے رکھ کر اس شخص کے نیک و بد حال معلوم کرنے کی نیت سے سو رہے۔ وہ شخص خود اس کی خواب میں آکر اپنا تمام حال بیان کر دے گا۔

ایسے ہی اگر سفر میں جانے یا کسی کام کے کرنے میں تردد ہو۔ تو اس انگوٹھی کو سرہانے رکھ کر سو رہے۔ کل حالات سے آگاہی ہو جائے گی۔ اور نیک و بد حال معلوم ہوگا۔ غرض کہ اس انگوٹھی کے ذریعہ سے تمام دینی و دنیوی مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ اور خزائن و دفائن کا حال بھی اس انگوٹھی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ بہت سے خواص و اسرار اس انگوٹھی میں ہیں۔

اور جو شخص خواب میں کسی روح سے ملاقات کرنی چاہے۔ یا غائب کا حال دریافت کرنا یا خزانہ وغیرہ کو معلوم کرنا چاہتا ہو۔ اس کو لازم ہے۔ کہ پیر کے روز روزہ رکھے اور رات کو وضو کر کے سو رہے پھر صبح کو

وَاجْعَلْنِي مِنْ اَمْنَائِكَ فَمُرْ جَاوَ مُخْرْجَاوَ اَرْزُقْنِي فِي مَنَامِي مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِي۔

پہلی یا دوسری یا تیسری رات میں انتہا یہ کہ ساتویں شب تک ضرور ملاقات ہو جائے گی۔ عامل کو چاہیئے۔ کہ عمل سے بد دل نہ ہو۔ کیونکہ عمل کا ظہور عامل کی لیاقت کے موافق ہوتا ہے۔ اگر دیر لگے تو عامل سمجھے کہ ضرور مجھ سے کچھ قصور ہوا ہے۔ دوبارہ سہ بارہ کرے ضرور نتیجہ ظاہر ہوگا۔

اور جو شخص کسی مُردہ کی رُوح سے خواب میں ملاقات کرنی چاہے۔ یا معشوق کے جمال کو دیکھنا چاہے۔ اس کو لازم ہے کہ بعد نماز عشاء کے حضورِ قلب کے ساتھ ایک ہزار بار اسم یَا لَطِیْفُ اور اوّل و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر سو رہے۔ جو نیت کرے گا۔ خواب میں اس کے سامنے آئے گی اور بخوبی سوال و جواب کر سکے گا۔ اگر اس عمل کو روز کرے اور مشق ڈالے۔ تو بہت بہتر ہے مگر مشق کے دنوں میں ایک شخص کو خواب میں بلائے اور بعد مشق کے اختیار ہے۔

ابوبکر بن وحشیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ جو شخص سونے یا چاندی کی انگوٹھی بنا کر اس میں کھیعص کے حروف نقش کرے اور نقش کرنے کے وقت طالع برج ثور ہو۔ اور زہرہ اس کے اندر شرف کے درجہ میں نحوست اور احتراق سے سالم ہو۔ پھر اس انگوٹھی کو عود اور عنبر کی دھونی دے کر ایک سفید ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھے تاثیر میں اس انگوٹھی کی بے حد و حساب ہیں جن میں سے ہم اپنے مطلب کے موافق ذکر کرتے ہیں۔ کہ جو شخص اس انگوٹھی کو اپنے پاس رکھے گا بہت سے عجائبات اور غرائبات کا مشاہدہ کرے گا۔ مگر لازم ہے کہ بے وضو ہرگز اس انگوٹھی کو نہ پہنے اور جب یہ ہاتھ میں ہو تو

https://www.isuu.com/abdullahjalil/odisha

منگل کے روز طلوع آفتاب سے پہلے ان آیات کو گلاب اور زعفران سے سبز کپڑے پر لکھے آیات یہ ہیں :

اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ[1]

پھر اس کپڑے کو عنبر اور عو، کی دھونی دے کر ایک ڈبیہ میں بند کرے اور ایسی جگہ رکھے جہاں کسی کی نظر اس پر نہ پڑے۔ اور دھوپ اور چاندنی میں بھی نہ رکھے پھر بدھ کی رات کو عشاء کی نماز کے بعد اس دعا کو اس قدر ورد کرے کہ پڑھتے پڑھتے سو جائے دعا یہ ہے :

یَا عَالِمَ نَجْفِیَاتِ الْاُمُوْرِ یَا مَنْ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَطْلِعْنِیْ عَلٰی کُلِّ مَا اُرِیْدُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اسی رات میں خدا چاہے۔ تو کل حال معلوم ہو جائے گا اور جمعرات کو روزہ رکھ کر جمعرات کی شب کو یہی عمل کرے۔ اور جب بھی کام ہو تو جمعرات کو روزہ رکھ کر جمعہ کی شب کو عمل کرے۔ ضرور حال معلوم ہو گا۔

[1] اے وہ ذات پاک جو ہر چیز پر قادر ہے میری خواب میں وہ چیز مجھ کو ظاہر کر جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں۔

دوسری فصل

کشفِ قبور کے بیان میں

یہ وہ طریقہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے روح قبر پر عامل کے سامنے آجاتی ہے۔ اور وہ اس سے ہم کلام ہو کر نیک و بد حالات معلوم کر سکتا ہے۔

جب کوئی شخص کسی صاحب قبر کی روح سے ملاقات کرنی چاہے۔ تو اس کو لازم ہے۔ کہ نوچندی جمعرات کو غسل کر کے پاکیزہ کپڑے پہنے اور عطر لگائے پھر رات کو تہجد کے وقت جس روح سے ملاقات کرنی ہو اس کی قبر کے سرہانے جا کر دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے پھر سلام پھیر کر سو بار درود شریف پڑھے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ خدا سے اس روح کے ظاہر ہونے کی دعا کرے۔ بعد ازاں سو بار درود شریف پڑھ کر تین بار سورہ یٰسین شریف پڑھے۔ اور جب سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پر پہنچے تو سات بار اس کی تکرار کرے۔ اور اس آیت کو قبر کی طرف نظر اٹھا کر اور مخاطب ہو کر پڑھے۔ اِنشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ روح حاضر ہو گی۔

پس لازم ہے۔ کہ سورۃ کو ختم کر کے روح سے ہم کلام ہو۔ اور اس کے سلام کا جواب دے۔ اور سورت کے ختم ہونے کے بعد سو بار درود شریف پڑھے۔

میں یہ بات پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ اور اب بھی کہتا ہوں۔ کہ روحوں سے ملاقات کرنے کے واسطے روحانی اخلاق بھی حاصل کرنے چاہئیں۔

https://www.facebook.com/groups/abdulwahabkhialiodisha

کیونکہ بدکار اور بد اعمال شخص سے رُوحیں نفرت کرتی ہیں۔ اور اس کے پاس جانے سے خدا کی پناہ مانگتی ہیں۔ اس واسطے شائقین کو لازم ہے کہ جب ان اعمال سے فیض یاب ہونا چاہے۔ تو خدا کا نیک بندہ بن جائے نیکوں کی صحبت اختیار کرے۔ نیک عادات و اخلاق سے آراستہ ہو پھر جو عمل کرے گا۔ اس میں برکت ہو گی۔ اور جو لوگ دن بھر بداحتیاطیاں کرتے پھرتے ہیں اور حلال و حرام میں کچھ تمیز نہیں کرتے۔ اور خدا کی اطاعت و عبادت دل سے بجا نہیں لاتے وہ اگر رات کو عمل پڑھیں گے تو کیا نتیجہ اس کا ظاہر ہوگا۔ اس بات کا وہ خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ یہ عمل کاتب حروف کا مجرب ہے۔ اور کچھ شک و شبہ اس میں نہیں ہے۔

اگر کسی صاحب سے ایک دفعہ نہ ہو تو دوبارہ سہ بارہ کریں خدا چاہے تو ضرور ہوگا۔ اور نیز نزول ارواح کے وقت خوف نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس عمل سے رُوح بظاہر حالت بیداری میں آنکھوں کے سامنے دکھائی دیتی ہے۔ اور اس عمل میں یہ بھی شرط ہے کہ عامل اور قبر کے درمیان میں حجاب نہ ہو۔

دُوسرا طریقہ

ذکر کشف الروح کی ترکیب یہ ہے۔ کہ قبر کے پاس دو زانو بیٹھ کر سر بجانب آسمان کر کے یَا رَبُّ کہے۔ پھر یَا رُوحُ التُّرَابِ کہہ کر ضرب لگائے۔ اور اپنے مطلب کی طرف حضور قلب کے ساتھ توجہ کرے ہزار بار اس ذکر کے بجا لانے سے رُوح نظر کے سامنے حاضر ہوگی

اِس ذکر میں قبر کے قریب ہونے کی بھی شرط نہیں ہے۔ بلکہ جس

رُوح سے انسان ملاقات کرنی چاہے اسی کو اپنے گھر میں بیٹھ کر اس ذکر کی برکت سے دیکھ سکتا ہے۔ مگر طہارت ظاہری و باطنی اور خوشبو کا استعمال کرنا شرط ہے۔

تیسرا طریقہ

دو زانو بیٹھ کر دائیں طرف ھَا اور بائیں طرف ھُوْ اور دل پر حَیّ کی ضرب لگائے کشف قبور حاصل ہوگا۔

چوتھا طریقہ

یہ طریقہ نہایت اعلےٰ اور ادنےٰ ہے۔ قبر کے قریب دو زانو بیٹھ کر سر آسمان کی طرف بلند کرے۔ اور کہے۔ اِکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ۔ پھر دل پر یہ کہہ کر ضرب لگائے اِکْشِفْ لِیْ پھر قبر کی طرف متوجہ ہو کر کہے عَنْ حَالِہٖ۔ اُمید ہے کہ اس طریقہ کے ساتھ مشق کرنے سے جلد کامیاب ہوگا۔ اور کم از کم روزانہ ایک ہزار بار اس ذکر کو کرنا چاہیئے۔

پانچواں طریقہ

جو احباب اِن علوم اور معارف کے بچے شائق ہیں۔ اور اس راہ میں استقامت کا قدم رکھنا چاہتے ہیں۔ اُن کی خدمت میں کاتب حروف مسکین و کمترین سید یٰسین عرض رساں ہے۔ کہ ہر علم و کمال اُن قواعد کے ذریعہ سے

لہ اے نور اس میت کا حال مجھ پر ظاہر اور منکشف فرما ۱۲

https://archive.org/details/@abdul23/naqshbandiyya

حاصل کیا جاتا ہے۔ جو اُس علم کے اساتذہ نے اُس کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کیے ہیں۔ اور اُستاد ہر شاگرد کے عقل اور ذہن اور لیاقت کو لحاظ رکھ کر اُس کی تعلیم میں کوشش کرتے ہیں۔ جب ظاہری علوم میں یہ قاعدہ ہے۔ تو پھر باطنی علوم کا آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ اِن کی تحصیل کے واسطے اُستاد کی کس قدر ضرورت ہے۔ مزید برآں انسان کے اندر خداوند تعالےٰ نے دو صفتیں رکھی ہیں۔ اور وہ دونوں آپس میں متضاد ہیں۔ یعنی جہاں ایک صفت پائی جاتی ہے۔ دُوسری نہیں پائی جاتی اور یہ دونوں صفتیں یہ ہیں ایک صفت مَلکوتی اور دُوسری صفت بَہائمی یا یوں کہئے۔ کہ ایک صفت رحمانی اور دُوسری صفت شیطانی یعنی اگر انسان عالمِ بالا کی طرف متوجہ ہُوا۔ اور اُس نے ارواح اور ملائکہ کی خصلات اور عادات حاصل کیں اور شرف و اَوراقِ دفجور اور جب دُنیا وغیرہ سے مجرد ہو کر مجسم فرشتہ بن گیا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ملائکہ اور ارواح سے اس کی ملاقات نہ ہو۔ اور جبکہ رضاءِ پروردگار کو اس نے اپنا راہ نما بنایا ہے۔ اور محبتِ الٰہی میں اپنی ہستی کو فراموش کیا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مخلوقات اِس کی مسخر نہ ہوں۔ اور اگر اس نے حیوانی خصلات اور شہوات میں مبتلا ہو کر عالمِ اسفل کی طرف اپنے تئیں گرایا ہے۔ اور نفس شیطان کا پیرو ہو گیا ہے۔ تب کس طرح یہ پاک علوم اور معارف کا مستحق ہو سکتا ہے۔

اگر خدا کو منظور ہُوا تو شرح حکمۃ الاشراق میں اس مقام کی تفصیل بیان کروں گا۔ اس وقت صرف ایک طریق مراقبہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ جو میرے نزدیک طریقوں پر مقدم اور فوقیت رکھتا ہے۔ وھوھذا:۔

ارواحِ اموات سے جو شخص ملاقات کا سچا شائق ہو اس پر واجب و لازم ہے۔ کہ چند روز کے واسطے تھوڑی سی محنت گوارا کرے۔ یعنی ایک مکان خلوت کا ایسا تلاش کرے جہاں کسی انسان کی آواز نہ آتی ہو۔ پھر اُس مکان میں صحتِ جسمانی اور حضورِ قلب کے ساتھ خاموش بیٹھ کر آنکھیں بند کرے اور اپنے قلب کی طرف رجوع کرے۔ اور غور سے دیکھے کہ میرا قلب کس کام میں مشغول ہے یقین ہے کہ قلب کے اندر طرح طرح کے خطرات اور وسوسے بھرے ہوئے پائے گا۔ اُن سب کو نکال نے کی کوشش کرے اور خیال جمائے کہ میرے قلب کا یہ کام نہیں۔ کہ اِن لغویات اور نجاسات میں آلودہ رہے۔ بلکہ میرے قلب کو پاک و صاف ہو کر انوارِ الٰہی کا مظہر بننا چاہیے۔ جب دو چار روز اس مشق کو گذریں گے تو قدرے اس کے قلب کی حالت بدل جائے گی۔ اور بہت سے خطرات دل سے دفع ہوں گے۔ اور کم از کم یہ مشق روزانہ ایک گھنٹہ تک کرنی چاہیئے۔ یہاں تک کہ ایک خطرہ بھی قلب میں باقی نہ رہے۔ اور صفاءِ قلب بدرجہ اعلےٰ نصیب ہو۔ اس وقت اس کا دل مثل آئینہ کے روشن ہو جائے گا۔ اور یہ خود اپنی آنکھ سے اپنے دِل کی روشنی کو دیکھ لے گا۔ اور بہت سے فوائد اس کو حاصل ہوں گے۔ منجملہ اُن کے ایک یہ فائدہ ہے کہ جو شخص اس کے سامنے آئے گا۔ اِس کے قلب کا عکس اس کے قلب پر پڑ کر اُس کے تمام خطرات سے اس کو آگاہی ہو گی۔ اور یہ معلوم کرے گا۔ کہ اس شخص کے دِل میں اس وقت یہ قصد و ارادہ ہے۔ اور جس شخص کے حال سے یہ خود واقف ہونا چاہے گا۔ جس وقت مراقبہ میں اس شخص کا خیال کرے گا۔ فوراً اس کی صورت اس کے سامنے آن کر اپنا تمام حال بیان کرے گی اور

جو کچھ سوال و جواب یہ شخص چاہے اس سے کر سکے گا۔

حکماء الاشراقین اسی طریق سے اپنے شاگردوں کو سبق پڑھاتے تھے حالانکہ اُستاد اور شاگرد کے درمیان میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تھا۔ اس مقام کی تفصیل بھی میں شرح حکمۃ الاشراق ہی کے حوا کہ کرتا ہوں۔

حدیث شریف اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ کا یہی مطلب ہے۔ کہ مؤمن جس کا دل مثل آئینہ کے صاف اور مجلّا ہے۔ جس وقت اُس کے مقابل دوسرا قلب آتا ہے۔ اُس کے اندر جو خطرات ہوتے ہیں۔ وہ مومن بجہ صاف قلب میں منعکس ہو جاتے ہیں۔ اور مومن کو ان سے آگاہی ہوتی ہے اسی واسطے معلم عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ یعنی مومن کے فراست سے بچو اور ڈرو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور اپنے تمہارے خطرات قلب سے آگاہی ہو جاتی ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور راستہ میں انہوں نے ایک حسین صاحب جمال عورت کو دیکھتا تھا اور اس کے حُسن کے خیال میں محو ہو رہا ہے۔ حضرت عثمان نے ان کو دیکھتے ہوئے فرمایا: کیا بات ہے کہ لوگ میرے پاس ایسی حالت میں آتے ہیں: کہ ان آنکھوں نے زنا کیا ہوتا ہے۔ یہ شخص سمجھ گئے اور انہوں نے کہا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ پر وحی آنے لگی ہے۔

حضرت عثمان نے فرمایا یہ بات وحی کی نہیں ہے۔ بلکہ یہ بات اس نور سے

معلوم ہوئی ہے۔ جو خدا نے اپنے مومن بندوں کے دل میں رکھا ہے۔

اسی طرح ایک بزرگ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور ایک ماحشہ عورت پر عاشق تھا۔ اور اس کے وصال کی فکر دل میں کر رہا تھا۔ ان بزرگ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم کو شرم نہیں آتی۔ اس شخص نے اُسی وقت سچے دل سے توبہ کی اور ان بزرگ کی صحبت سے صالحین میں داخل ہوا۔

اس مقام کو کشفِ قلوب کہتے ہیں اور جس شخص نے بطریق مذکور اس مقام کو حاصل کیا وہ کشف قبور بھی حاصل کر سکتا ہے۔ جس وقت مراقبہ کرے گا۔ اور جس رُوح سے ملنا چاہے گا فوراً اس رُوح کو اپنی چشم بصیرت سے دیکھ لے گا۔ اور جو حالت معلوم کرنی چاہے گا ضرور معلوم کر سکے گا۔

جس وقت سُلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ فتح کیا۔ تب حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی مزار مبارک کی زیارت کا ان کو شوق ہوا۔ اور حضرت مولانا شمس الدین ولی کامل سے اس مطلب کی بات رجوع کی۔ یہ بزرگ جہاد کی سعادت حاصل کرنے کے واسطے سلطان کے ساتھ تشریف لائے تھے۔

سُلطان کی درخواست کے موافق آپ نے مراقبہ کیا۔ اور اس کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ فلاں مقام پر زمین کھدواؤ وہاں حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہٗ کا مزار نکلے گا۔ اور اس پر کتبہ بھی لگا ہوا ہے۔ جس میں ان کا نام لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ سلطان نے کھدوایا اور کئی گز زمین کھودنے کے بعد مزار اور کتبہ برآمد ہوا۔

اسی علیہ کا نام علم اشراق اور صفاء باطن و نقاء قلب ہے اور جو

http://dli.ernet.in/ http://www.archive.org/details/@zohaibhasanattari

سچا اور صحیح علم ہے جس کے ذریعہ سے انسان خواص الاشیاء یعنی ہر ایک چیز کے افعال و خواص معلوم کر سکتا ہے۔ اور جسم اور رُوح کے درمیان میں اس کو اسی قدر تسخیر اور تصرف ہو جاتا ہے کہ جب چاہے اپنی رُوح کو قالب سے نکال کر عالم ارواح کی سیر کر آئے۔ اور چاہے اپنی رُوح کو اپنے قالب سے نکال کر دُوسرے قالب بے جان میں داخل کر دے اور جب چاہے جس صورت کے ساتھ مشکل ہو کر ظاہر ہو۔ یہ تصرف اس کا تو اپنی ذات پر ہوتا ہے۔ اور باقی مخلوقات پر اس شخص کو ہر طرح کی حکومت حاصل ہو جاتی ہے۔ ہرے اور سرسبز درخت کو خشک کر سکتا ہے۔ اور خشک درخت کو سرسبز اور بارآور بنا سکتا ہے۔ عالم کو جاہل اور جاہل کو عالم کر سکتا ہے۔

غرضیکہ ہر طرح کے تصرفات اس شخص کو حاصل ہوتے ہیں اور میں ان شاء اللہ تعالےٰ ان سب کی تفصیل اور تحقیق اور تشریح اپنی مکتۃ الاشراق میں بیان کروں گا۔

تیسرا باب

جنات اور رُوحانیات کی تسخیر میں اِس کے اندر دو فصلیں ہیں

پہلی فصل: جنات سے ملاقات کرنے کے بیان میں۔

پہلا طریق

جو شخص جنات سے ملاقات کرنی چاہے اس کو لازم ہے کہ آبادی سے باہر کسی خلوت کے مکان میں تین روز مقیم رہے۔ اور روزہ رکھ کر باوضو لبان ذکر اور سندروس کی دھونی روشن کر کے پانسو بار والصافات صفاً سے لے کر شہابٌ ثاقب تک پڑھے۔

جنات کے بادشاہوں میں سے جس بادشاہ کو بلانا منظور ہو۔ اُس کا نام لے تین روز کے اندر ضرور حاضر ہوگا۔ اور جو حاجت ہوگی اس کو پورا کرے گا۔

دُوسرا طریق

اگر کوئی شخص جنات کا عامل ہو۔ اور کسی سبب سے جنات کی آمد و رفت

https://www.facebook.com/groups/abdul23/niali/odisha

اُس کے پاس سے منقطع ہو گئی ہو۔ اس کو لازم ہے۔ کہ اپنے عمل کے ساتھ سورۂ نمل کی اس آیت کو یَا اَیُّھَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ اَمْرِیْ الی قولہٖ مُسْلِمِیْنَ ملا کر پڑھے جنات حاضر ہوں گے اور اطاعت کریں گے۔

تیسرا طریق

شمس القرامید بنت ملک ابیض بادشاہ جنات سے جو شخص سفارش کرنی چاہے۔ اس کو لازم ہے کہ ایک خالی مکان میں جو آبادی سے اتنا قدر دور ہو۔ کہ کسی کی آواز بھی وہاں نہ پہنچتی ہو۔ بارہ روز خدا کی عبادت بجا لائے۔ اور جو کی روٹی سے روغن زیتون کے ساتھ روزہ کو افطار کرے اور کسی روز غسل کرنے اور بخور جلانے کو ناغہ نہ کرے۔ اور ہر نماز کے بعد ستر بار یہ عزیمت پڑھے:

اَقْسَمْتُ بِالْقَسْمِ السُّرْیَانِیْ عَلٰی صَلْعَۃِ الْقِدِّ وَالْمَنْظَرَاتِ الْحِسَانِ الْجَمَالِ الَّتِیْ اِذَا اَسْبَلَتْ شَعْرَھَا اَسْتَرَدَّ اَتَاھَا وَاِذَا اَبْتَسَمَتْ خَرَجَ مِنْ فِیْھَا عُمُوْدُ کَالنُّوْرِ اَقْبِلِیْ مَحَبَّتِیْ وَطَاعَتِیْ اَیَّتُھَا الْفَاضِلَۃُ الطَّاھِرَۃُ اَیْنَ صَوَاحِبُکِ مَیْمُوْنَۃُ وَرَیَّا قُرَیْبَۃُ زُوَیْلَۃُ وَفَاطِمَۃُ السَّمَاءِ بَیِّنَۃُ وَرُقَیَّۃُ بِنْتُ الْاَحْمَرِ وَیَاسَمِیْنَۃُ بِنْتِ سَمْرِ دِیَالِ اَقْبِلُوْا یَا بَنَاتِ مُلُوْکِ الْجِنِّ سَمَاطَ دِیْھَارَ اَوْ بِنْ عُوْنَتِ اِنْتَوْنِیْ سَرِیْعًا وَاِنْعَلُوْا اَمَانَتُوْ مَرُوْنَ۔

جب ستر مرتبہ اس عزیمت کو پڑھ چکے گا۔ اور چلّہ کے دن پورے ہوں گے ایک سانپ زبردست اس کے گلے میں آن کر لپٹ جائے گا۔ اس سے کچھ خوف نہ کرے۔ کیونکہ وہ ایک جن ہے۔ جو نی عامل کے خوف دلانے اور ڈرانے پر معین ہے۔

عامل اپنے عمل میں مشغول رہے اور سانپ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ تھوڑی دیر میں وہ خود ہی چلا جائے گا۔ پھر اس کے بعد چند عورتیں نہایت حسین و خوبصورت پر تکلف لباس، اور زیور سے آراستہ و پیراستہ اس کی خدمت میں حاضر ہوں گی۔ اور ان سب کے ہاتھوں میں روپوں اور اشرفیوں سے بھرے ہوئے طباق ہوں گے اور وہ عامل سے کہیں گی۔ کہ اس زر نقد کو قبول کرو۔ اور اپنے مال سے درگذر د عامل کو لازم ہے۔ کہ ان کی بات کا کچھ جواب نہ دے۔ بلکہ ان کی طرف توجہ بھی نہ کرے۔ اگرچہ ان کا حسن اس درجہ کا ہوگا۔ کہ اگر فرشتہ بھی دیکھے تو قوت ملکوتی اس کی سلب ہو جائے۔ مگر عامل کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ ورنہ عمل کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ پھر ان عورتوں کے آنے کے بعد ایک عورت خوروش پری پیکر سراپا ناز عجب کرشمہ و انداز سے جلوہ افروز ہوگی۔ سینہ پر بال پڑے ہوئے۔ ہاتھوں میں سونے کے یاقوت نگار کنگن پیروں میں زبرجد کی جڑاؤ چوڑیاں پہنے ہوئے عامل کے سامنے فرش ملوکانہ پر بیٹھے گی۔ اور عامل سے بعد سلام کے نکاح کی درخواست کرے گی۔ عامل تو خود ہی تیار بیٹھا ہے۔ فوراً نکاح ہو جائے گا۔ مگر یہ شرط رہے گی کہ اس وقت سے عامل کسی اور عورت کے پاس نہ جائے اگر گیا۔ تو پھر اس کی جان جائے گی۔

چوتھا طریق

یہ طریقہ نہایت سہل اور آسان ہے۔ کسی ویران مکان میں بیٹھ کر ایک ہفتہ روزہ رکھے۔ اور ترکِ حیوانات بجا لائے۔ اور عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔ بعد ازاں یہ دھونی رات کے وقت روشن کرے۔ سفید کبوتر کا خون۔ میٹھا یا بہ۔ بھیڑیئے کی چربی۔ چراتہ۔ ان سب چیزوں کو باہم آمیز کر کے پاس رکھ لے۔ جنات حاضر ہو کر خدمت روانی کریں گے۔

عامل ان سے کچھ خوف نہ کرے۔ کیونکہ وہ کچھ تکلیف نہیں پہنچاتے ہیں۔ بلکہ خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ اور اس سے پہلے عمل کو دھونی عود اور مصطگی اور میعہ سائلہ ہے۔

دوسری فصل

تسخیر روحانیات کے بیان میں

پہلا طریقہ

جو شخص روحانیات سے ملاقات کرنی چاہے اس کو لازم ہے۔ کہ قدرے لوبان اور ہم وزن اس کے سندروس اور برگ ترنج۔ اور اسی قدر برتوف ان سب چیزوں کو ملا کر سایہ میں خشک کر کے خوب کوٹ پیس لے۔ اور چنبیلی کے تیل میں ملا کر قدرے صمغ شیر اضافہ کر کے گولیاں چنے کی مقدار سے ذرا بڑی بڑی بنا لے۔ اور منگل کے روز چوتھی ساعت میں ان گولیوں کو تیار کر کے سایہ میں خشک کرے۔ اور اس روز روزہ سے بھی ہو۔ اور ترک حیوانات بھی کیا ہو۔ اور گولیوں کے بنانے کے وقت سترہ مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ آخر تک پڑھ کر دم کرے۔ بعد ازاں گولیوں کو ایک پاکیزہ برتن میں سایہ کے اندر رکھ دے اور تین شب برابر گولیوں کو ستاروں کے سایہ میں رکھے۔ اور چودہ بار سورۂ مذکور ہر شب پڑھ کر ان پر دم کرے۔ پھر ایک پاک ڈبیہ میں بند کر کے رکھ لے۔ جس وقت ضرورت ہو ایک انگیٹھی میں بلوط کی لکڑی کے کوئلہ سلگا کر اُن پر ان گولیوں کو ایک ایک کر کے روشن کرے اور یہ دعا پڑھے:

https://www.facebook.com/groups/abdul23/niali/odisha

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَحْضُرَلِیْ رُوْحَانِیَّتَہٗ مِنْ رُوْحَانِیَّتِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ سو باری یہ دُعا پڑھنے نہ پائے گا۔ کہ بہت سے موکلات اور رُوحانیات حاضر ہوں گے۔ اِن میں سے جس کے ساتھ منظور ہو کلام کر کے اور اپنی روائے حاجت چاہے۔ فوراً حاجت پُوری ہوگی۔ اِنشاء اللہ تعالےٰ۔

دُوسرا طریقہ

طہارت ظاہری اَور باطنی کے ساتھ مکان خلوت میں مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد داخل ہو۔ اور اس آیت شریف کو اکیس[۲۱] روز ایک سو اکیس[۱۲۱] بار حضور قلب کے ساتھ پڑھے اور خوشبو روشن کرے۔ اُمید قوی ہے۔ کہ آخر روز مُوکل سے ملاقات ہوگی۔ اَور دینی و دُنیاوی حاجات روا ہوں گی۔ اور عمل کے وقت ایک پھول چنبیلی کا تازہ اپنے سامنے روز رکھنا چاہیئے۔ اَور جس وقت روحانی تشریف لائے۔ وہ پھول اس کی نذر کرے۔

آیت شریف یہ ہے: وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝

لہ اے اللہ میں تجھ سے اس بات کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اپنے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے سامنے حاضر فرما ۱۲

چوتھا باب

متفرقات میں
اِس کے اندر تین فصلیں ہیں

پہلی فصل:

غالب اور مغلوب کا حال معلوم کرنے کے بیان میں یہ قاعدہ حکیم ارسطا طالیس نے حضرت سکندر ذوالقرنین کے واسطے ترتیب دیا ہے۔ اور ہمیشہ حضرت سکندر کا عمل اسی قاعدہ پر تھا۔ جب کسی بادشاہ سے جنگ کرتے تھے۔ تو پہلے اس قاعدہ سے معلوم کر لیتے تھے۔ کہ میں اس پر غالب ہوں گا یا نہیں۔

ترکیب اس کی یہ ہے۔ کہ جب دو شخصوں میں خصومت واقع ہو یا دو عالموں میں مناظرہ ٹھہرے اور تم چاہو۔ کہ ان میں سے غالب اور مغلوب کو معلوم کرو۔

پس ان دونوں شخصوں کے نام کے اعداد جُدا جُدا نکال کر نو نو پر تقسیم کرو۔ اَور جو باقی رہے۔ اس کو جدول سے معلوم کرو۔ اور طریقہ معلوم کرنے کا یہ ہے۔ کہ مثلاً زید اَور حامد میں جنگ ہے اور ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ان دونوں میں سے کون غالب اَور کون مغلوب ہوگا۔

پس ہم نے زید کے عدد نکالے ۲ - ۲ ۵ کل ۹۔ ان کو ۹ پر

تقسیم کیا۔ ۳ باقی رہے اسی طرح حامد کے اعداد ۵۳ کو ۹ پر تقسیم کر کے آٹھ باقی رہے۔ ۳ کو ۸ کے ساتھ جدول میں دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آٹھ غالب ہیں۔ لہٰذا حکم لگایا۔ کہ حامد غالب اور زید مغلوب ہے۔ اور عدد یعنے کے وقت نام کے ساتھ جو صفت کے لفظ مثل مولوی یا حافظ یا سید وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان کے عدد نہ لینے چاہئیں۔ اور جیسے یہ نام ہیں۔ اسحاق اور ابراہیم ان کے درمیانی الف کو حذف نہ کرے۔ یہ قاعدہ ہمیشہ سے درست آیا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نام میں سے نو نو پر تقسیم کر کے چھ باقی رہتے ہیں۔ اور فرعون کے نام میں سے ایک باقی رہتا ہے۔ اور چھ کا عدد ایک پر غالب ہے۔ ایسے ہی حضرت داؤد علیہ السلام کے نام میں سے چھ باقی رہتے ہیں ایک داؤد کو حال کر اور جالوت کے نام میں سے آٹھ باقی رہتے ہیں۔ اور چھ آٹھ پر غالب ہیں۔ اور بلاکو خاں کے نام میں سے دو باقی رہتے ہیں اور معتصم باللہ عباسی کے نام میں سے چار باقی رہتے ہیں۔ اور دو چار پر غالب ہے۔ اور اس کام کے واسطے بہتر وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ بعد زوال کے اس کام کو کرنے سے اُستادوں نے منع فرمایا ہے۔

(جدول غالب اور مغلوب اگلے صفحہ پر دیکھیں)

جدول غالب و مغلوب

	۱ یا ۱	۱ یا ۲	۱ یا ۳	۱ یا ۴	۱ یا ۵	۱ یا ۶	۱ یا ۷	۱ یا ۸	۱ یا ۹
ایک ۱	طالب غالب	اغالب	اغالب	اغالب	اغالب	اغالب	اغالب	۸ غالب	اغالب
	۳ یا ۱	۲ یا ۲	۲ یا ۳	۲ یا ۴	۲ یا ۵	۲ یا ۶	۲ یا ۷	۲ یا ۸	۲ یا ۹
دو ۲	۲ غالب	مغلوب غالب	۲ غالب	۲ غالب	۵ غالب	۶ غالب	۷ غالب	۲ غالب	۹ غالب
	۳ یا ۱	۳ یا ۲	۳ یا ۳	۳ یا ۴	۳ یا ۵	۳ یا ۶	۳ یا ۷	۳ یا ۸	۳ یا ۹
تین ۳	۳ غالب	۳ غالب	طالب غالب	۳ غالب	۳ غالب	۶ غالب	۷ غالب	۸ غالب	۳ غالب
	۴ یا ۱	۴ یا ۲	۴ یا ۳	۴ یا ۴	۴ یا ۵	۴ یا ۶	۴ یا ۷	۴ یا ۸	۴ یا ۹
چار ۴	۴ غالب	۴ غالب	۴ غالب	مغلوب غالب	۵ غالب	۶ غالب	۷ غالب	۴ غالب	۹ غالب
	۵ یا ۱	۵ یا ۲	۵ یا ۳	۵ یا ۴	۵ یا ۵	۵ یا ۶	۵ یا ۷	۵ یا ۸	۵ یا ۹
پانچ ۵	۱ غالب	۵ غالب	۵ غالب	طالب غالب	مغلوب غالب	۶ غالب	۵ غالب	۸ غالب	۵ غالب
	۶ یا ۱	۶ یا ۲	۶ یا ۳	۶ یا ۴	۶ یا ۵	۶ یا ۶	۶ یا ۷	۶ یا ۸	۶ یا ۹
چھ ۶	۶ طالب	۲ غالب	۶ غالب	۴ غالب	۵ غالب	مغلوب غالب	۷ غالب	۶ غالب	۹ غالب
	۷ یا ۱	۷ یا ۲	۷ یا ۳	۷ یا ۴	۷ یا ۵	۷ یا ۶	۷ یا ۷	۷ یا ۸	۷ یا ۹
سات ۷	۱ غالب	۲ غالب	۳ غالب	۴ غالب	۵ غالب	۶ غالب	طالب غالب	۸ غالب	۷ غالب
	۸ یا ۱	۸ یا ۲	۸ یا ۳	۸ یا ۴	۸ یا ۵	۸ یا ۶	۸ یا ۷	۸ یا ۸	۸ یا ۹
آٹھ ۸	۱ غالب	۸ غالب	۸ غالب	۴ غالب	۸ غالب	۶ غالب	۷ غالب	مغلوب غالب	۹ غالب
	۹ یا ۱	۹ یا ۲	۹ یا ۳	۹ یا ۴	۹ یا ۵	۹ یا ۶	۹ یا ۷	۹ یا ۸	۹ یا ۹
نو ۹	۱ غالب	۹ غالب	۳ غالب	۹ غالب	۵ غالب	۹ غالب	۷ غالب	۹ غالب	طالب غالب

CC-0. Mufti Taqi Usmani Collection. http://www.archive.org/details/niali/odisha

اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	اطاعت	محبت	مخالف صلح	محبت	نفاق	فراق سرت	محبت تمام	محبت	اتفاق
۲	محبت	یکدلی	محبت کم	محبت تمام	خصومت	منفعت	خصومت	محبت	یکدلی
۳	مخالفت صلح	محبت کم	نفاق	محبت رسوخ	بے نفع	یکدلے	یاری	نفاق	محبت
۴	محبت	محبت تمام	محبت رسوخ	نفاق	یکدلے	یکدلے	محبت تمام	نفاق	بے اتفاقی
۵	نفاق	خصومت	بے نفع	یکدلے	یکدلی	اطاعت	محبت فراق	محبت تمام	یکدلی
۶	صلح فراق	منفعت	یکدلی	یکدلی	اطاعت	بے نفع	اتفاق فراق	اتفاق	پکی نفاق
۷	محبت	خصومت	یاری	محبت	محبت فراق	اتفاق فراق	لاتفاق	منفعت	عداوت
۸	محبت	محبت	نفاق	نفاق	محبت	اتفاق	منفعت	محبت	فراق
۹	اتفاق	یکدلی	محبت	بے اتفاقی	محبت	یکدلی	عداوت	فراق	اتفاق

دوسری فصل

دوست اور دشمن کے معلوم کرنے میں

یہ طریقہ بھی حضرت سکندر رحمۃ اللہ علیہ کا ایجاد کردہ ہے۔ جو شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ وہ اس طریقے سے اس کی دوستی اور دشمنی کا حال معلوم کر لیتے تھے۔ قاعدہ اس کا یہ ہے کہ جب اپنا کسی شخص کو دوست یا دشمن ہونا معلوم کرنا چاہتے۔ تو اپنے نام کے اعداد کو جمع کر کے نو سے تقسیم کرتے اور جو عدد باقی رہتا اس سے اس کے نام کے اعداد کو جمع کر کے نو سے تقسیم کرتے اور اس عدد کو اس کے نام کے اعداد کو جو تقسیم کرنے سے باقی رہے اس شخص کے نام کے اعداد کو جو تقسیم کرنے سے باقی رہے اس شخص کے ساتھ جدول ذیل سے دوستی اور دشمنی کا حال معلوم ہوتا ہے۔

پس پانچویں سطر کا چوتھا خانہ دیکھا۔ یکدلی معلوم ہوا کہ دونوں میں اس طرح دوستی و نفاق وغیرہ کا حال معلوم ہوگا۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

https://www.facebook.com/groups/abdul123/mail/odisha

تیسری فصل

چند فوائد کے بیان میں

فائدہ ۔ اگر تم کسی شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جانا یا رہنا چاہو اور تم کو معلوم کرنا ہو کہ وہاں مجھ کو نفع ہوگا یا نقصان ہوگا۔ تب اس طریقہ پر عمل کرو کہ اپنی ماں کے اور اپنے اس شہر یا گاؤں کے ناموں کے عدد نکال کر جمع کرو اور پھر اُن کو چار پر تقسیم کرو دیکھو کہ کیا باقی رہتا ہے۔

اگر ایک باقی رہے۔ تو اس شہر میں تم کو نقصان اور مشقت نصیب ہوگی اور اگر دو باقی رہے تو درمیانی حالت سے رہو گے۔ نہ فائدہ نہ نقصان ہوگا۔ اور اگر تین باقی رہے تو روزی فراخ ہوگی۔ اور اطمینان خاطر نصیب ہوگا۔ اور اگر چار باقی رہے تو جب تک اس میں رہو گے نیکی اور فلاحیت تمہاری بہت ہوگی۔

فائدہ ۔ انگور کی بیل اور ہر ایک درخت یا کھیتی کے آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہنے کے واسطے جب موسم ربیع میں پہلا مینہ برسے اس کے پانی کو نہایت صفائی کے ساتھ ایک شیشہ کے برتن میں رکھو اور لازم ہے۔ کہ یہ برتن پہلے کبھی استعمال میں نہ آیا ہو۔ پھر گلاب یا زعفران سے کاغذ کے سات پرچوں پر یہ سات آیتیں لکھے اور صبح صادق کے وقت ان آیات کے کاغذوں کو مینہ کے پانی میں

دھو کر رکھ لے اور دھونے کے وقت آیات کو سات مرتبہ پڑھے بعد ازاں رات کے وقت اس پانی کو جس درخت کے اندر دینا ہو اس کی جڑ میں ڈال دے۔ یا کھیتی کے بیچ میں چھڑک دے۔

خدا چاہے تو ازحد برکت ہوگی اور ہر ایک آفت سے درخت یا کھیتی محفوظ رہیں گے۔ آیات یہ ہیں:

قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ سے کَذٰلِکَ الْخُرُوْجُ تک

فائدہ ۔ جب کتا بہت بھونکتا ہو۔ اور تم اس کا خاموش کرنا چاہو تو اس کے سامنے یہ آیت پڑھو:

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ۔

کتا خاموش ہو جائے گا۔

فائدہ ۔ جو شخص ان آیات کو سات روز برابر صبح کی نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ کر ایسے روغن زیتون پر دم کرے گا جس میں مشک اور زعفران مل کی گئی ہو۔ پھر اس روغن کو چہرہ پر مل کر جس بادشاہ یا رئیس یا امیر و حاکم کے پاس جائے گا وہ اس کی عزت کرے گا۔ اور جو حاجت یہ رکھتا ہوگا اس کو پورا کر دے گا۔ اور تمام دشمن اس کے عاجز ہوں گے۔

آیات یہ ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا
وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ
وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝

تمت بالخیر

نقش و عملیات کی عمدہ کتب

عملیات کی سب سے زیادہ مجرب اور سب سے قدیم کتاب

نقشِ سلیمانی مکمل چار حصے

عملیات اور تعویذ گنڈے وغیرہ کے علم سے واقفیت رکھنے والے حضرات جانتے ہیں کہ یہ کس پائے کی کتاب ہے اس کتاب کی تعریف کرنا سورج کو روشنی دکھانا ہے یہ کتاب دراصل چار کتابوں کا مجموعہ ہے (۱) نقش سلیمانی (۲) مجربات سلیمانی (۳) تعویذ سلیمانی (۴) بیاض سلیمانی یہ کتاب اب تک پرانی اور بوسیدہ حالت میں ملتی تھی جسکا پڑھنا اور سمجھنا از حد دشوار بلکہ تقریباً ناممکن تھا ہمارے ادارے نے ہزار ہا روپے خرچ کر کے عمدہ سے عمدہ کتابت طباعت بذریعہ آفسیٹ کرا کر عوام کے فائدہ کیلئے شائع کی ہے قیمت

نوٹ:۔ الگ الگ حصہ جات بھی دستیاب ہیں حصہ اول ● دوم ● سوم ● چہارم

نقشِ وحانی

اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ کس مصیبت سے کس طرح خلاصی حاصل ہوگی؛ بیماری کب دور ہوگی؛ فتنہ کب ٹلیگی؛ دشمن کیسے ہتھیار ڈالیگا؛ دلی آرزو کیسے پوری ہوگی؛ سحر کیسے دور کیا جائیگا چور کیسے پکڑا جائیگا؛ قیدی کو کیسے رہا کیا جائیگا وغیرہ وغیرہ تو آج ہی طلب کریں قیمت

issuu.com/abdul23/ajali/odisha